UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190686

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—786—13-6-75—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ع ٨٩٢٥٧٨ Accession No. A 610

Author پ س پنجاب یونیورسٹی سینٹ

Title سمبلا لڈر

This book should be returned on or before the date last marked below.

جس کتاب پر پنجاب یونیورسٹی کی مُہر ثبت نہ ہو اُس کی خریداری جائز نہیں +

پنجاب یونیورسٹی لاہور

سِمطُ الدُّرَر

یعنی

عربی زبان کا نصاب

CHECKED 19

جس کو

سینٹ پنجاب یونیورسٹی نے اُمیدوارانِ امتحان بی۔اے

کے لئے مقرر فرمایا

اور جو



بہ تصحیح پروفیسر محمد شفیع

وبحکم صاحب جوائنٹ رجسٹرار

سنہ ۱۹۳۱ء میں

لالہ موتی رام منیجر کے اہتمام سے مفید عام پریس لاہور واقع چیٹرجی روڈ میں چھپا

اور جس کو

لالہ ایشور داس صاحب ایم۔اے جائنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کچہری روڈ لاہور نے

شائع کیا

پنجاب یونیورسٹی کی اجازت کے بغیر کوئی نہ چھاپے

شکریہ

پنجاب یونیورسٹی، اراکین وقف خیریہ گیب (Gibb Memorial Trust.) کی مرہونِ منّت ہے کہ اُنہوں نے اپنی شائع کردہ کتاب معجم الادباء سے ترجمہ ابن عبّاد کو سمط الدُّرر کے حصّۂ نثر میں شامل کرنے کی اجازت دی، اسی طرح یونیورسٹی، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی احسان مند ہے کہ اُس نے کتاب شرح القصائد العشر سے جس کو سوسائٹی مذکور نے ۱۸۹۴ء میں شائع کیا معلقۂ زہیر کے نقل کرنے کی اجازت عطا فرمائی ؛

فہرست مطالب

مضمون	صفحہ
نثر	
۱- من کتاب فتوح البلدان لابی الحسن احمد البلاذری (م ۲۷۹ھ) . . .	۱
ترجمۂ بلاذری	۲
فتوح السند	۴
۲- من کتاب مروج الذهب و معادن الجواهر للمسعودی (م ۳۴۵ھ او ۳۴۶ھ)	۲۹
ترجمۂ مسعودی	۳۰
الباب السادس عشر - ذکر جمل من الاخبار عن البحار وما فیها من العجائب والامم ومراتب الملوک واخبار الاندلس ومعادن الطیب واصوله وانواعه و غیر ذلک	۳۲
۳- من مقامات ابی الفضل بدیع	

فہرست بالا از کوریس جدید نسخہ

مضمون	صفحہ
الزمان الهَمَذانی (م. ۳۹۸ ھ) . .	۶۳
ترجمۂ بدیع الزمان	۶۴
(۱) المقامة القَرِیضیّة	۶۶
(۲) المقامة الارزادیة	۶۹
(۳) المقامة البلخیّة	۷۰
(۴) المقامة السِّجِستانیّة	۷۲
(۵) المقامة الکوفیّة	۷۵
(۶) المقامة الأَسَدِیّة	۷۷
(۷) المقامة الغیلانیة	۸۲
(۸) المقامة الاذربیجانیة	۸۵
(۹) المقامة الجُرجانیة	۸۷
(۱۰) المقامة الاصفهانیة	۹۰
۴ - من کتاب المِلَل والنِّحَل لمحمّد الشهرستانی (م. ۵۴۸ ھ) . .	۹۳
ترجمۂ شهرستانی	۹۴
آراء العرب فی الجاهلیة	۹۹
۵ من کتاب ارشاد الاریب الی معرفة الادیب لیاقوت الرّومی (م. ۶۲۶)	۱۲۱

مضمون	صفحه
ترجمۂ یاقوت	۱۲۲
اسماعیل بن عبّاد بن العباس الوزیر . .	۱۲۵
نظم	
۶ - من کتاب شرح القصائد العشر للتبریزی	۱۸۵
ترجمۂ زهیر و تبریزی شارح معلّقات . .	۱۸۶
معلقه زهیر مع شرح	۱۹۰
۷ - من کتاب اشعار الحماسة . .	۲۱۹
ترجمۂ ابوتمّام الطائی مؤلف حماسه . .	۲۲۰
(۱) نخبة من باب الحماسة . . .	۲۲۳
(۲) نخبة من باب المراثی	۲۳۳
(۳) نخبة من شرح الحماسة للتبریزی . .	۲۴۰
(۴) نخبة من باب الادب . . .	۲۴۰
(۵) نخبة من باب النسیب	۲۴۲
(۶) نخبة من باب الهجاء	۲۴۵
۸ - من دیوان مسلم بن الولید الانصاری	۲۴۷
ترجمۂ مسلم بن الولید	۲۴۸
(۱) قال مسلم بن الولید یتغزّل و یصف الخمر .	۲۵۰

مضمون	صفحہ
(۲) وقال مسلم بن الولید ایضًا	۲۵۲
(۳) قال صَرِیعُ ایضًا یمدح زید بن مسلم المعنی	۲۵۶
۹- من دیوان المُتنبّیٔ . . .	۲۶۳
ترجمۂ متنبّی	۲۶۴
(۱) کفی بك داءً ان تری الموت شافیا .	۲۶۸
(۲) إنّما التّهنئاتُ لِلأکفاءِ . . .	۲۷۱
(۳) مَنِ الجآذِرُ فی زیِّ الأعاریبِ . .	۲۷۲
(۴) حَسَمَ الصُّلحُ مَا اشتَهَتهُ الاعادی .	۲۷۵
(۵) غالِبُ فیك الشّوقَ والشّوقُ أغلَبُ .	۲۷۷
(۶) مُنًی کُنَّ لی أنّ البَیاضَ خِضابُ . .	۲۷۹
(۷) عِیدٌ بآیَةِ حالٍ عُدتَ یا عِیدُ . . .	۲۸۲
(۸) الأکلُّ ما شِیَةِ الخَیزَلی	۲۸۳
(۹) مغانی الشِّعبِ طِیبًا فی المَغانی . .	۲۸۵
(۱۰) أزائِرٌ یا خیالُ أم عائد . . .	۲۸۸
(۱۱) فِدًی لَکَ مَن یُقصِّرُ عَن مَداکا . .	۲۹۱

من كتاب

فتوح البلدان

تاليف الامام ابى الحسن احمد
بن يحيىٰ بن جابر البلاذرىؒ

(م ۲۷۹ھ)

ترجمۂ امام احمد بن یحییٰ بن جابر بن داؤد البلاذری

بلاذری تیسری صدی کے نامور عرب مورخوں میں سے تھے، عالم فاضل، شاعر، جیّد راوی اور ماہر نسّاب اور مترجم تھے۔ فارسی سے بعض کتابیں اُنھوں نے عربی میں ترجمہ کیں، اور متعدد جید کتابیں خود تصنیف کیں، دوسری صدی ہجری کے آخر میں پیدا ہوئے اور بغداد میں نشو و نما پایا۔ اُن کا دادا جابر خصیب صاحبِ مصر کا کاتب تھا، بلاذری نے دمشق، حمص، انطاکیہ اور عراق میں حدیث سُنی۔ عراق میں اُن کے اساتذہ میں مصعب زبیری، ابو عبید قاسم بن سلّام اور ابن سعد کاتب الواقدی جیسے فضلا شامل تھے، بالآخر یہ خلیفہ متوکل اور مستعین کے مقربین میں سے ہو گئے اور عبداللہ بن المعتزّ نے اُن کی شاگردی کا شرف پایا، کہتے ہیں کہ انھوں نے آخری عمر میں بلاذُنکارس[۲] لاعلمی میں پی لیا، اس سے ان کا دماغ مختل ہو گیا اور اُن کو بیمارستان میں لے گئے اور وہاں اُسی حالت میں وہ ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء میں فوت ہوئے۔ مگر یاقوت نے لکھا ہے کہ یہ بات واضح نہیں ہے کہ بلاذُر والا قصّہ اِن کے متعلق ہے یا اِن کے دادا کے متعلق، معجم الادبا میں ہے "ولا ادری ایھما شرب البلاذر احمد بن یحیی او جابر بن داؤد الا ان ماذکرہ الجھشیاری یدلّ علی ان الّذی

---

[۱] معجم الادباء میں ہے: کان احمد بن یحیی بن جابر عالماً فاضلاً شاعراً راویۃ نسابۃ متقناً وکان مع ذلک کثیر الھجاء بذیّ اللسان اخذ الاعراض، [۲] Anacardia.

شرب البلاذر هو جدّہ" بہرحال اُن کی نسبت البلاذری اسی قصّہ سے ماخوذ ہے۔

ان کی تصانیف میں سے ذیل کی دو نہایت اہم کتابیں ہم تک پہنچی ہیں:-

(۱) **فتوح البلدان** اس میں فتوح اسلامیہ کے حالات مفصل اور صحیح طور پر درج ہوئے ہیں، مصنف کی اصل کتاب اس سے بھی زیادہ مفصل تھی مگر وہ ناتمام رہی۔ اور یہ اُس کا خلاصہ ہے، رسول اللہ صلعم کے فتوحات سے کتاب شروع ہوئی ہے، پھر ردّہ اور فتوحات شام و جزیرہ و ارمینیہ و مصر و مغرب کے ذکر کے بعد عراق اور ایران و سند کے فتوحات پر کتاب ختم ہوتی ہے، کتاب میں ضمناً بہت سی عمرانی اور سیاسی باتیں بیان ہوئی ہیں مثلاً احکام خراج، مصطلحات دواوین، عطا، امر خاتم و نقود و خط وغیرہ عربوں کے فتوحات کے متعلق اطلاعات کے لئے یہ کتاب نہایت قیمتی ماخذ ہے۔

(۲) **انساب الاشراف**۔ اس میں عربوں کے انساب بیان ہوئے ہیں مگر نسب کے ساتھ ساتھ تاریخی باتیں بھی مصنف نے دی ہیں۔ مثلاً جہاں بادشاہوں کا ذکر ہوا ہے وہاں اُن کے عہد کی تاریخ بھی دے دی گئی ہے۔ اسی طرح خوارج کے متعلق یہ کتاب نہایت اہم معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ قسطنطنیہ میں اس کا ایک مکمل نسخہ ہے جس کو پروفیسر بیکر (Becker) شائع کرنے کے لئے مرتب کر رہے ہیں۔

حوالے

فہرست ابن ندیم ۱: ۱۱۳، معجم البلدان ۲: ۱۲۷، زیدان ۲: ۱۹۲، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ۱: ۶۱۱۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فتوح السندؔ

[باب - ۱]

اخبرنا علیؒ بن محمدؔ بن عبد اللہ بن ابی سیف قال ولّی عمر بن الخطّاب عثمان بن ابی العاصی الثقفیؓ البحرین وعُمان سنۃ ۱۵ فوجّہ اخاہ الحکم الی البحرین ومضی الی

لہ معجم البلدان ج ۳ ص ۱۶۶ پر ہے: السند..... بلاد بین بلاد الہند وکرمان وسجستان ..... و بعض یجعل مُکران منہا ویقول ہو ھی خمس کُوَرٍ، فاولہا من قبل کرمان مکران ثم طوران ثم السند ثم الہند ثم المُلتان، بلاد سند کا عربی نقشہ ایلیٹ نے اپنی تاریخ کی جلد اول صفحہ ۴۲ پر ابن حوقل سے لے کر درج کیا ہے۔ اور ہم نے اُس کو اِس کتاب کے صفحہ ۲۸ پر نقل کیا ہے۔ نیز دیکھو (The Lands of the Eastern Caliphate) ص ۳۲۳ اور Holdich: Gates of Indea ص ۲۸۴۔

بقعۃ الی یصح بہا المساکن والقری

عُمان فاقطع جيشًا الى تانه فلمّا رجع الجيش كتب الى عمر يعلمه ذلك فكتب اليه عمر يا اخا ثقيف حملتَ دودًا على عود وانّى احلف بالله لَوْ أُصيبوا لاخذتُ من قومك مثلهم، ووجّه الحكم ايضًا الى بَرْوَص[1] ووجّه اخاه المغيرة بن ابى العاصى الى خَوْر الدَّيْبُل[2] فلقى العدوّ فظفر ٭

فلمّا ولى عثمان بن عفّان رض وولّى عبد الله بن عامر بن كُريز العراق كتب اليه يامره ان يوجّه الى ثغر الهند من يعلم علمه وينصرف اليه بخبره فوجّه حَكيم بن جَبَلة العَبْدِىّ فلمّا رجع اوفده الى عثمان فسأله عن حال البلاد فقال: يا امير المؤمنين قد عرفتها وتنكّرتها قال: فصفها لى قال: ماؤها وَشَلٌ وتمرها دَقَلٌ ولصّها بطلٌ ان قلّ الجيش فيها ضاعوا وان كثروا جاعوا فقال له عثمان: أخابِرٌ ام سائِغٌ قال بل خابرٌ فلم يُغزِها احدًا ٭

فلمّا كان اخر سنة ٣٨ واوّل سنة ٣٩ فى خلافة علىّ بن أبى طالب رض توجّه الى ذلك الثغر الحارث بن مُرّة العَبْدِىّ مُتَطَوِّعًا باذنٍ علىّ فظفر واصاب مغنمًا وسَبْيًا وقسم فى يوم واحد الفَ راس، ثمّ انّه قُتِل ومن معه بارض[3] القيقان الّا قليلًا وكان مقتله فى سنه ٤٢ والقيقان من بلاد السند

---

[1] بهروج ٭ [2] Golf [3] قلات ٭

مما يلى خراسان ٠

ثم غزا ذلك الثغر المهلّب بن ابى صُفْرة فى ايّام معاوية سنة ٤٣ فاتى بَنَّة والاهواز وهما بين الملتان وكابل فلقيه العدوّ فقاتله ومن معه ولقى المهلّب ببلاد القيقان ثمانية عشر فارسًا من الترك على خيل محذوفة فقاتلوه فقُتلوا جميعًا فقال المهلّب: ما جعل هاؤلاء الاعاجم اولى بالتشمير منّا فحذف الخيل فكان اوّل من حذفها من المسلمين وفى بَنَّة يقول الازدى:

أَلَمْ تَرَ اَنَّ الْاَزْدَ لَيْلَةَ بُيِّتُوا ... بِبَنَّةَ كانُوا خَيْرَ جَيْشِ الْمُهَلَّبِ

ثمّ ولّى عبدُ الله بن عامر فى زمن معاوية بن ابى سفيان عبدَ الله بن سَوّار العَبْدِىّ ويقال ولّاه معاوية من قِبله ثغرَ الهند فغزا القِيقان فاصاب مغنمًا ثم وفد الى معاوية واهدى اليه خيلًا قِيقانيّةً واقام عنده ثم رجع الى القيقان فاستحاشوا الترك فقتلوه وفيه يقول الشاعر

وابْنُ سَوّارٍ عَلَى عِلّاتِهِ ... مُوقِدِ النّارِ وقَتّالُ السَّغَبْ

وكان سخيًّا لم يوقد احد نارًا غير ناره فى عسكره فرأى ذات ليلة نارًا فقال ما هذه فقالوا امرأة نفساء يعمل لها خبيص فامر ان يطعم النّاس الخبيص ثلاثًا ٠

وولّى زيادُ بن ابى سفيان فى ايّام معاوية سنانَ بن سَلَمَةَ

in every case; in all his circumstances.

ابن المُحَبِّق الهُذَلِيّ وكان فاضلاً متألِّهًا وهو اوّل من احلف الجند بالطلاق فاتى الثغر ففتح مكران عنوة ومصّرها واقام بها وغبط البلاد وفيه يقول الشاعر

رَأَيْتُ هُذَيْلًا اَحْدَثَتْ فى يَمِينِهَا
طَلَاقَ نِسَآءٍ مَا تَسُوقُ لَهَا مَهْرَا
لَهَانَ عَلَىَّ حِلْفَةُ ابْنِ مُحَبِّقٍ
اِذَا رَفَعَتْ اَعْنَاقَهَا حُلُقًا صُعْرَا

وقال ابن الكلبى كان الّذى فتح مُكْران حكيم بن جَبَلة العَبْدِىّ

ثُمَّ استعمل زياد على الثغر راشد بن عمرو الجُدَيدىّ من الازد فاتى مكران ثمّ غزا القيقان فظفر ثمّ غزا الميد فقُتل وقام بامر النّاس سنان بن سَلَمَة فولّاه زياد الثغر فاقام به سنتين وقال اعشى هَمْدان فى مكران

وَاَنْتَ تَسِيرُ اِلَى مُكْرَانَ فَقَدْ شَحَطَ الْوِرْدُ وَالْمَصْدَرُ
وَلَمْ تَكُ مِن حاجَتى مُكْرَانَ وَلَا الْغَزْوُ فِيهَا وَلَا الْمَتْجَرُ
وَحُدِّثْتُ عَنْهَا وَلَمْ آتِهَا فَمَا زِلْتُ مِن ذِكْرِهَا اُوجَرُ
بِاَنَّ الْكَثِيرَ بِهَا جَائِعٌ وَاَنَّ الْقَلِيلَ بِهَا مُعْوِرُ

وغزا عبّاد بن زياد ثغر الهند من سجستان فاتى سَنارود ثمّ اخذ على حوى كهزدم الى الرو ذبار من ارض

سجستان الى الهند منذ فنزل كِشّ[1] وقطع المفازة (الفدفد الماء فيها) حتّى اتى
القُنْدُهار فقاتل اهلها فهزمهم وفلّهم (هزمهم) وفتحها بعد ان (اى اصيب الشهدة) اُصيب
رجالٌ من المسلمين ورأى قلانس (قلنسوة) اهلها طوالاً فعمل عليها
فسمّيت العبّادية وقال ابن مُفَرِّغ

كَمْ بِالحُرُومِ (الحرم الارض سنة ولا جدب) وَأَرْضِ الهِنْدِ مِنْ قَدَمِ
وَمِنْ سَرَابِيلَ قَتْلَى لا هُمُ قُبِرُوا
بِقُنْدُهارَ وَمَنْ تُكْتَبْ مَنِيَّتُهُ (الموت (ه المزايا)
بِقُنْدُهارَ يُرَجَّمْ دُونَهُ الخَبَرُ

ثمّ ولّى زياد المنذر بن الجارود العبدىّ ويكنّى
ابا الاشعث ثغر الهند فغزا البوقان والقيقان فظفر المسلمون
وغنموا وبثّ السرايا (العساكر (سرية) فى بلادهم وفتح قُصدار وسبا (الا (انها) منها
كان سِنان قد فتحها الّا انّ اهلها انتقضوا (اى نقضوا العهد) وبها مات فقال
الشاعر

حَلَّ بِقُصْدارَ فأَضْحَى بِها (نزل) فِي القَبْرِ لَمْ يَقْفُلْ مَعَ القافِلِينْ (لم يرجع) (اى مع الراجعين من السفر)
لِلّهِ قُصْدارُ وأَعْنابُها أَنّى فَتَى دُنْيا أَجَنَّتْ وَدِينْ (الله اكبر)

ثمّ ولّى عبيد الله بن زياد ابن حَرِّىّ الباهلىّ ففتح الله
تلك البلاد على يده وقاتل بها قتالاً شديداً فظفر وغنم
وقال قوم انّ عبيد الله بن زياد ولّى سِنان بن سَلَمَة و

---

[1] كچ (بلوچستان) جو آج كل ريلوے سٹيشن ہے ۔

جوی اس کے لشکروں پر نگہبانی مردانہ سپاہ

كان حَرّيّ على سرايا ه وفى حَرّيّ بن حَرّيّ يقول الشّاعر

لَوْلَا طِعَانِيَ بالبوقان مَارَجَعَتْ مِنْهُ سَرَايَا ابْنِ حَرّيٍّ بِأَسْلَابِ

واهل البوقان اليوم مسلمون وقد بنى عمران بن موسى بن يحيى بن خلد البرمكيّ بها مدينة سمّاها البيضاء وذلك فى خلافة المعتصم بالله ٭

[باب - ٢]

ولمّا ولّى الحجّاجُ بن يوسف بن الحكم بن ابى عُقيل الثّقفيّ العراق ولّى سعيد بن اسلد بن زُرعة الكلابيّ مُكران وذلك الثغر فخرج عليه معوية ومحمّد ابنا الحرث العلافيّان فقُتل وغلب العلافيّان على الثغر واسم علاف هو رَبّان بن حُلوان بن عمران بن الحافِ بن قضاعة وهو ابو جَرْم ٭

فولّى الحجّاج مُجّاعة بن سِعر التميميّ ذلك الثغر فغزا مجّاعة فغنم وفتح طوائف من قَنْدَابِيل[1] ثمّ اتمّ فتحها محمّد بن القاسم ومات مجاعة بعد سنة بمكران

قال الشاعر :-

مَا مِنْ مَشَاهِدِكَ الّتِي شَاهَدْتَهَا
إِلّا يَزِينُكَ ذِكْرُهَا مُجّاعا

ثمّ استعمل الحجّاج بعد مُجّاعة محمّد بن هارون

[1] Qandava جو سبی کے جنوب اور قلات کے مشرق میں ہے یہ علاقہ بدھ کا

ابن ذراع النمرىّ فاهدى الى الحجّاج فى ولايته ملك جزيرة[1] الياقوت نسوة ولدن فى بلاده مسلمات ومات آباؤهنّ وكانوا تجارا فاراد التقرّب بهن فعرض للسفينة التى كنّ فيها قوم من مَيد الدَّيبُل فى بوارج فاخذوا السفينة بما فيها فنادت امراة منهنّ وكانت من بنى يربوع يا حجّاج وبلغ الحجّاج ذلك فقال يالبّيك فارسل الى داهر يساله تخلية النسوة فقال انما اخذ هنّ لصوص لا اقدر عليهم فاغزى الحجّاج عبيدَ الله بن نبهان الديبل فقُتل فكتب الى بُديل بن طَهفة البَجَلىّ وهو بعُمان يامرهُ ان يسير الى الدَّيبُل فلمّا لقيهم نفر به فرسه فاطاف به العدوّ فقتلوه وقال بعضهم قتله رَطْ[2] البُدهة "

قال وانّما سُمّيت هذه الجزيرة جزيرة الياقوت لحسن وجوه نسائها "

ثمّ ولّى الحجّاجُ محمّدَ بن القاسم بن محمّد بن الحكم بن ابى عُقيل فى ايّام الوليد بن عبد الملك فغزا السند وكان محمّد بفارس وقد امّره[3] ان يسير الى الرىّ وعلى مقدّمته ابو الاسود جَهْم بن زَحْر الجُعفىّ فردّهُ اليه

---

[1] سیلون ۔ [2] دیکھو Lands of the Eastrn Caliphate نقشہ ۷ ۔

[3] اَمَرَ اور رَدَّ کا فاعل حجاج ہے اور مفعول محمد بن القاسم

وعقد له على ثغر السند وضمّ اليه ستّة الف من جند اهل الشام وخلقا من غيرهم وجهّزه بكلّ ما احتاج اليه حتّى الخيوط والمسالّ (الابرة الكبيرة و المسلة) وامره ان يقيم بشيراز حتّى يتتامّ اليه اصحابه ويوافيه ما اُعدّ له ٭

وعمد الحجّاج الى القطن المحلوج فنقع فى الخلّ الخمر الحاذق ثمّ جفّف فى الظلّ فقال اذا صرتم الى السند فانّ الخلّ بها ضيّق فانقعوا هذا القطن فى الماء ثمّ اطبخوا به واصطبغوا ويقال انّ محمّداً لمّا صار الى الثغر كتب يشكوا ضيق الخلّ عليهم فبعث اليه بالقطن المنقوع فى الخلّ ٭

فسار محمّد بن القاسم الى مكران فاقام بها ايّاماً ثمّ اتى قنزبور ففتحها ثمّ أتى ارمائيل[1] ففتحها وكان محمّد ابن هارون بن ذراع قد لقيه فانضمّ اليه وسار معه فتوفّى بالقرب منها فدفن بقنبل ثمّ سار محمّد بن القاسم من ارمائيل ومعه جهم بن زحر الجعفىّ فقدم الدّيبل يوم جمعة ووافته (اتاه) سفن كان حمل فيها الرجال والسلاح والاداة فخندق حين نزل الدّيبل وركزت الرماح على الخندق ونشرت الاعلام ونزل النّاس على راياتهم ونصب منجنيقا تعرف بالعروس كان يمدّ فيها خمس مائة

[1] یا ارمائیل غالباً لس بیلہ میں اس کے کھنڈر موجود ہیں اور قنبل کے Kayrokot ہیں ٭
عہ season dishes

رجل وكان بالدّيل بُدٌّ عظيم عليه دَقَل طويل وعلى الدقل راية حمراء
اذا هبت الريح اطافت بالمدينة وكانت تدور والبُدُّ
فيما ذكروا منارة عظيمة يتخذ فى بناء لهم فيه صنم لهم
او اصنام يشهر بها وقد يكون الصنم فى داخل المنارة
ايضًا وكلّ شئ اعظموه من طريق العبادة فهو عندهم
بُدّ والصّنم بُدّ ايضًا *

وكانت كتب الحجّاج ترد على محمّد وكتب محمّد
ترد عليه بصفة ما قبله واستطلاع رايه فيما يعمل به
فى كلّ ثلثة ايّام فورد على محمّد من الحجّاج كتاب ان
انصب العروس واقصر منها قائمة ولتكن ممّا يلى المشرق
ثمّ ادع صاحبها فمُرْه ان يقصد برميته للدقل
الّذى وصفتَ لى فرمى الدقل فكسر فاشتدّ طِيَرَةُ الكفر
من ذلك ، ثمّ انّ محمّدًا ناهضهم وقد خرجوا اليه
فهزمهم حتّى ردّهم وامر بالسلاليم فوضعت وصعد
عليها الرّجال وكان اوّلهم صعودًا رجل من مراد من اهل
الكوفة ففتحت عنوةً ومكث محمّد يقتل من فيها ثلثة
ايّام وهرب عامل داهر عنها وقتل سادنا بيت الهتهم
واختطّ محمّد للمسلمين بها وبنى مسجدًا وانزلها

* مندر - بت *

اربعة آلاف ٭

قال محمّد بن يحيىٰ فحدّثنى منصور بن حاتم النحوىّ مولى آل خلد بن أسيد أنّه رأى الدقل الّذى كان على منارة البدّ مكسوراً وانّ عنبسة بن اسحاق الضبّىّ العامل كان على السند فى خلافة المعتصم بالله رحمه هدم أعلى تلك المنارة وجعل فيها سجناً وابتدأ فى مرمّة المدينة بما انتقض من حجارة تلك المنارة فعُزل قبل استتمام ذلك وولى بعده هرون بن ابى خالد المروروذىّ فقُتل بها ٭

قالوا واتى محمّدُ بن القاسم البيرُون وكان اهلها بعثوا سُمَنيّيْنِ منهم الى الحجّاج فصالحوه فاقاموا لمحمّد العلوفة وادخلوه مدينتهم ووفوا بالصُّلح، وجعل محمّد لا يمرّ بمدينة الّا فتحها حتّىٰ عبر نهراً دون مهران فاتاه سُمَنيّة سربيدس فصالحوه عن من خلفهم ووظّف عليهم الخراج وسار الى سهبان ففتحها ثمّ سار الى مهران فنزل فى وسطه فبلغ ذلك داهر واستعدّ لمحاربته ٭

فبعث محمّدُ بن القاسم محمّدَ بن مصعب بن عبد الرحمن الثقفىّ الى سَدُوسان فى خيل وحمّارات فطلب اهلها

لہ مال جس کی بنا پر صلح ہوئی۔ زصلح ہ ط سوان ٭

الامان والصلح وسفر بينه وبينهم السُّمَينيَّة فامنهم ووظف عليهم خرجًا واخذ منهم رهنًا وانصرف الى محمّد ومعه من الزُّط اربعة الاف فصاروا مع محمّد وولّى سَدُوسان رجلًا ۔

ثمّ انّ محمّدًا احتال لعبور مهران حتّى عبره مما يلى بلاد راسل ملك قصّة من الهند على جسر عقده ودام مستخفّ به لاهٍ عنه ولقيه محمّد والمسلمون وهو على فيل وحوله الفيلة ومعه التكاكرة فاقتتلوا قتالًا شديدًا لم يُسْمَعْ بمثله وترجّل داهر وقاتل فقُتل عند المساء وانهزم المشركون فقتلهم المسلمون كيف شاءوا وكان الذى قتله فى رواية المدائنى رجلًا من بنى كلاب وقال :-

اَلْخَيْلُ تَشْهَدُ يَوْمَ دَاهِرَ وَالْقَنَا
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنُ مُحَمَّدِ
اَنِّى فَرَجْتُ الْجَمْعَ غَيْرَ مُعَرِّدٍ
حَتّٰى عَلَوْتُ عَظِيمَهُمْ بِمُهَنَّدِ
فَتَرَكْتُهُ تَحْتَ الْعَجَاجِ مُجَدَّلًا
مُتَعَفِّرَ الْخَدَّيْنِ غَيْرَ مُوَسَّدِ

فحدّثنى منصور بن حاتم قال : داهر والّذى قتله مُصَوَّران ببروص وبُدَيل بن طَهْفة مُصوّر[1] بقند وقبره

[1] ظاہرًا = قصر قند ۔

بالدَّيْبُل ، وحدّثني علىّ بن محمّد المدائنى عن ابى محمّد الهندىّ عن ابى الفرج قال لمّا قُتل داهر غلب محمّد بن القاسم على بلاد السند وقال ابن الكلبى كان الّذى قتل داهر القاسم ابن ثعلبه بن عبد الله بن حصن الطائىّ .

قالوا وفتح محمّد بن القاسم راور عنوةً وكانت بها امراة لداهر فخافت ان تؤخذ فاحرقت نفسها وجواريها وجميع مالها .

ثمّ اتى محمّد بن القاسم برهمنابا ذا الحتيقة وهى على راس فرسخين من المنصورة ولم تكن المنصورة يومئذ انّما كان موضعها غَيْضَة وكان فَلّ داهر ببرهمنابا ذا هذه فقاتلوه ففتحها محمّد عنوةً وقتل بها ثمانية الاف وقيل ستّة وعشرين الفًا وخلّف فيها عامله وهى اليوم خراب ، وسار محمّد يريد الرور وبغرور فتلقّاه اهل ساوندرى فسالوه الامان فاعطاهم اياه واشترط عليهم ضيافة المسلمين ودلالتهم واهل ساوندرى اليوم مسلمون ثمّ تقدّم الى بسمد فصالح اهلها على مثل صلح ساوندرى ، وانتهى محمّد الى الرور وهى من مدائن السند وهى على جبل فحصرهم اشهرًا ففتحها صلحًا على ان لا يقتلهم ولا يعرض لبدّهم وقال ما البدّ الّا ككنائس النصارى واليهود

وبيوت نيران المجوس ووضع عليهم الخراج بالرور وبنى مسجداً *

وسار محمّد الى السكة وهى مدينة دون بَيَاس ففتحها والسكة اليوم خراب *

ثمّ قطع نهر بَيَاس الى المُلتان فقاتله اهل الملتان قابلى زائدة بن عُمير الطائىّ وانهزم المشركون فدخلوا المدينة وحصرهم محمّد ونفدت ازواد المسلمين فاكلوا الحُمُر ثمّ اتاهم رجل مستامن فدلّهم على مدخل الماء الّذى منه شربهم وهو ماء يجرى من نهر بسمد فيصير فى مجتمع له مثل البركة فى المدينة وهم يسمّونه التلاح فحوّره فلمّا عطشوا نزلوا على الحكم فقتل محمّد المقاتلة وسبى الذرّيّة وسبى سدنة البُدّ وهم ستّة الف واصابوا ذهبًا كثيراً فجمعت تلك الاموال فى بيت يكون عشرة اذرع فى ثماني اذرع يلقى ما اودعه فى كوّة مفتوحة فى سطحه فسمّيت الملتان فرج بيت الذهب والفرج الثغر *

وكان بدُّ المُلتان بدًّا تهدى اليه الاموال وينذر له النذور ويحجّ اليه السند فيطوفون به ويحلّقون رؤسهم ولحاهم عندهُ

لـه ويكهو فهرست ابن نديم (طبع يورپ) ج ١ ص ٤٧ *

ویزعمون انّ صنماً فیه هو ایّوبُ[1] النبی صلعم ٭

قالوا ونظر الحجّاج فاذا هو قد انفق علی محمّد بن القاسم ستّین الف الف و وجد ما حُمل الیه عشرین و مائة الف الف فقال شفینا غیظنا وادرکنا ثارنا وازددنا ستّین الف الف درهم وراس دهر ٭

ومات الحجّاج فاتت محمّداً وفاته فرجع عن المُلتان الی الرور وبغرور وکان قد فتحهما فاعطی النّاس ووجّه الی البَیْلَمان جیشاً فلم یقاتلوا واعطوا الطاعة وسالمه اهل سُرَسْت وهی مغزی اهل البصرة الیوم واهلها المید الذین یقطعون فی البحر ٭

ثمّ اتی محمد الکیرج فخرج الیه دوهر فقاتله فانهزم العدوّ و هرب دوهر ویقال قُتل ونزل اهل المدینة علی حکم محمد فقتل وسبیَ قال الشاعر

نحنُ قتلنا داهراً و دوهرا والخیلُ تردی منسراً فمنسرا

[باب ـ ۳]

ومات الولید بن عبد الملک و ولی سلیمان بن عبد الملک فاستعمل صالح بن عبد الرحمٰن علی خراج العراق و ولّی یزید بن ابی کبشة السکسکیّ السند فحمل محمّد بن القاسم مقیّداً مع معاویة بن المهلّب فقال محمّداً متمثّلاً

أضاعونی وأیّ فتًی أضاعوا لیومٍ کریهةٍ وسدادِ ثغرٍ

[1] بگمان ایلیٹ یہ تصحیف آدیتہ ہے اور بیرونی نے آدتیہ ہی لکھا ہے۔ نیز دیکھو کننگھم جغرافیہ ہند قدیم (کلکتہ ۱۹۲۴ء) ص ۲۷، آدتیہ = آفتاب ٭

فبكى اهل الهند على محمّد وصوّروه بالكيرج فحبسه صالح بواسط فقال

فَلَئِنْ ثَوَيتُ بِوَاسِطٍ وَبِأَرْضِهَا
رَهْنَ الْحَدِيدِ مُكَبَّلاً مَغْلُولاَ
فَلَرُبَّ فِتْيَةِ فَارِسٍ قَدْ رُعْتُهَا
وَلَرُبَّ قِرْنٍ قَدْ تَرَكْتُ قَتِيلاَ

وقال

لَوْ كُنْتُ أَجْمَعْتُ الْقَرَارَ لَوَطَّئَتْ
إِنَاثٌ أُعِدَّتْ لِلْوَغَى وَ ذُكُورُ
وَمَا دَخَلَتْ خَيْلُ السَّكَاسِكِ أَرْضَنَا
وَلاَ كَانَ مِنْ عَكٍّ عَلَيَّ أَمِيرُ
وَلاَ كُنْتُ لِلْعَبْدِ الْمَزُونِيِّ تَابِعًا
فَيَالَكَ دَهْرٌ بِالْكِرَامِ عَثُورُ

فعذّبه صالح فى رجال من آل ابى عُقيل حتّى قتلهم، و كان الحجّاج قتل ادم اخا صالح وكان يرى رأى الخوارج، و قال حمزة بن بيض الحنفىّ،

إِنَّ الْمُرُوَّةَ وَالسَّمَاحَةَ وَالنَّدَى
لِمُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ
سَاسَ الْجُيُوشَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ حِجَّةٍ

يا قُرْبَ ذَٰلِكَ سُؤْدُدًا مِنْ مَوْلِدِ

وقال آخر

سَاسَ الرِّجَالَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ حِجَّةٍ
وَلِدَاتُهُ عَنْ ذَاكَ فِي اشْغَالِ

ومات يزيد بن ابى كبشة بعد قدومه ارض السند بثمانية عشر يومًا واستعمل سليمان بن عبد الملك حبيب بن المهلّب على حرب السند فقدمها وقد رجع ملوك الهند الى ممالكهم فرجع حبيشة بن داهر الى برهمنا باذ ونزل حبيب على شاطئ مهران فاعطاه اهل الرور الطاعة وحارب قومًا فظفر بهم، ثمّ مات سليمان بن عبد الملك وكانت خلافة عمر بن عبد العزيز بعده فكتب الى الملوك يدعوهم الى الاسلام والطاعة على ان يملّكهم ولهم ما للمسلمين وعليهم ما عليهم وقد كانت بلغتهم سيرتُه ومذهبُه فاسلم حبيشة والملوك وتسمّوا باسماء العرب، وكان عمرو بن مسلم الباهلى عامل عمر على ذٰلك الثغر فغزا بعض الهند فظفر ٭

وهرب بنو المهلّب الى السند فى ايام يزيد بن عبد الملك فوجّه اليهم هلال بن أحوز التميمىّ فلقيهم فقتل مُدْرِك بن المهلّب بقندابيل وقتل المفضّل وعبد الملك وزيادًا و

مَرْوان ومعاويه بنى المهلّب وقتل معاوية بن يزيد فى اخرين ٭

وولى الجُنَيد بن عبد الرّحمٰن المرّى من قبل عمر بن هبيرة الفزارى ثغر السند ٭

ثمّ ولّاه اياه هشام بن عبد الملك فلمّا قدم خالد بن عبد الله القَسْرِىّ العراق كتب هشام الى الجنيد يامره بمكاتبته فاتى الجنيد الديبل ٭

ثمّ نزل شطّ مهران فمنعه جيشة العبور وارسل اليه: انّى قد اسلمت وولّانى الرجل الصالح بلادى ولست امنك فاعطاه رهنًا واخذ منه رهنًا بما على بلاده من الخراج ثمّ انّهما ترادّا الرهن وكفر جيشة وحارب وقيل انّه لم يحارب ولكنّ الجنيد تجنّى عليه فاتى الهند فجمع جموعًا واخذ السفن واستعدّ للحرب فسار اليه الجنيد فى السفن فالتقوا فى بطيحة الشرقىّ فاخذ جيشة اسيرا وقد جنحت سفينته فقتله وهرب صصه بن داهر وهو يريد ان يمضى الى العراق فيشكو غدر الجنيد فلم يزل الجنيد يؤنسه حتّى وضع يده فى يده فقتله ٭

وغزا الجنيد الكيرج وكانوا قد نقضوا فاتّخذ الكباش[1]

[1] battering-rams ٭

نطاحة فصدّك بها حائط المدينة حتّى ثلمه ودخلها
عنوة فقتل وسبى وغنم، ووجّه العمّال الى مرمد
والمندل ودهنج وبروص، وكان الجنيد يقول: القتل
فى الجزع الاكبر منه فى الصبر، ووجّه الجنيد جيشاً الى
أُزَيْن[1] ووجّه حبيب بن مرّة فى جيش الى ارض المالبة[2]
فاغاروا على أُزَيْن وغزوا بهرتمه[3] فحرقوا ربضها وفتح
الجنيد البيلمان والجُزُر[4] وحصل فى منزله سوى ما اعطى
زُوّاره اربعين الف الف وحمل مثلها قال جرير

أَضْحَى زُوَّارُ الجُنَيْدِ وَصَحْبُهُ ... يُحَيَّوْنَ صَلْتَ الْوَجْهِ جَمَّ مَوَاهِبُهْ

وقال ابو الجُوَيْرِيَة

لَوْ كَانَ يَقْعُدُ فَوْقَ الشَّمْسِ مِنْ كَرَمٍ
قَوْمٌ بِأَحْسَابِهِمْ أَوْ مَجْدِهِمْ قَعَدُوا
مُحَسَّدُونَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ كَرَمٍ
لَا يَنْزِعِ اللهُ مِنْهُمْ مَا لَهُ حُسِدُوا

ثُمَّ وَلِيَ بعد الجنيد تميم بن زيد القَيْنِيّ فضعف ووهن و
مات قريبًا من الدَّيْبُل بِمَاءٍ يقال له ماء الجوامِيس وانّما سمّى ماء
الجواميس لانّه يهرب بها اليه من ذُباب نهر[5] تكون بشاطئ مهران

---

[1] أُجين ۔ [2] مالوه ۔ [3] ظاہراً تصحیف بھین مال جو کوہ آبو کے نواح میں گوجروں کا دار السلطنت تھا دیکھو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ج ۲ ص ۱۷۹ ۔ [4] گوجر

وكان تميم من اسخياء العرب وجد فى بيت المال بالسند ثمانية عشر الف الف درهم طاطريّة[1] فاسرع فيها وكان[2] قد شخص معه فى الجند فتىً من بنى يربوع يقال له خُنَيس وأُمّه من طيّئ الى الهند فاتت الفرزدق فسألته ان يكتب الى تميم فى اقفاله وعاذت بقبر غالب ابيه فكتب الفرزدق الى تميم

أَتَتْنِي فَعَاذَتْ يا تميمُ بِغَالِبٍ
وَبِالْحُفْرَةِ النَّائِي عَلَيْهَا تُرَابُهَا
فَهَبْ لِي خُنَيْسًا وَاتَّخِذْ فِيهِ مِنَّةً
لِحَوْبَةِ أُمٍّ مَا يَسُوغُ شَرَابُهَا
تَمِيمَ بنَ زَيْدٍ لَا تَكُونَنَّ حَاجَتِي
بِظَهْرٍ وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ جَوَابُهَا
فَلَا تُكْثِرِ التَّرْدَادَ فِيهَا فَإِنَّنِي
مَلُولٌ لِحَاجَاتٍ بَطِيءٌ طِلَابُهَا

فلم يدر ما اسم الفتى اهو حبيش ام خنيس فامر ان يقتل كلّ من كان اسمه على مثل هذه الحروف، وفى ايّام تميم خرج المسلمون عن بلاد الهند وهرفضوا

---

[1] الطاطرى درهم ونصف فضة خالص ؛

[2] ويكمل نقائض ص ٣٨٠ ؛

مراكزهم فلم يعودوا اليها الى هذه الغاية ٭

ثمّ ولى الحكم بن عوانة الكلبى وقد كفر اهل الهند الّا اهل قصّة فلم ير للمسلمين ملجأ يلجؤن اليه فبنى من وراء البحيرة ممّا يلى الهند مدينة سمّاها المحفوظة وجعلها ماوى لهم ومعاذاً ومصرها وقال لمشايخ كلب من اهل الشام ما ترون ان نسميها فقال بعضهم دمشق وقال بعضهم حمص وقال رجل منهم سمّها تدمر فقال دمّر الله عليك يا احمق ولكنّى اسمّيها المحفوظة ونزلها ٭

وكان عمرو بن محمّد بن القاسم مع الحكم وكان يفوّض اليه ويقلّده جسيم امورة واعماله فاغزاه من المحفوظة فلمّا قدم عليه وقد ظفر امره فبنى دون البحيرة مدينة وسمّاها المنصورة فهى الّتى ينزلها العمّال اليوم، وتخلّص الحكم ما كان فى ايدى العدوّ ممّا غلبوا عليه ورضى النّاس بولايته، وكان خالد يقول واعجبا ولّيت فتى العرب فرُفِض يعنى تميمًا وولّيتُ البخل النّاس فرُضِىَ به، ثمّ قُتل الحكم بها، ثمّ كان العمّال بعدُ يقاتلون العدوّ فيأخذون ما استطفّ لهم ويفتحون الناحيه قد نكث اهلها ٭

[باب ـ۴]

فلمّا كان اوّل الدولة المباركة ولّى ابو مسلم عبد الرّحمان ابن مسلم مُخَلِّسًا العَبْدىّ ثغر السند واخذ على طخارستان وسار حتّى صار الى منصور بن جمهور الكلبى وهو بالسند فلقيه منصور فقتله وهزم جنده فلمّا بلغ ابا مسلم ذلك عقد لموسى بن كعب التميمى ثمّ وجّهه الى السند فلمّا قدمها كان بينه وبين منصور بن جمهور مهران ثمّ التقيا فهزم منصورًا وجيشه وقتل منظورًا اخاه وخرج منصور مفلولًا هاربًا حتّى ورد الرمل فمات عطشًا وولى موسى السند فرمّ المنصورة وزاد فى مسجدها وعزا وافتتح *

وولّى امير المؤمنين المنصور رح هشام بن عمرو التغلبى السند ففتح ما استغلق، ووجّه عمرو بن جَمَل فى بوارج الى نارند ووجه الى ناحية الهند فافتتح قَشْمِيرَ واصاب سبايا ورقيقًا كثيرًا وفتح المُلتان وكان بقندابيل متغلّبة من العرب فاجلاهم عنها واتى القندهار فى السفن ففتحها وهدم البدّ وبنى موضعه مسجدًا فاخصبت البلاد فى ولايته فتبرّكوا به ودوّخ الثغر واحكم اموره *

ثمّ ولى ثغر السند عمر بن حفص بن عثمان هزارمرد

ثم داؤد بن يزيد بن حاتم وكان معه ابو الصمة المتغلب اليوم وهو مولى لكندة ٭

ولم يزل امر ذلك الثغر مستقيما حتى وليه بشر بن داؤد فى خلافة المامون فعصى وخالف فوجه اليه غسان بن عباد وهو رجل من اهل سواد الكوفة فخرج بشر اليه فى الامان وورد به مدينة السلام وخلف غسان على الثغر موسى بن يحيى بن خالد بن برمك فقتل باله ملك الشرق وقد بذل له خمس مائة الف درهم على ان يستبقيه وكان باله هذا التوى على غسان وكتب اليه فى حضور عسكره فيمن حضره من الملوك فابى ذلك ٭

واثر موسى اثرا حسنا ومات سنة ٢١٠ واستخلف ابنه عمران بن موسى فكتب اليه امير المؤمنين المعتصم بالله بولاية الثغر فخرج الى القيقان وهم زط فقاتلهم فغلبهم وبنى مدينة سماها البيضاء واسكنها الجند، ثم اتى المنصورة وصار منها الى قندابيل وهى مدينة على جبل وفيها متغلب يقال له محمد بن خليل فقاتله وفتحها وحمل رؤساءها الى قصد امر ثم غزا الميد وقتل منهم ثلثمائة الف وسكر سكرا يعرف بسكر الميد وعسكر عمران على نهر الرور ثم نادى بالزط الذين بحضرته

زط جاٹ راد

فاتوه فختم ايديهم واخذ الجزية منهم وامرهم بان يكون
مع كل رجل منهم اذا اعترض عليه كلب فبلغ الكلب
خمسين درهمًا ثم غزا البيد ومعه وجوه الزط فحفر
من البحر نهرًا اجراه فى بطيحتهم حتى ملح ماءهم
وشن الغارات عليهم ثم وقعت العصبية بين النزارية
واليمانية فمال عمران الى اليمانية فسار اليه
عمر بن عبد العزيز الهبارى فقتله وهو غازٍ وكان
جد عمر هذا ممن قدم السند مع الحكم بن
عوانة الكلبى ٭

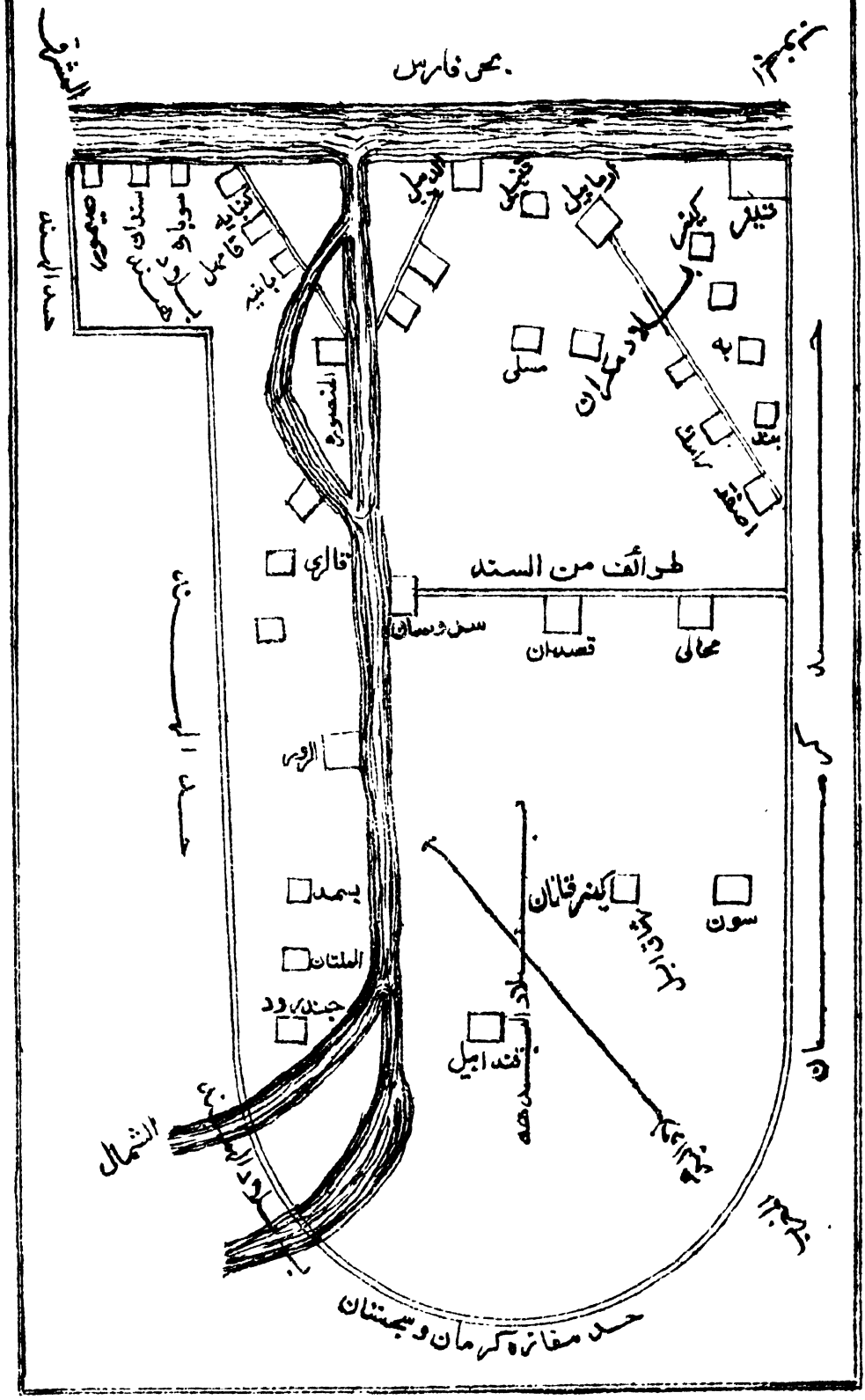
وحدثنى منصور بن حاتم قال كان الفضل
بن ماهان مولى بنى سامة فتح سندان
وغلب عليها وبعث الى المامون رحمه بفيل و
دعا له فى مسجد جامع اتخذه بها، فلما مات
قام محمد بن الفضل بن ماهان مقامه فسار
فى سبعين بارجة الى بيد الهند فقتل منهم
خلقًا وافتتح مالى (؟) ورجع الى سندان وقد غلب
عليها اخ له يقال له ماهان بن الفضل وكاتب
امير المؤمنين المعتصم بالله واهدى اليه سابجًا
لم ير مثله عظمًا وطولًا، وكانت الهند فى امر اخيه

Barges

فمالوا عليه فقتلوه وصلبوه ثمّ انّ الهند بعد
غلبوا على سند ان فتركوا مسجدها للمسلمين
يجتمعون فيه ويدعون للخليفة

وحدّثنى ابوبكر مولى الكريزيّين انّ بلداً يدعى العُسَيقان
بين قشمير والمُلتان وكابل كان له ملك عاقل
وكان اهل ذلك البلد يعبدون صنماً قد بنى عليه
بيت ولَبَدُوه فمرض ابن الملك فدعى سدنة
ذلك البيت فقال لهم ادعوا الصنم ان يبرئ
ابنى فغابوا عنه ساعة ثمّ اتوه فقالوا قد دعوناه
وقد اجابنا الى ما سألناه فلم يلبث الغلام ان مات
فوثب الملك على البيت فهدمه وعلى الصنم فكسره
وعلى السدنة فقتلهم ثمّ دعا قومًا من تجار
المسلمين فعرضوا عليه التّوحيد فوحّد واسلم
وكان ذلك فى خلافة امير المؤمنين المعتصم
بالله رحمه

وهذه صورة بلاد السند



مِن كِتاب

مروج الذهب و معادن الجوهر

للمسعودي

(م. سنه ٣٤٥ ه او سنه ٣٤٦ ه)

وخلوا قريشاً تقتتلْ إن ملكها لها وعليها بِرُّها وأثامها
فإن وسعتْ أحلامها وسعتْ لها وإن عجزَتْ لم يَدْمَ إلا كِلاَمها
فإن قريشاً مهلكٌ من أطاعها تنافسُ دنيا قد أحم أنصرامها

ومنه شعر حنظلة الكاتب فى فتنة عثمان [1] :

عجبتُ لما يَخوضُ عنهم يرومون الخلافة أن تزولا
ولو زالت لزال الخير عنهم ولاقوا بَعدَها ذُلاً ذليلا
وكانوا كاليهود أو النصارى سواء كلُّهم ضلوا السبيلا

وقد غلب الحزن والرثاء على هجاء الشيعة ، لكثرة من قتل منهم ، ولشدة ما وقع عليهم من ظلم واضطهاد ، مثل شعر هند ابنة مخزمة الأنصارية ، فى مقتل حجر بن عدى [2] :

تَرَفعْ أيها القمرُ المنيرُ تبصَّرْ هل ترى حُجراً يسير
يسيرُ إلى معاويةَ بنِ حَرْبٍ ليقتله كما زعم الأمير
تَجبَّرَت الجبابرُ بعد حُجر وطاب لها الخوَرْنقُ والسديرُ
وأصبحَت البلادُ لها مُحُولاَ كأن لم يحيها مزْنٌ مَطير
ألا يا حُجْرُ حُجْرَ بنى عَدِيٍّ تلقتك السلامةُ والسرور
أخافُ عليك ما أردَى عَدِيًّا وشيخاً من دِمَشقَ له زئير
يرى قتلَ الخيارِ عليه حقًّا له من شرِّ أمته وزيرُ
ألا ياليتَ حُجراً مات موناً ولم ينحَرْ كما نحِر البعير
فإن يهلكْ فكلُّ زعيم قومٍ من الدنيا إلى هُلك يصير

(١) الطبرى ٣ : ٤١٧
(٢) الطبرى ٤ : ٢٠٩

اور اُن کو مختلف تصانیف میں مرتب کیا۔ اُنہوں نے بہت قابل قدر تاریخی اور جغرافی حقائق دریافت اور محفوظ کرنے خصوصاً اُن اقوام کے متعلق جن کا علاقہ اسلامی دنیا سے متصل تھا۔ ہاں صحیح ہے کہ بیرونی کی طرح وہ اصل ماخذوں کی طرف رجوع نہیں کرتے بلکہ غث وسمین ہر طرح کی روایتوں کو بلا تنقید درج کر لیتے ہیں۔ بقول برا کلمن اُن کی تحریر میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ ایک مضمون کو ختم کئے بغیر دوسرا مضمون شروع کر دیتے ہیں اور اکثر بحثیں تشنہ رہ جاتی ہیں ۔

ان کی تصنیفات کی فہرست معجم الادبا میں دی ہے (ان کے علاوہ اور کئی کتابوں کا ذکر انہوں نے خود مروج الذہب میں کیا ہے دیکھو فہرست ابن ندیم ج ۲ ص ۶۰) مگر ان میں سے اکثر کتابیں اب ناپید ہیں۔ چار کتابیں کلاً یا جزاً ہم تک پہنچی ہیں۔ اور اُن میں سے حسب ذیل دو چھپ چکی ہیں :-

(۱) **مروج الذہب و معادن الجوہر** ۳۳۶ھ میں مکمل ہوئی اور ۳۴۵ھ میں مصنف نے اس پر نظر ثانی کی اس میں ابتداے اسلام سے خلیفہ مطیع للہ عباسی (م ۳۶۳) کے عہد تک کی تاریخ دی ہے۔ مگر شروع میں مصنف نے قصص انبیاء، سمندروں اور زمینوں کا حال اور عجائبات اور چینیوں، ہندوؤں، سیرانیوں، توریوں، کلدانیوں، ایرانیوں، یونانیوں، روسیوں، فرنگیوں اور عرب قدیم کے مذاہب و عادات وغیرہ اور تقاویم قدیمہ اور بیوت معظمہ کا بھی ذکر کیا ہے، یہ کتاب پیرس اور مصر میں چھپ چکی ہے ۔

(۲) **کتاب التنبیہ و الاشراف**، مصنف نے آخری عمر میں یہ کتاب لکھی۔ اور اپنی تصنیفات کا خلاصہ اس میں درج کیا، لیڈن میں چھپی ہے ۔

حوالے

آداب اللغۃ العربیہ ۲ : ۳۱۴ ۔
انسائیکلو پیڈیا آف اسلام بذیل المسعودی ۔

الباب السادس عشر

ذکر جمل من الاخبار عن البحار وما فیہا من العجائب والامم ومراتب الملوک واخبار الاندلس ومعادن الطیب واصولہ وانواعہ وغیر ذالک

قد ذکرنا فیما سلف من ھذا الکتاب جملاً من ترتیب البحار المتصلۃ والمنفصلۃ ونذکر فی ھذا الباب جملاً من اخبار من اتصل بہا من البحر[1] الحبشی والممالک والملوک وجملاً من ترتیبہا وغیر ذالک من انواع العجائب فنقول ان[2] بحر الصین والہند وفارس[3] والیمن[4]

---

[1] یعنی بحر ہند جس کو عرب بحر زنج بھی کہتے تھے۔

[2] The China Sea [3] The Persian Gulf

[4] یعنی بحیرۂ عرب کا وہ حصہ جو عرب کے جنوب میں ہے۔

متصلةٌ میاھُھَا غیرُ منفصلةٍ علیٰ ما ذکرنا الّا ان ھیجانھا
ورُکودھا یختلف لاختلاف مَھَابّ ریاحھا وابّانِ حِین
ثَوَرانِ ھیجانِھا وغیرِ ذٰلک فبحرُ فارِسَ تکثُرُ اَمواجُہ ویَصْعُبُ
رُکوبُہ عند لین بحر الھند و استقامةِ الرکوبِ فیہ
وقلّةِ امواجِہ ویلین بحر فارس وتَقِلّ امواجُہ ویسھُلُ
رکوبُہ عند ارتجاج اضطراب بحر الھند واضطراب امواجہ
وظُلمتہ وصعوبتہ عند رکوبہ .....

والغوصُ علی اللؤلؤ فی بحر فارس انّما یکونُ فی اوّلِ نیسان[1]
الیٰ آخر آیلول[2] وما عدا ذٰلک من شھور السنة فلا غوص
فیھا وقد اتینا فیما سلف من کتبنا علیٰ سائر مواضع الغوص
فی ھٰذا البحر اذ کان ما عداہ من البحار لا لؤلؤ فیھا وھو
خاصّ للبحر الحبشی من بلاد خارَکَ وقَطَر وعُمان وسِرِیندَ
وغیرھا من ھٰذا البحر ..... واتینا علیٰ ذکر کیفیت
الغوص وان الغاصة لا یکادون یتناولون شیئا من اللحمان
الّا السمک والتمر وغیرہ من الاقوات وما یلحقھم مِن
شَقِ اصول اذانھم لخروج النفس من ھنالک بدلًا من
المِنخرین الانفین لان المِنخرین یجعلون علیھا شیا من[3] الذَبلِ
(وھو ظھور السلاحف البحریة التی یتخذ منھا الامشاط)

tortoise-shell [1] اپریل ۔ [2] ستمبر ۔ [3]

او من القرن یضمہا کالمشقاص لا من الخشب ویجعل
فی آذانہم القطن وفیہ شی من الدہن فیعصر من
ذلک الدہن الیسیر فی قعر الماء فیضئ لہم بذلک
ضیآء نیرا وما یطلون بہ علی اقدامہم واسوقہم
من السواد خوفا من بلع دواب البحر ایاہم ونفورہا
من السواد وصیاح الغاصۃ فی قعر البحر کالکلاب و
خرق الصوت حتی یسمع صیاح بعضہم بعضا.....+

فاوّل ھذا[1] البحر مما یلی البصرۃ والأبلّۃ والبحرین
من خشبات البصرۃ ثمّ بحر[2] لارَوِی وعلیہ بلاد صیمور
وسوبارۃ وتانۃ وسندان وکنبایہ وغیرہا من الہند
والسند ثمّ بحر[3] ہرکند ثمّ بحر[4] کلاہ وھو بحر کلہ والجزائر
ثمّ بحر[5] کرمنج ثمّ بحر[6] الصنف والیہ یضاف العود الصنفی
والی بلادہ ثمّ بحر الصین وھو بحر صَنْجی لیس بعدہ بحر +

---

[1] یعنی خلیج فارس خشبات کا ذکر ص۲۵ پر آتا ہے [2] یعنی وہ سمندر جو خلیج فارس سے لے کر جزائر لکادیو مالدیو تک ہے ۔ بحیرہ عرب ۔ ادریسی کے نقشے سے معلوم ہوتا ہے کہ صیمور وغیرہ مقامات سب کے سب بھروچ اور کنبایت کے درمیان تھے ۔ یعنی خلیج کنبایت کے ساحل پر + [3] بحر ہند کا وہ حصہ جس کو جزائر لکادیو و مالدیو بحر لاروی سے جدا کرتے ہیں ۔ [4] آبنائے ملکا' کلہ (Kedah) جزیرہ نمائے ملایا کا ایک بندرگاہ ہے +

[5] خلیج سیام + [6] بحر انام اور وہ سمندر جو انام کے جنوب میں ہے +

فاول بحر فارس على ما ذكرنا خشبات البصرة والموضع المعروف بالكنكلا (وهى علامات منصوبة بالخشب فى البحر مغروسة علامات للمراكب) الى عمان السافة ثلثمائة فرسخ وعلى ذلك ساحل فارس وبلاد البحرين ومن عمان (وقصبتها تسمى صحار والفرس يسمونها مزون) الى المسقط (وهى قرية منها يستقى ارباب المراكب الماء من آبار هنالك عذبة) خمسون فرسخا ومن المسقط الى رأس[1] الجمجمة خمسون فرسخا وهذا آخر بحر فارس طوله اربعماية فرسخ هذا تحديد النواتية وارباب المراكب .....

فمن راس الجمجمة تطلق المراكب الى البحر الثانى من بحر فارس وهو المعروف بلا رَوِى لا يدرك قعره ولا يحصر كثره من نهاياته ولا تضبط غاياته لغزارة مائه واتساع فضائه وكثير من البحريين يزعمون ان الوصف لا يحيط باقطاره لما ذكرنا من تشعبه وربما تقطعه السفن فى الشهرين والثلثة وفى الشهر على قدر مهاب الرياح والسلامة وليس فى هذه البحار اعنى ما اشتمل عليه البحر الحبشى اكبر من هذا البحر لا رَوِى ولا اشد وفى

[1] شايد راس الحد مراد ہو +

عرضه بحر الزنج[1] وبلادهم وعنبر هذا البحر قليل وذلك
ان العنبر اكثره يقع الى بلاد الزنج وساحل الشحر من ارض
العرب واهل الشحر اناس من قضاعة بن مالك بن حميرَ
وغيرهم من العرب ويدعى من سكن هذا البلد من
العرب المهرة اصحاب شحور وجمم ولغتهم بخلاف
لغت العرب وذلك انهم يجعلون الشين بدلا من الكاف
ومثل ذلك قولهم "هل لش فيما قلت لي" "وقلت لش ان
تجعل الذى معى فى الذى معش" وغير ذلك من خطابهم
ونوادر كلامهم وهم ذو فقر وفاقة ولهم نجب
يركبونها بالليل تعرف بالنجب المهرية وتشبه فى السرعة
بالنجب البجاوية بل عند جماعة انها اسرع منها فيسيرون
عليها على ساحل بحرهم فاذا احست هذه النجب بالعنبر
قد قذفه البحر بركت عليه قد رويضت لذلك و
اعتادته فيتناوله الراكب واجود العنبر ما وقع الى
هذه الناحية وجزائر الزنج وساحله وهو المدور
الازرق النادر كبيض النعام او دون ذلك ومنه ما يبلعه
الحوت المعروف بالاوال المقدم ذكره وذلك ان البحر اذا اشتد

[1] بحر زنج بحر ہند کے مغربی حصے کا نام ہے جو افریقہ کے مشرقی ساحل کے متصل خلیج عدن سے سفالہ اور مدغاسکر تک پھیلا ہوا ہے ۔

قَذَفَ من قعره العنبر كقطع الجبال واصغر على ما وصفنا
فاذا ابتلع هذا الحوت العنبر قتله فيطفو فوق الماء
ولذلك اناس يرصدونه فى القوارب من الزنج وغيرهم
فيطرحون فيه الكلاليب والحبال ويشقون عن بطنه و
يستخرجون العنبر منه فما يخرج من بطنه يكون سمكا و
يعرفه العطارون بالعراق وفارس بالندّ وما لفظ ظهر الحوت
منه كان ثفتيا جدا على حسب لبثه فى بطن الحوت،

وبين البحر الثالث وهو هركند والبحر الثانى وهو لا يروى
على ما ذكر جزائر كثيرة هى فرز بين هذين البحرين
ويقال انها نحو من الفى جزيرة وفى قول المحقق الف و
تسعماية جزيرة كلها عامرة بالناس وملكة هذه الجزائر
كلها امراة وبذلك جرت عادتهم من قديم الزمان
لا يملكهم رجل، والعنبر يوجد فى هذه الجزائر يقذفه
البحر ويوجد فى بحرها كاكبر ما يكون من قطع الصخر، و
اخبرنى غير واحد من نواخذة السيرافيين والعمانيين بعمان
وسيراف وغيرها من التجار ممن كان يختلف الى هذه
الجزائر ان العنبر ينبت فى قعر هذا البحر ويتكون كتلا من
انواع القطر من الابيض والاسود والكماة ونحوها فاذا خبث

---

† bitumen

البحر واشتدّ قذف من قعره الصخور والاحجار وقطع العنبر واهل هذه الجزائر جميعها متّفقوا الكلمة لا يحصرهم العدد لكثرتهم ولا تحصى جيوش هذه المملكة عليهم، وبين الجزيرة والجزيرة نحو الميل والفرسخ والفرسخين والثلثة ونخلهم نخل النارجيل لا يفقد من النخل الا التمر ..... وليس يوجد فى جزائر البحر الطف صنعةً من اهل هذه الجزائر فى سائر المهن والصنائع من الثياب والآلات وغير ذلك وبيوت اموال هذه المملكة الودع وذلك ان الودع حيّة نوع من الحيوان فاذا قلّ مالها امرت اهل هذه الجزائر فقطعوا من سعف نخل النارجيل بخوصه وطرحوه على وجه الماء فيتراكب عليه ذلك الحيوان فيُجمع ويُطرح على رمل الساحل فتحرق الشمس ما فيه من حيوان ويبقى الودع خاليا مما كان فيه فيملأ من ذلك بيوت الاموال.

وهذه الجزائر تعرف جميعا بالديبجات ومنها يحمل اكثر النارجيل واخر هذه الجزائر جزيرة سرنديب و يلى سرنديب جزائر اخر نحو من الف فرسخ تعرف بالرامنى[1] معمورة فيها ملوك وفيها معادن ذهب كثيرة ويليها

[1] يعنى سماٹرا خصوصاً اُس کا شمالی حصّہ +

بلاد قيصور واليه يضاف الكافور القيصوري ..... و
اكثر ما ذكرنا من الجزائر غذاؤهم النارجيل ويحمل من
هذه الجزائر خشب[1] البقم والخيزران والذهب و
فيلتها كثيرة وفيها من ياكل لحوم الناس وتتصل هذه
الجزائر بجزائر النجمالوس[2] وهم امم عجيبة الصور
عراة يخرجون في القوارب عند اجتياز المراكب بهم معهم
العنبر والنارجيل وغير ذلك فيتعاوضون بالحديد
وشئ من الثياب ولا يبيعون ذلك بالدراهم والدنانير
ويليهم جزائر يقال لها اندامان[3] فيها اناس سود عجيبو
الصور والمناظر مفلفلو الشعور قدم الواحد منهم
اكبر من الذراع لا مراكب لهم فاذا وقع الغريق اليهم
ممن قد كسر المركب به في البحر اكلوه وكذلك فعلهم
بالمراكب اذا وقع اليهم

وذكر لي جماعة من النواخذة انهم ربما رأوا في
هذا البحر سحابا ابيض قطعا صغارا يخرج منه لسان طويل
ابيض حتى يتصل بماء البحر فاذا اتصل به غلا البحر
لذلك وارتفعت منه زوابع عظيمة لا تمر زوبعة

---

[1] Brazil-wood

[2] جزائر نكوبار (Nicobar islands) & Andaman islands

منها بشيء الا اتلفته ويمطرون عقيب ذلك مطرا
سهكا فيه انواع من قدر البحر

فاما البحر الرابع فهو كلاه بار على حسب ما ذكرناه و
تفسير ذلك بحر كله وهو بحر قليل الماء واذا قل ماء
البحر كان اكثر لافاته واشد لخبثه وهو كثير الجزائر
والصرائر (واحدها صر وذلك ان اهل المركب يسمون
ما بين الخليجين اذا كان طريقهم فيه الصر) ولهذا البحر
انواع من الجزائر والجبال عجيبة وانما غرضنا التلويح
بلمع من الاخبار عنها لا البسط

وكذلك البحر الخامس المعروف بكر دنج كثير الجبال
والجزائر فيها الكافور وماء الكافور وهو قليل الماء كثير
المطر لا يكاد يخلوا منه فيه اجناس من الامم منهم جنس
يقال لهم الغضب شعورهم مفلفلة وصورهم عجيبة
يغرضون في قوارب لهم لطاف للمراكب اذا اجتازت بهم
ويرمون بنوع من السهام عجيب قد اسقى السم وبين
هذه الامة وبين بلاد كله معادن الرصاص الابيض وجبال من
الفضة وفيه ايضا معادن ذهب ورصاص لا يكاد يتميز

ثم يليه بحر الصنف على ما رتبنا آنفا وفيه مملكة
المهراج ملك الجزائر ومملكة لا يضبط لكثرته ولا تحصى

جُنُودُهُ ولا يستطيع احد من النّاس ان يطوف فى اسرع ما
يكون من المراكب بجزائره فى سنتين وقد حاز هذا الملك
انواع الأفاويه والطيب وليس لأحدٍ من الملوك ماله و
ممّا يجهّز به من بلاده ويُحمل من ارضه الكافور والعود
والقرنفل والصندل والجوز بوا والبسباسة والقاقلة
والكبابة وغير ذلك ممّا لم نذكره وجزائره تتّصل
ببحرٍ لا تُدرك غايته ولا يُعرف مُنتهاه وهو ممّا يلى
بحر الصين وفى اطراف جزائره جبالٌ كثيرةٌ فيها النّاس
بيض الوُجوه مُخرّمون الآذان ..... يحزّون شعورهم
كما يحزّ الشعر من الزنج مدرجًا وتظهر من جبالهم النّار
بالليل والنّهار بنهارها نارٌ حمراءُ وبالليل تسودّ وتلحق
بعنان السماء لعلوّها وذهابها فى الجوّ تقذف باشدّ ما
يكون من صوت الرُعود والصواعق وربما يُظهر منها
صوتٌ عجيب مُفزع ينذر بموت ملكهم وربما يكون
اخفض من ذلك فينذر بموت بعض رؤسائهم قد
عُرف بما ينذر من ذلك لطول العادات والتجارب على
قديم الزمان وانّ ذلك غير مختلف وهذه احد اُطم
الارض الكبار ويليها الجزيرة الّتى يُسمع منها على دوام
الاوقات اصوات الطبول والسرنايات والعيدان وسائر

انواع الملاهی المطربة المستلذة ویُسمع ایقاع الرقص والتصفیق ومن یسمع ذٰلك یمیّز بین صوت کل نوع من الملاهی المطربة وغیره والبحریّون ممّن اجتاز بتلك الدیار یزعمون ان الدجال بتلك الجزیرة وفی مملکة المهراج جزیرة سرّیرة یکون مسافتها فی البحر نحو من اربعمایة فرسخ وعمائر متصلة وله جزائر الزابج[1] والرامنی[2] وغیر ذٰلك ..... +

ثُمّ البحر السابع وهو بحر الصین علی ما رتّبنا آنفا ویعرف ببحر صَنجی وهو بحرٌ خبیثٌ کثیرُ الموج والخَبَث (وتفسیر الخَبَث الشدّة العظیمة فی البحر وانّما نخبر عن عبارة کل بحر وما یستعملونه فی خطابهم) وفیها جبال کثیرة لا بدّ المراکب من النُفُوذ بینها.....

ولیس بعد بلاد الصین ممّا یلی البحر ممالکُ تُعرَفُ ولا بلادٌ تُوصَف الّا بلاد السیلی[3] وجزائرها ولم یَصِلْ الیها من الغرباء (المسافرین) احدٌ من العراق ولا غیرها فخرج عنها لصحّة هوائها ورقّة مائها وجُودة تُربتها ولکثرة خیرها الّا

---

[1] جزائر زابج کا اطلاق پہلے وسطی اور جنوبی سماٹرہ پر ہوتا تھا۔ پھر جاوہ کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا۔ جب مملکت زابج کا ذکر ہو تو اسمیں بہت سے چھوٹے چھوٹے جزیرے اور ساحل ملکا بھی شامل ہوتے ہیں +

[2] جزیرہ سماٹرا خصوصاً اس کا شمالی حصہ + [3] جزیرہ نماے کوریا +

النادر من الناس، واهلها مسلمون لاهل الصين وملوكها
والهدايا منهم لا تكاد تنقطع وقد قيل انهم شعب من
ولد عامور سكنوا هنالك على حسب ما ذكرنا من سكنى
اهل الصين فى بلادهم +

وللصين انهار كبار مثل دجلة والفرات تجرى من
بلاد الترك والتبت والصغد (وهم بين بخارى وسمرقند)
وهنالك جبال النوشاذر فاذا كان فى الصيف رايت فى الليل
نيرانا قد ارتفعت من تلك الجبال من بخومايه فرسخ و
بالنهار يظهر منها الدخان لغلبة شعاع الشمس وضوءها
وضوء النهار ومن هنالك يحمل النوشاذر، فاذا كان
اول الشتاء فمن اراد من بلاد خراسان ان يسلك الى
بلاد الصين صار الى ما هنالك، وهنالك واد بين
تلك الجبال طوله اربعون ميلا او خمسون فياتى الى اناس
هنالك على فم الوادى فيرغبهم فى الاجرة النفيسة
فيحملون ما معه على اكتافهم وبايديهم العصى يضربون
جنبتيه خوفا ان يثلج ويقف فيموت من كرب الوادى
وهو يحضر امامهم حتى يخوضون الى ذلك الراس من
الوادى وهنالك غابات ومستنقعات للماء فيطرحون
انفسهم الى ذلك الماء لما قد نالهم من شدة الكرب

وحرّ النوشاذر ولا يسلك ذلك الطريق شئ من البهائم
لان النوشاذر يلتهب فى الصيف فلا يسلك ذلك الوادى
داع ولا مجيب، فاذا كان الشتاء وكثرت الثلوج و
الاندآء وقع على ذلك الموضع فاطفأ حرّ النوشاذر
ولهيبه فيسلك الناس حينئذ ذلك الوادى والبهائم
لا صبر لها على ما ذكرناه من حرّه، وكذلك من ورد
من بلاد الصين فعل به من الضرب ما فعل بالمارّ و
المسافة بين بلاد خراسان على الموضع الذى ذكرنا الى
بلاد الصين نحو من اربعين يوما بين عامر وغامر و
دهاس ورمال وفى غير هذا الطريق مما يسلكه البهائم
نحو من اربعة اشهر الا ان ذلك فى خفارات انواع من
الترك، وقد رايت ببلخ شيخا جميلا ذا رأى وفهم
قد دخل الصين مرارا كثيرة ولم يركب البحر قط وقد
رايت عدة من الناس ممن سلك من بلاد الصغد
على جبال النوشاذر الى ارض التبت والصين ببلاد
خراسان، وبلاد الهند متصلة ببلاد خراسان والسند
مما يلى المنصورة والمولتان والقوافل متصلة من
السند الى خراسان وكذلك الى الهند الى ان تتصل هذه
الديار ببلاد ابلستان (اى بلاد نر ابلستان) وهى بلاد

واسعة تعرف بمملكة فيروز بن كبك وفيها قلاع عجيبة
ممتنعة ولغات مختلفة وأمم كثيرة قد تنازع الناس
فى انسابهم فمنهم من الحقهم بولد يافث بن نوح
ومنهم من الحقهم بالفرس الاول فى نسب طويل.....
ولبلاد التبت خواص عجيبة فى هوائه ومائه وارضه
وسهله وجبله ولا يزال الانسان بها ضاحكا ابدا فرحا
مسرورا ولا تعرض له الاحزان ولا الغموم ولا الافكار
ولا تحصى عجائب انواع ثماره وازهاره ومروجه
وانهاره ..... ولا تكاد ترى فى هذه البلاد شيخا حزينا
ولا عجوزا بل الطرب فى الشيوخ والكهول والشبان والاحداث
عام وفى اهله رقة طبع وبشاشة واريحية تنبعث على
كثرة استعمال الملاهى والمعاقرة وانواع ايقاع الرقص
حتى ان الميت اذا مات لا يكاد يدخل اهله عليه كثير
من الحزن مما يلحق غيرهم من سائر الناس عند فقد
محبوب او فوت مطلوب ..... وبلاد التبت متاخمة
لبلاد الصين وارضها من احد جهاته ولارض الهند
وخراسان ولفازة الترك ولهم مدن وعمائر كثيرة ذوات
منعة وقوة .....

والارض التى فيها ظباء المسك من التبتى والصينى

فارض واحدة متّصلة وانّما فضل المسك الشبتى
على الصينى لجهتين احديهما ان ظباء الشبت
تَرْعَى سنبلَ الطِّيب وانواع الافاويه وظباء الصين
تَرْعَى الحشيش دون ما ذكرنا من انواع حشيش الطيب
الّتى ترعاها الشبتية والجهة الاخرى ان اهل الشبت
لا يعرضون لاخراج المسك من نوافجه ويلحقونه الغشّ
بالدم وغيره من انواع الغش وان الصينى ايضا يُقطع به
ما وصفنا من مسافة البحار وكثرة الانداء واختلاف
الاهوية وانْ عُدِم من اهل الصين الغشُّ فى مسكهم
واُودع البَرَانِى الزّجاج واُحكم عِفاصُها ووِكاؤُها وورد
الى بلاد الاسلام مِن عُمان وفارس والعراق وغير ذلك
من الامصار كان كالشبتى ٭

واجود المسك واطيبه ما خرج من الظباء بعد بُلوغه
النهاية فى النُضج وذلك انّه لا فرق بين غزلانتا هذه
وغزلان المسك فى الصورة ولا الشكل ولا اللون ولا
القرن وانّما يتبيّن ذلك بانياب لها كانياب الفِيَلَة
لكلّ ظبى نابان خارجان من الفكّين قائمان منتصبان
ابيضان نحو الشبر واقلّ واكثر فيُنصب لها ببلاد الشبت
الحبائل والشِّرَك والشِّباك فيصطادونها وربما رهوها

بالتهام يصرعونها (يطرحونها على الارض) ويقطعون عنها نوافجها والدم في سُرَّتها
خام لم ينضج وطرئ لم يُدرك (بلغ وقته) فيكون لرائحته سُهُوكة (ريح كريهة)
فيبقى زمانا حتى يزول عنه تلك الروائح السمكة
الكريهة وتستحيل بموادّ من الهواء فيصير مسكا و
سبيل ذلك سبيل الثمار اذا أُبينت (قطعت) عن الاشجار
وقُطعت قبل استحكام نضجها في شجرها واستحكام موادّها
فيه، وخيرُ المسك ما نضج في وِعائه وادرك (بلغ وقته) في سُرّته
واستحكم في حيوانه وتمام موادّه وذلك ان الطبيعة
تدفع موادّ الدم الى سُرّته واذا استحكم كَوْن الدم
فيها ونَضَج آذاه ذلك وحَكّه فيفزع حينئذ الى الصخور
والاحجار الحارّة من حرّ الشمس فيحكّ بها مستلذّا
بذلك فينفجر ويسيل على تلك الحجار كانفجار الخراج (الدمل)
والدُّمَّل اذا نَضَج ما فيه عند ترادف (تتابع) الموادّ عليه فيجد
لخروجه لذّة فاذا افرغ ما في نافجته (وتفسير ذلك
السُّرّة وهو اسم فارسي) اندمل حينئذ ثم دفعت اليه
موادّ من الدم تجتمع ثانية ككونها بدءً فتخرج رجال
الشبث يقصدون مراعيها بين تلك الاحجار والجبال
فيجدون الدم قد جفّ على تلك الصخور والاحجار
قد احكمته الموادّ وانضجته الطبيعة في حيوانه

وجففته الشمس واتربته الهواء فياخذونه فذلك
افضل المسك فيودعونه نوافج عندهم قد اخذوها
من غزلان اصطادوها مستعدة معهم فذلك الذى
تستعمله ملوكهم وتتهاداه بينهم وتحمله التجار
فى النادر من بلادهم والثبت ذو مدن كثيرة فيضاف
مسك كل ناحية اليها ؛

قال المسعودى وقد اقرت ملوك الصين والترك
والهند والزنج وسائر ملوك العالم لملك بابل بالتعظيم
وانه اول ملوك العالم ومنزلته فيهم كمنزلة القمر
فى الكواكب لانّ اقليمه اشرف الاقاليم ولانه اكثر
الملوك مالاً واحسنهم طبعا واكثرهم سياسة
وحزما (هذا كان فيما مضى وصف ملوك هذا الاقليم
لا فى هذا الوقت وهو سنة اثنين وثلثين وثلثماية)
فكانوا يلقبون هذا الملك بشاهان شاه (وتفسير ذلك
ملك الملوك) ومنزلته من العالم منزلة القلب من جسد
الانسان والواسطة من القلادة ثم يتلوه ملك الهند
وهو ملك الحكمة وملك الفيلة لانّ عند الملوك الاكاسرة
انّ الحكمة من الهند بدءها ثم يتلو ملك الهند
فى المرتبة ملك الصين وهو ملك الرعاية والسياسة

واتقان الصنعة وليس فى ملوك العالم اكثر رعاية وتفقدًا من ملك الصين لرعيته من جنده واعوانه وهو ذو بأس شديد وقوة ومنعة له من الجنود المستعدة والكراع الجيد والسلاح وجنده ذو ارزاق كفعل ملك بابل ثم يتلو ملك الصين ملك من ملوك الترك صاحب مدينة كوشان وهو ملك الطغزغز من الترك يدعى ملك السباع وملك الخيل اذ ليس فى ملوك العالم اشد بأسًا من رجاله ولا اشد استيسادا منهم على سفك الدماء ولا اكثر خيلا منه ومملكته بين بلاد الصين ومفاوز خراسان ويدعى بالاسم الاعم ايرخان والترك ملوك كثيرة واجناس مختلفة لا تنقاد الى ملك... ثم يتلوه ملك الروم ويدعى ملك الرجال وليس فى ملوك العالم اصبح من رجاله ثم تتساوى ملوك العالم فى الترتيب وتتقارب مراتبها.....

وصاحب صقلية وافريقية من بلاد المغرب قبل ظهور الاسلام كان يدعى جرجس وصاحب الاندلس يدعى لذريق[1] وهذا كان اسم سائر ملوك الاندلس وقد قيل انهم كانوا من الاشبان..... والاشهر عند

[1] Roderic.

من سكن الاندلس من المسلمين ان لذريق كان من الجلالقة[1] وهو نوع من الافرنجة[2] وآخر لذريق كان من ملوك الاندلس الذى قتله طارق مولى موسى ابن نُصَيْر حين افتتح بلاد الاندلس ودخل الى مدينة طليطلة[3] دار مملكتهم ويشقها نهر عظيم يدعى تاجُة[4] يخرج من بلاد الجلالقة والوشكند[5] وهى أُمّة عظيمة لهم ملك حرب لاهل الاندلس كالجلالقة والافرنجة، ويصب[6] هذا النهر الى البحر الرومى[7] وهو نهر موصوف من انهار العالم وعليه على بُعدٍ من مدينة طليطلة مدينة طلبيرة[8] ثمّ قنطرة عظيمة تدعى قنطرة السَيف بنتها ملوك سالفة .....

ومدينة طليطلة ذات منعة وعليها آشوار[9] منيعة وقد كان اهلها بعد ان فتحت وصارت لبنى أُمّية عصوا[10] على الامويين فاقامت مدّة سنين ممتنعة

---

[1] Galicians [2] Franks [3] ٹولیڈو
[4] دریاے ٹیگس [5] The Basques
[6] یہ درست نہیں - ٹیگس بحر اٹلانٹک میں گرتا ہے نہ کہ بحیرۂ روم میں، مصنف نے دریاے ابرو کے ساتھ ٹیگس کو ملتبس کر دیا ہے [7] The Mediterranean
[8] Talavera

لا سبيل للامويين اليها فلما كان لخمس عشرة والثلثماية
افتتحها عبد الرحمن بن محمد بن عبد الله بن محمد
ابن عبد الرحمن بن الحكم بن هشام بن عبد الرحمن
ابن معاويه بن هشام بن عبد الملك بن مروان بن
الحكم الاموى وعبد الرحمن هذا هو صاحب الاندلس
فى هذا الوقت وهو سنة اثنين وثلثين وثلثماية
وقد كان عمر كثيرا من بنيان هذه المدينه حين
افتتحها وصارت دار مملكة الاندلس قرطبة الى هذا
الوقت ومن قرطبة الى طليطلة نحو من سبع مراحل
ومن قرطبة الى البحر مسيرة نحو من ثلثة ايام ولهم
على يوم من ساحل البحر مدينة يقال لها اشبيلية ،
وبلاد اندلس يكون مسيرة عمائره ومدنه نحو
من شهرين ولهم من المدن الموصوفة نحو من
اربعين مدينة وتدعى بنو امية بها ببنى الخلائف
ولا يخاطبون بالخلفاء لان الخلافة لا يستحقها عندهم
الا من كان ملكا للحرمين غير انه يخاطب بامير المؤمنين
وكان عبد الرحمن بن معوية بن هشام بن عبد الملك
ابن مروان سار الى الاندلس فى سنة تسع وثلثين و
ماية فملكها ثلاثا وثلثين سنة واربعة اشهر ثم هلك

فملكها ابنه هشام بن عبد الرّحمٰن سبع سنين ثم ملكها
ابنه الحكم بن هشام نحو من عشرين سنة وولده فى
ولايتها اليوم على ما ذكرنا ان صاحبها عبد الرّحمٰن
ابن محمّد وولى عهد عبد الرّحمٰن من هذا الوقت
ابنه الحكم احكم الناس سيرة ‘..... وبالاندلس معدن
عظيم للفضّة ومعدن للزيبق ليس بالجيّد يُجهّز الى سائر
الاسلام والكفر وكذلك يحمل من بلاد الاندلس الزعفران
وعروق الزنجبيل‘

واصول الطيب خمسة اصناف المسك والكافور والعود
والعنبر والزعفران كلّها تحمل من ارض الهند وما اتّصل
بها الّا الزعفران والعنبر ويوجد بارض الزنج والشّحر
والاندلس‘

وانواع الافاويه خمسة وعشرون صنفا وهى السُّنبُل[1]
والقَرَنفُل[2] والصندل والجوزبوا[3] والورد والسَّليخة[4] والزَّرنَب[5]
والقِرفَة[6] والقرنوة والقاقُلّة[7] والكبابة والهال بوا وحبّ
المَنشِم والفاغِرة[8] والمَحلَب والوَرْس[9] والقُسط والاظفار والبِرنك[10]

---

١ Spikenard ٢ Clove ٣ Nutmeg
٤ Bastard Cinnamon ٥ salix ægyptiaca
٦ دار چينى ٧ الايچى
٨ The root of nymphæa ٩ زعفران يمن ١٠ a medicinal drug

والضِّرو[1] واللاذن والمَيْعَة[2] والقِنْبِيل[3] وقَصَب[4] الزَّبِيرة والزَّبادة، وقد اتينا على وصف المعادن من الفضة والذهب والزيبق وسائر انواع الطيب فى كتابنا اخبار[5] الزمان فاغنى ذلك عن الاكثار من وصفه فى هذا الكتاب ..... ٭

ونعود الى ذكر مراتب الملوك ونسق ما بقى من الممالك على البحر الحبشى الذى شرعنا فى وصفه، فنقول ان ملك الزنج قَلِيمى، ملك الان كَرْكَنْدَاج، ملك الحيرة من بنى نصر النعمانية والمناذرة، ملك جبال طبرستان بدعا قارن ..... ملك الهند البلهرى، ملك قنوج من ملوك السند بوُورة هذا اسم كل ملك يلى القنوج وهنا مدينة يقال لها بوُورة باسم ملوكهم وقد صارت اليوم فى حيز الاسلام وهى من اعمال المولتان ..... ٭

---

[1] ٭ Storax. [2] ٭ Gum of the mastic-tree.

[3] هو شبيه بالورس يسقط فى اليمن مثل الرمل الاحمر وتمازج حمرته صفرة ظاهرة فيه ويقال انه يوجد بخراسان على وجه الارض عقب المطر فيجمع (فورى) Grains of satonicum

[4] Camel's-hay

[5] يہ کتاب اور اخبار الاوسط مسعودی کی وہ دو تصانیف ہیں جن کے مطالب کو وہ مروج الذہب میں باختصار بیان کرتا ہے ٭

فاما صاحب المولتان فقد قلنا ان الملك من ولد
أسامة بن لوى بن غالب وهو ذو جيش ومنعة وهو
ثغر من ثغور المسلمين الكبار وحول ثغر المولتان
من ضياعه وقراه عشرون ومائة الف قرية مما يقع
عليها الاحصاء والعدد وفيه على ما ذكرنا الصنم المعروف
بالمولتان يقصده السند والهند من اقصى بلادهم
بالنذور من الاموال والجواهر والعود وانواع الطيب و
يحج اليه الالوف من الناس واكثر اموال صاحب المولتان
مما يحمل الى هذا الصنم من الاعواد السريّة من العود
القمارى الخالص الذى يبلغ منه المنّ ما يبتى دينار
واذا ختم بالخاتم اثّر فيه كما يوثّر فى الشمع وغير ذلك
من العجائب الذى يحمل اليه واذا نزلت الملوك من
الكفّار على المولتان وعجز المسلمون عن حربهم
هدّدوهم بكسر هذا الصنم وتحويره فترتحل
الجيوش عنهم عند ذلك وكان دخولى الى بلاد المولتان
بعد الثلثمايه والملك بها ابو الهباب المنبه بن اسد
القرشىّ الاسامىّ وكذلك كان دخولى الى بلاد المنصورة
فى هذا الوقت والملك عليها ابو المنذر عمر بن عبد الله و
رايت بها وزيره رياحًا وابنيه محمدًا وعليا ورايت بها

رجلاً من العرب سيداً من سادا تها وملكا من ملوكها و
هو المعروف بحمزة وبها خلق من ولد علي بن ابي طالب
رضى الله عنه ثم من ولد عمر بن علي وولد محمد بن
علي وبين ملوك المنصورة وآل ابي الشوارب القاضي
قرابة ووصلة ونسب وذلك ان ملوك المنصورة الذين
الملك فيهم في وقتنا هذا من ولد هبار بن الاسود ويعرفون
ببني عمر بن عبد العزيز القرشي وليس هو عمر بن عبد
العزيز بن مروان الاموي *

فاذا اجتاز جميع ما ذكرنا من الانهار ببلاد فرج بيت
الذهب وهو المولتان اجتمعت بعد المولتان بثلاثة
ايام فيما بين المولتان والمنصورة في الموضع المعروف
بدوشاب فاذا انتهى جميع ذلك الى مدينة الرور من
غربها وهي من اعمال المنصورة سمي هنالك مهران ثم
ينقسم قسمين ويصب كلا القسمين من هذا الماء
العظيم المعروف بمهران السند في مدينة شاكرة من
اعمال المنصورة في البحر الهندي، وذلك على مقدار
يومين من مدينة الديبل، والمسافة من المولتان
الى المنصورة خمسة وسبعون فرسخا سندية على ما
ذكرنا والفرسخ ثمانية اميال، وجميع ما للمنصورة من الضياع،

والقرى ممّا يضاف اليها ثلثماية الف قرية ونزروع واشجار وعمائر متّصلة، وفيها خرّوب (خرنوب) احراج كثيرة من جنس يقال لهم الميد (وهم نوع من السند) وغيرهم من الاجناس، وهم ثغر السند، وكذلك المولتان من ثغور السند وممّا اُضيف اليها من العمائر والمدن، وسميت المنصورة باسم منصور بن جمهور عامل بنى امية *

ولملك المنصورة فيلة حربية وهى ثمانون فيلا رسم كلّ فيل ان يكون حوله على ما ذكرنا خمسماية راجل وانه يحارب اُلوفا من الخيل على ما ذكرنا، ورايت له فيلين عظيمين كانا موصوفين عند ملوك السند والهند لما كانا عليهما من البأس (الشجاعة) والنجدة (الشجاعة الغالبة) والاقدام على فلّ (شكست) الجيوش وكان اسم احدهما منفرقلس والآخر حيدرة، ولمنفرقلس هذا اخبار عجيبة وافعال حسنة هى مشهورة فى تلك البلاد وغيرها منها انه مات بعض سوّاسه (قيل ان) فمكث ايّاما لا يطعم ولا يشرب يبدى الحنين (صوت الحزين) ويظهر الانين (صوت الحزين) كالرجل الحزين والدموع تجرى من عينيه لا تنقطع، ومنها انه خرج ذات يوم من دايره (قيل هى) (وهى دار الفيلة) وحيدرة وراءه وباقى الثمانين تتبع لهما فانتهى منفرقلس فى سيره الى شارع قليل العرض من شوارع

المنصورة ففاجأ في مسيره امراة على حين غفلة منها
فلمّا ابصرت به دهشت و استلقت على قفاها من الجزع
فانكشفت عنها اطهارها وسط الطريق فلما راى ذلك
منفرقلس وقف بعرض الشارع مستقبلاً بجنبه الايمن
يمن وراءه من الفيلة مانعاً لهم من النفوذ من اجل
المراة واقبل يشير اليها بخرطومه بالقيام ويجمع عليها
ثيابها ويستر منها ما بدا الى ان استقامت المراة وتزحزحت
عن الطريق وعاد اليها روحها فاستقام الفيل فى طريقه
واتبعته الفيلة، وللفيلة اخبار عجيبة للحربية منها
والعمّالة منها (ما لا تحارب) فتجرّ العجل وتحمل عليها
الاثقال وتستعمل فى دراس الارز وغيره من الاقوات
كدروس البقو فى البيدر وسنذكر فيما يرد من هذا
الكتاب فى اخبار الزنج الفيلة وكونها فى بلادها اذ ليس
فى سائر الممالك اكثر منها فى بلاد الزنج وهى وحشية
هنالك كلها،

فهذه جمل من اخبار ملوك السند والهند ولغة
السند خلاف لغة الهند والسند مما يلى الاسلام ثمّ
الهند، ولغة اهل الممالكين وهى دار مملكة البلهرى
كيرية مضافة الى السقع وهى كره، ولغة ساحله مثل

سیمور وسوبارہ وتانہ وغیر ذلک من مدن الساحل لاریّة وبلدتھم مضافة الی البحر الّذی ھم علیہ وھو لا رَوِی وقد تقدّم ذکرہ فیما سلف من ھذا الکتاب .....

ولیس فی ملوک السند والھند من یُعِزّ المسلمین فی ملکہ مثل البلھری فالاسلام فی ملکہ عزیز مصئون ولھم مساجد مبنیّة وجوامع معمورة للصلوٰت الخمس، و یملک الملک منھم الاربعین سنة والخمسین فصاعداً واھل مملکتہ یزعمون انہ انما طالت اعمار ملوکھم لسنّة العدل واکرام المسلمین وھو ملک یَرْزُقُ الجنودَ من بیت مالہ کفعل المسلمین بجنودھم ولھم دراھم طاطریة وزن الدرھم منھا وزن درھم ونصف، سکّتُہ بدءُ تاریخ مملکتھم، وفیلتہ العربیة لا تحصی کثرة وتدعی بلادہ ایضا بلاد الکمکر ویجاورھم ملک الجزر[1] من احدی جھات مملکتہ وھو ملک کثیر الخیول والابل والجنود ویزعم انّہ لیس فی ملوک العالم اجلّ منہ الّا صاحب اقلیم بابل وھو الاقلیم الرابع وذلک ان ھذا الملک ذو نخوة وصولة علی سائر الملوک وھو مع ذلک مبغض للمسلمین وھو کثیر الفیلة وملکہ[2] علی

---

[1] گوجر ۔ [2] گجرات کا ذکر ہے ۔

لسان من الارض، فی ارضه معادن الذهب والفضّة، و
مبایعاتهم بها، ثم یلی هذ الملك ملك الطافن مودع
لمن حوله من الملوك مکرم للمسلمین ولیست جیوشه
کجیوش من ذکرنا من الملوك، ..... ثم یلی هذ الملك
مملکة رهمی وهذه سمة لملوکهم والاعم من اسمائهم
ویقاتله الجزر وملکه متاخم لملکه ورهمی یحارب البلهری
ایضًا من احد جهات مملکته وهو اکثر جیوشا منه وفیلة
وخیولا من البلهری ومن ملك الجزر ومن ملك الطافن
واذا خرج فی حروبه فرسمه ان یکون فی خمسین الف
فیل ولا یکون حربه الا فی الشتاء لقلّة صبر الفیل علی
العطش وقلة لبثها ..... ومملکة رهمی تعاملهم
بالودع وهو مال البلد وفی بلده العود والذهب والفضّه
والثیاب لیست لغیره دقّةً ورقّةً، ومن بلده یُحمل
الشعر الموصوف بالضُمر الّذی یُتّخذ منه المذاب
بنصب العاج والفضّة الّذی یقوم به الخدم علی رؤس

لہ تاریخ ایلیٹ ج ۱ ص ۳۶۱ میں ہے۔ کہ بظاہر اس سے کوہستان نمک کا علاقہ مراد ہے ۔

۲ غالباً یہ لفظ رام کی صورت ہے۔ اور مراد اس سے آسام کا علاقہ ہے۔ دیکھو تاریخ ایلیٹ ج ۱ ص ۳۶۱ ۔

الملوك فى مجالسها، وفى بلده الحيوان المعروف بالنشان
(المُغلم) وهو الّذى يسميه عوام النّاس بالكركدن
له فى مقدّم جبهته قرنٌ واحد وهو دون الفيل
فى الخِلقة واكبر من الجاموس الى السواد وهو
يجترّ كما تجترّ البقر وغيرها ممّن يجترّ من الحيوان
والفِيَلة تهرب منه وليس فى انواع الحيوان (والله
اعلم) اشدّ منه، وذلك إن اكثر عظامه ضُمّ لا
مَفصِل فى قوائمه لا يَبْرُك ولا ينام وانّما يكون بين
الشجر والآجام يستند اليه عند نومه والهند تاكل
من لحمه وكذلك من فى بلادهم من المسلمين لانّه
نوع من البقر والجواميس من ارض الهند والسند
وهذا النّوع من الحيوان وهو النشان يكون فى اكثر
غابات الهند الّا انّه فى مملكة رهمى اكثر وقرنه
اصفى واحسن .....

ولرهمى فى مملكه برّ وبحر ويلى مملكه ملك لا بحر له
يقال له ملك الكامن واهل مملكته بيض مخرّمو الاذان
لهم فيلة وابل وخيول وحسن وجمال للرجال والنساء
ثمّ بعد هؤلاء ملك القرنج وله برّ وبحر وهو على

الكامن = كامروپ؟

لسان (راس) من البرّ فى البحر يقع الى بلده عنبر كثير وفى بلده فلفل يسير وله فيلة كثيرة وهو ذو باس من الملوك وزهو (الفخر، الكبر) وفخر وزهوه اكثر من قوّته وفخره اكثر من باسه ،

ثمّ يلى هذا الملك ملك الموجه واهل مملكته بيض ذو حسن وجمال غير مخرومى الآذان لهم خيل كثيرة وعدد منيعة (حصين) والمسك فى بلادهم كثير على ما قد منا من غزلانه ووصف ظبائه على ما سلف من هذا الكتاب وهذه الامة تشبه باهل الصين فى لباسهم وبلادهم منيعة (حصون، جبلية) شواهق (مرتفعة) بيض لا يعلم بارض السند والهند وما ذكرنا من هذه الممالك جبال اطول منها ولا امنع ومسكهم موصوف مضاف الى بلادهم يتعارفه البحريون ممن عنى بجمل ذلك وتجميزه وهو المسك المعروف بالموجى

ثمّ يلى ملك الموجه مملكة الماند ولهم مدن كثيرة وعمائر واسعة وجنود عظيمة وملوكهم تستعمل الخدم الخصيان فى عمالات بلدهم من المعادن و جباية (جبنگى، محصول) الاموال والولايات وغيرها كفعل ملوك الصين على حسب ما وصفنا من اخبارهم والماند مجاورون

لمملكة الصين والرسل تختلف بينهم بالهدايا وبينهم
جبال منيعة وعقاب صعبة وللماند البأس العظيم و
البطش الشديد والقوة واذا دخل رسل ملك الماند
مملكة الصين وكل بهم ولم ينزلوا يفتشون فى
فى الارض خوفا ان يقفوا على طرقهم وعوائر بلدهم
لكبرة الماند فى نفوسهم،

قال المسعودى ولمن ذكرنا من الهند والصين
وغيرهم من الامم اخلاق وشيم فى المآكل والمشارب
والمناكح والملابس والعلاج والادوية بالكى بالنار
وغيره .....

من

مقامات

ابی الفضل بدیع الزمان الهمذانی

(م. سنہ ۳۹۸ھ)

ترجمۂ ابو الفضل بدیع الزمان

ابو الفضل احمد بن الحسین بن یحیی بن سعید الھمذانی الحافظ المعروف ببدیع الزمان جن کی نسبت ثعالبی صاحب الیتیمۃ نے لکھا ہے :-

لم یُر وانّ احدا ابلغ مبلغہ من لُبّ الادب و سرّہ وجاء بمثل اعجازہ و سحرہ ولم یُلف نظیرہ فی ذکاء القریحۃ و سرعۃ الخاطر و شرف الطبع وصفاء الذھن وقوۃ النفس فانّہ کان صاحب عجائب و بدائع الغرائب، شاعر مشہور اور کاتب اور لغوی تھے۔ ان کی قوت حافظہ کا یہ حال تھا کہ بقول ابو الحسن البیہقی :-

کان یحفظ خمسین بیتاً بسماع واحد ویؤدّیھا من اوّلھا الی آخرھا وینظرُ فی کتاب نظراً خفیفاً فیحفظ اوراقاً ویؤدّیھا من اوّلھا الی آخرھا،

اسی طرح وہ نہایت سریع الخاطر اور قوی البدیہہ تھے، قال الثعالبی :-

کان یُقترح علیہ عمل قصیدۃ او انشاء رسالۃ فی معنی بدیع فیفرغ منھما فی الوقت والساعۃ وکان ربما یکتب الکتاب المقترح علیہ فیبتدئ بآخر سطرہ ثم ھلُمّ جرّاً الی الاوّل و یخرجہ کاحسن شئ و املحہ وکان مع ذلک مقبول الصورۃ خفیف الروح حسن العشرۃ عظیم الخلق شریف النفس،

وہ احمد بن فارس صاحب المجمل کے شاگردوں میں سے تھے ۳۸۰ھ میں انہوں نے عین نوجوانی میں اپنے وطن ہمذان کو چھوڑا اور صاحب ابن عباد کے دربار میں پہنچے۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ بعد میں وہ جرجان گئے اور وہاں سے ۳۸۲ھ میں نیشاپور میں آئے اور یہاں چار سو مقامے تصنیف کئے۔ یہیں فاضل مشہور استاذ ابوبکر خوارزمی کے ساتھ مناظرہ کیا اور غالب آئے۔ اور اس سبب سے بہت شہرت اور وقعت پائی۔ اس واقع سے ایک سال کے اندر اندر خوارزمی کا انتقال ہوا تو میدان اُن کے لئے بالکل خالی ہوگیا اور

اُنھوں نے خراسان سیستان اور غزنہ کے اکثر شہروں کی سیر کی اور وہاں کے امراء و وزراء نے ان کی بہت قدر دانی کی اور یہ کافی مالدار ہو گئے۔ آخر وہ ہرات میں آ بسے اور وہیں قریباً چالیس برس عمر پاکر ۱۱- جمادی الاولی ۳۹۸ھ کو فوت ہوئے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اُن کو زہر دی گئی۔ مگر ساتھ ہی المحاکمہ جامع رسائل بدیع الزمان سے نقل کیا ہے:-

وسمعت الثقات یحکون انه مات من السکتة وعُجّل دفنه فافاق فی قبره وسُمِعَ صوته باللیل وانه نُبش وقد قبض علی لحیته ومات من هول القبر

ان کی تصنیفات حسب ذیل ہیں:- (۱) رسائل (۲) دیوان (۳) مقامات، یہ سب چھپ چکی ہیں۔

مقامات ہمذانی- اس فن کی پہلی کتاب ہے جو ہم تک پہنچی ہے اور حریری نے اپنے مقامات میں انھی کا تتبع کیا ہے ابو اسحاق حصری نے مقامات ہمذانی کی وجہ تصنیف یوں بیان کی ہے:-

ولمّا رأی [الهمذانی] ابابکر محمد بن الحسن بن درید الازدی اغرب بار بعین حدیثا وذکر انه استنبطها من ینابیع صدره ..... فجاء اکثرها تنبو عن قبوله الطباع ..... عارضه بادبعمائة مقامة فی الکدیة تذوب ظرفا وتقطر حسنا لا مناسبة بین المقامتین لفظا ولا معنی ..... ووقف منا قلتها بین رجلین سمّی احدهما عیسی بن هشام والآخر ابا الفتح الاسکندری وجعلهما ینتهبان دیان الدنر ویتناقشان السعر فی معان تُضحک الحزین وتُحرّک الرصین ..... وربما افرد بعضهما بالحکایة وخصّ احدهما بالروایة،

لفظ مقامہ کی تشریح کے لئے دیکھو لٹریری ہسٹری آف دی عرب ص ۳۲۸۔

حوالے

یتیمة الدھر ۴: ۱۶۷، معجم الادبا ۱: ۹۴، ابن خلکان ۱: ۳۹، آداب اللغة العربیة ۲: ۲۷۵۔

(١) المَقامَةُ القَرِيضِيَّةُ

حَدَّثنا عيسَى بنُ هشامٍ قال طَرَحَتْنِي النَّوَى بِطاحِها
حتَّى اذا وَطِئْتُ جُرْجانَ الأَقصَى فاستظهرتُ على الأيام
بِضِياعٍ أحلتُ فيها يدَ العِمارَةِ وأموالٍ وَقَفْتُها على
التجارةِ وحانوتٍ جَعَلْتُه مَثابةً ورُفقةٍ اتَّخَذْتُهما
صَحابةً وجَعَلْتُ الدَّارَ حاشيَتَيِ النَّهارِ وللحانوتِ
ما بَيْنَهما فجلَسنا يومًا نتذاكرُ القَريضَ وأهلَهُ و
تِلقاءَ ناشابٍ قد جلَس غيرَ بعيدٍ يُنصِتُ وكأنَّه
يَفهَمُ ويَسكتُ وكأنَّهُ لا يَعلَمُ حتَّى اذا مالَ الكلامُ
بنا مَيلَهُ وجَرَّ الجِدالُ فينا ذَيلَه قال قد أصبتُمْ
عُذَيقَهُ. وافَيتُمْ حُذَيلَه ولو شِئتُ لَفَظْتُ وأفصتُ
ولو قُلتُ لأصدَرتُ وأوردتُ ولَجلَوتُ الحقَّ في مَعرِضِ
بَيانٍ يُسمِعُ الصُّمَّ ويُنزِلُ الحُصَمَ فقلتُ يا فاضلُ أدنُ
فقد مَنَّيتَ وهاتِ فقد أُثنيتَ، فَدَنا وقال سَلوني
أُجِبْكُم واسمَعوا عِجبَكُم، فقلنا ما تقولُ في امرِئِ القَيسِ؟
قالَ هو أولُ من وقَفَ بالدِّيارِ وعَرَصاتِها واعتدَى
والطَّيرُ في وُكُناتِها ووَصَفَ الخَيلَ بِصِفاتِها ولم يَقُلِ
الشِّعرَ كاسِبًا ولم يُجِدِ القولَ راغبًا فَفَضَلَ من تَقَدَّمَ

للحيلة لسانُهُ وانتجعَ للرَّغبة بنانُهُ. قلنا فما تقول في
التابعة؟ قال ينسبُ اذا عشقَ ويشلبُ اذا حنقَ ويمدحُ
اذا رغبَ، ويعتذرُ اذا رهبَ ولا يرمي إلّا صائبًا. قلنا
فما تقولُ في زُهَيرٍ؟ قال يُذيبُ الشِّعرَ والشِّعرُ يذيبه
ويدعو القولَ والسِّحرُ يجيبهُ. قلنا فما تقول في طَرَفَةَ؟
قال هُوَ ماءُ الأشعارِ وطِينتُها وكَنزُ القوافي و
مَدِينتُها مات ولم تَظهَرْ أسرارُ دفائنهِ. ولم
تُفتَحْ أغلاقُ خزائنهِ. قلنا فما تقول في جَريرٍ و
الفَرَزدَقِ وأيُّهما أسبق؟ فقال جَريرٌ أرقُّ شِعرًا
وأغزرُ غزرًا. والفَرَزدَقُ أمتنُ صَخرًا وأكثرُ فخرًا.
وجَريرٌ أوجعُ هجوًا وأشرفُ يومًا. والفَرَزدَقُ أكثرُ
رَوِيًّا وأكرمُ قومًا وجَريرٌ اذا نَسَبَ أشجى. واذا
سَلَبَ أردى. واذا مَدَحَ أسنى، والفَرَزدَقُ اذا
افتخرَ أخزى واذا احتقرَ أزرى. واذا وَصَفَ أوفى
قلنا فما تقول في المحدثين من الشعراء والمتقدمين
منهم؟ قال المتقدمون أشرفُ لفظًا، وأكثرُ من المعاني
حظًّا، والمتأخرونَ ألطفُ صَنعًا وأرقُّ نَسجًا قلنا. فلو
أريتَ من أشعارك وَرَويتَ لنا من أخبارك. قال خذهما
في مَعرِضٍ واحدٍ وقال

أما ترونى اتغشى طمرا ... ومنطويا فى الضر أمرا مرا

منطويا على الليالى غمرا ... ملاقيا منها صروفا حمرا

أقصى أمانيّ طلوع الشعرى ... فقد عنينا بالامانى دهرا

وكان هذا الحر أعلى قدرا ... وماء هذا الوجه أغلى سعرا

ضربت للسر قبابا بخضرا ... فى دار دارا وإوان كسرى

فانقلب الدهر لبطن ظهرا ... وعاد عرف العيش عندى نكرا

لم يبق من قرى الا ذكرا ... ثم إلى اليوم هلم جرا

لولا عجوز لى بسر من را ... وأفرخ دون جبال بصرى

قد جلب الدهر عليهم ضرا ... قتلت يا سادة نفسى صبرا

قال عيسى بن هشام فأنلته ما تاح وأعرض عنا فراح، فجعلت أنفيه وأثبته وأنكره وكأنى أعرفه ثم دلتنى عليه ثنايا فقلت الاسكندرى والله! فقد كان فارقنا خشفا وواقانا حلفا. ونهضت على إثره. ثم قبضت على خصره: وقلت ألست بالفتح؟ ألم نربك فينا وليدا ولبثت فينا من عمرك سنين فأتى عجوز لك بسر من را؟ فضحك إلى وقال.

ويحك هذا الزمان زور ... فلا يغرنك الغرور

لا تلتزم حالة ولكن ... در بالليالى كما تدور

(٢) المَقامَةُ الأَزاذِيَّةُ

حَدَّثنا عيسى بنُ هشامٍ. قال كنتُ ببَغْدادَ. وَقْتَ الأَزاذِ. فخرَجْتُ أَعتامُ من أنواعِه لأبتياعَه. فسِرْتُ غيرَ بعيدٍ الى رَجُلٍ قد أخذَ أصنافَ الفَراكِه وصَنَّفَها. وجمعَ أنواعَ الرُّطَب وصَنَّفَها. فقَبَضْتُ من كلِّ شيءٍ أحسَنَهُ. وقَرَضْتُ من كلِّ نوعٍ أجودَهُ، فحينَ جَمعتُ حَواشِيَ الأَزارِ، على تلك الأَزارِ. أخذَتْ عَيناىَ رَجُلاً قد لَفَّ رأسَه ببُرقُعِ حَياءٍ ونَصَبَ جَسَدَهُ وبَسَطَ يدَه، واحتَضَنَ عِيالَهُ. وتَأَبَّطَ أطفالَهُ. وهو يَقول بصوتٍ يَدفَعُ الضَّعفَ فى صَدْرِه والحَرَضَ فى ظَهرِه

وَيْلى على كَفَّينِ من سَوِيقِ ... أو شَحْمةٍ تُضرَبُ بالدَّقيقِ

أو قَصعةٍ تُملأُ من خِرْديقِ ... يَفثأُ عنّا سَطَواتِ الرِّيقِ

يُقيمُنا عن منهَجِ الطَّريقِ ... يا رازِقَ الثَّروةِ بعدَ الضِّيقِ

سَهِّلْ على كَفِّ فتًى لَبيبِ ... ذى نَسَبٍ فى مَجدِه عَريقِ

يَهدِى إلينا قَدَمَ التَّوفيقِ ... يُنقِذُ عَيشى من يدِ التَّرنيقِ

قال عيسى بنُ هشامٍ فأخذْتُ من الكِيسِ أخذَةً ونِلْتُهُ إيّاها. فقال -

يامَنْ حَبانا بجميلِ بِرِّهِ ... أَفْضِ الى اللهِ بِحُسْنِ سِتْرِهِ
واسْتَحْفِظِ اللهَ جميلَ سِتْرِهِ ... إن كان لاطاقةَ لى بشُكْرِهِ
فاللهُ رَبِّى مِن وَرَاءِ أجرِهِ

قال عيسى بنُ هشام . فقلتُ له إن فى الكيسِ فضلاً فابْرُزْ لى عن باطِنِكَ أخْرُجْ إليك عن آخرِهِ فأماطَ لِثامَهُ فاذا والله شيخنا أبو الفتح الاسكندرى فقلتُ وَيحكَ أىُّ داهيةٍ أنت. فقال

أُقَضِّى العُمرَ تَشبيهًا ... على النّاسِ وتَمويهًا
أرَى الأيّامَ لا تَبقَى ... على حالٍ فأُحْكِيها
فيومًا شَرُّها فىَّ ... ويومًا شِرَّتِى فيها

وأنشدَ حاضرَ الوقتِ لنفسهِ .

يا حَريصًا على الغِنَى ... قاعِدًا بالمَراصِدِ
لَستَ فى سَعْيِكَ الذّى ... خُضْتَ فيهِ بقاصِدِ
إنَّ دُنْياكَ هذِهِ ... لستَ فيها بخالِدِ
بَعضُ هذا فإنّما ... أنتَ ساعٍ لِقاعِدِ

(٣) المَقامَةُ البَلْخيّةُ

حَدَّثنا عِيسَى بنُ هِشامٍ ، قال نَهَضْتُ بى الى بَلْخَ تجارةُ البَزِّ فوَرَدْتُها وأنا بعُذْرَةِ الشَّبابِ وبالِ الفَراغِ

وحِلْيَةِ الثَّرْوَةِ لا تُمْتِعُ الا نزهةُ فكرٍ أستفيدُها
أو شُرُودٌ من الكلامِ أصيدُها. فما استأذنَ على
سمعي مسافةَ مُقامي، أفصحُ من كلامي. فلما حنى الفراقُ
بنا قوسَه أو كادَ دخلَ عليَّ شابٌّ في زيٍّ ملءُ العينِ
ولحيةٍ تشوكُ دمَ الأخدعين، وطَرْفٍ قد شربَ
ماءَ الرافدين. ولقيني من البِرِّ والثناء: بما زِدْتُه
في الجزاءِ، ثمَّ قال. أظعنًا تريدُ؟ قلتُ أي والله. فقال
أنصبُ رائدَكَ، ولا ضلَّ قائدُكَ، فمتى عزمتَ؟
فقلتُ غداةَ غدٍ فقال:

صباحُ اللهِ لا صُبحُ الطِّلاقِ وطَيرُ الوصلِ لا طيرُ الفراقِ

فأين تريد؟ فقلتُ الوطنَ. فقال بُلِّغتَ الوَطَنَ وقضيتَ
الوطَرَ فمتى العَودُ؟ فقلتُ القابلَ. فقال طَوَيتَ البَسيطَ
وثَنَيتَ الخَيطَ. فأينَ أنتَ مِنَ الكَرَمِ؟ فقلتُ بحيثُ أردتَ
فقال: إذا أرجعَكَ اللهُ سالمًا من هذا الطريقِ فانتصِبْ
لي عَدُوًّا في بُرْدَةِ صَديقٍ مِن نُجارِ الصُّفْرِ يَدْعو الى
الكُفْرِ، ويَرْفُضُ على الظُّفْرِ كَدائرةِ العَينِ، يَحُطُّ ثِقَلَ
الدَّينِ ويُنافِقُ بوَجْهَينِ، قال عيسى بنُ هشامٍ: فعلِمتُ
أنَّه يَلتَمِسُ دِينارًا فقلتُ لكَ ذلكَ نَقْدًا، ومِثلُه وَعْدًا
فأنشأ يقول:

رَأَيْتَ فيما خَطَبْتُ أعلَى ... لا زِلْتَ لِلمكرُماتِ أهلاً
صَلُبتَ عُوداً ودُمتَ جوداً ... وطُلتَ فرعاً وطِبْتَ أصلاً
لا أستطيعُ العطاءَ حَملاً ... ولا أطيقُ السُّؤالَ ثِقلاً
قَصُرتُ عن مُنتهاكَ ظَنّاً ... وطُلتَ عمّا ظَنَنتُ فِعلاً
يا رُحمةَ الدَّهرِ والمعالي ... لا لَقِيَ الدَّهرُ مِنكَ بُخلاً

قال عيسى بن هشام. فملأتُه الدينارَ وقلت له أين نَبَتُّ هذا الفضل فقال نَمَتْنِي قُرَيشٌ ومُهِّد لِيَ الشَّرف فى بَطْحائِها فقال بَعضُ من حَضَر ألستَ ابا الفتح الاسكندرِيَّ ألم أرَكَ بالعِراق. تَطوفُ فى الأسواق. مُكدِّيًا بالأوراق فأنشأ يقول:

إنَّ لِلّهِ عِباداً ... أخَذُوا العمرَ خَلِيطا
فَهُم يمسونَ أعسـ ... ـرابًا ويُضحون نَبيطا

(٤) المَقامَةُ السِّجِستانيَّة

حَدَّثنا عيسى بن هشامٍ قال حَدَانِي الى سِجِستانَ أَرَبٌ فاقتعَدْتُ طِيَّتَه وامتَطيتُ مَطِيَّتَه واستَخَرْتُ اللهَ فى العَزمِ جَعلتُه أمامى، والحَزْمَ جعلتُه إمامى. حتى هَدانى اليها فوافَيتُ دَرْوَبَها وقد وافتِ الشَّمسُ غُروبَها، واتَّفقَ المَبيتُ حيثُ انتَهيتُ فلما انتُفِضَ

نَصَلُ الصّباح، وبرَزَ جيشُ المِصباح مَشَيتُ الى السّوق
أختارُ منزِلاً فحين انتهيتُ من دائرة البلد الى
نُقطَتِها ومِن قِلادَةِ السّوقِ الى واسِطَتِها، خَرَقَ سمعي
صَوتُ حزين لهُ مِن كلِّ عِرقٍ مَعين فانتحيتُ وَفدَهُ.
حتّى وَقفتُ عِندَهُ فاذا رَجلٌ على فَرَسهِ مختنِقٌ
بنفسهِ قد وَلّاني قَذالَه وهو يقول. من عَرَفني فقد
عَرَفني ومن لم يَعرِفني فأنا أُعَرِّفهُ بنَفسي أنا يالَوَرْ
اليَمن وأُحدوثةُ الزمن، أنا أُدعِيَةُ الرِّجال، و
أُنجيَةُ رَبّاتِ الحِجال، سَلُوا عنّي البِلادَ وحِصُونَها.
والجِبال وحِزونَها، والأَودِيةَ وبطونَها، والبِحارَ و
عيُونَها. والخيلَ ومتُونَها، مَن الذي مَلَكَ أسوارَها،
وعَرَفَ أسرارَها، سَلوا الملوكَ وخزائنَها، والأغلاقَ
ومَعادِنَها، والأُمورَ وبَواطِنَها، والعُلومَ ومَواطِنَها،
والخطوبَ ومَغالِقَها والحُروبَ ومَضايقَها. مَنِ الّذي
أخذَ مختَزَنَها؟ ولم يُؤَدِّ ثمنَها؟ ومَن الذي ملكَ
مفاتيحَها وعَرَفَ مَصالِحَها؟ أنا والله فعلتُ ذلكَ وسَفَرتُ
بين الملوك الصِّنيدِ وكَشَفتُ أستارَ الخطوبِ السُّودِ.
أنا والله شَهِدتُ حتّى مَصارِعَ العشّاقِ، ومَرِضتُ حتّى
لِمَرَضِ الأحداقِ، وهَصَرتُ الغصونَ الناعِماتِ،

واجتنبت وَرْدَ الخدودِ المورّداتِ ونفرت مع
ذلك عن الدنيّات، نفورَ طبعِ الكريم عن وجوهِ اللئام
ونبوتُ عن المخزيات، نبوَّ السمعِ الشريف عن شنيع
الكلام، والآن لما أسفرَ صُبحُ المشيب وعلتني
أُبَّهةُ الكِبَر عمدتُ لاصلاح أمرِ المعادِ، بأعدادِ
الزادِ، فلم أرَ طريقًا أهدى الى الرشادِ، مما أنا
سالكهُ يراني أحدُكم راكبَ فرسٍ، ناثرَ هوسٍ،
يقولُ هذا أبو العجب لا ولكني أبو العجائب عاينتها
وعاينتُها وأمُّ الكبائرِ قاسيتُها وقايستُها، وأخرا لأغلاق
صعبًا وجدتُها، وهونًا أضعتُها، وغاليًا اشتريتُها،
ورخيصًا ابتعتُها، فقد والله صحبتُ لها المواكب و
زاحمتُ المناكب، ورعيتُ الكواكب وأنضيتُ
المراكب دُفعتُ الى مكارهَ نذرتُ معها، ألّا أدخر
عن المسلمين منافعها، ولا بُدّ لي أن أخلعَ ربقةَ
هذه الامانةِ من عُنقي الى أعناقكم وأعرضَ دوائي
هذا في أسواقكم فليشترِ مني من لا يتقذر من
موقفِ العبيد، ولا يأنف من كلمةِ التوحيد، وليصُنه
من انجذبت جدودُه، وسُقيَ بالماء الطاهر عودُه.
قال عيسى بن هشام: فدرتُ الى وجهه لأعلم علمه

فاذا واللهِ شيخُنا أبو الفتح الاسكندريُّ وانتظرتُ إجفالَ النعامةِ بين يديه ثمّ تعرّضتُ فقلتُ كم يُحِلُّ دواؤُكَ هذا؟ فقال يُحِلُّ الكيسَ ما شئتَ. فتركتُه وانصرفتُ،

(٥) المقامةُ الكوفيّةُ

حدّثنا عيسى بنُ هشامٍ: قال: كنتُ وأنا فتيُّ السِّنِّ أشدُّ رحلي لكلِّ عمايةٍ وأركضُ طِرْفي الى كلِّ غوايةٍ: حتى شربتُ من العُمْرِ سائغَه ولبستُ من الدَّهرِ سابغَه: فلمّا صاحَ النهارُ بجانبِ ليلى: وجمعتْ للمعادِ ذيلي: وطِئتُ ظهرَ المروّضةِ: لأداءِ المفروضةِ وصحبني في الطريقِ رفيقٌ لم أُنكرْه من سوءٍ وحسنِ تجالينا، وخبرنا بحالينا، سفرتِ القصّةُ عن أصلٍ كوفيٍّ، ومذهبٍ صوفيٍّ، وسرنا فلمّا احتللنا الكوفةَ ملنا الى دارِه ودخلنا ها وقد يقلَ وجهُ النهارِ وطرّشاربُه ولمّا اعتمضَ جفنُ الليلِ واخضرَّ جانبُه، قرعَ علينا البابَ: فقلنا من القارعُ المنتابُ، فقال وفدُ الليلِ وبريده وفلُّ الجوعِ وطريدُه: وحرُّ قادَه الضرُّ والزمنُ المرُّ وضيفٌ وطؤُه خفيفٌ وضالّتُه رغيفٌ.

وَجَارٌ يَسْتَعِدِّي على الجُوعِ والحَيْبِ المَرْقُوعِ وغَرِيبٌ
أُوقِدَتِ النَّارُ على سَفَرِهِ ونُبِحَ العَوَّاءُ في أَثَرِهِ . و
نُبِذَتْ خَلْفَهُ الحَصَبَاتُ وكُنِسَتْ بَعْدَهُ العَرَصَاتُ
فَنَصُوهُ طَلِيحٌ وعَيْشُهُ تَبْرِيحٌ ومِنْ دُونِ فَرْخَيْهِ مَهَامِهُ
فِيحٌ . قالَ عيسى بْنُ هشامٍ فَقَبَضْتُ مِن كِيسِي قَبْضَةَ
اللَّيْثِ وبَعَثْتُها إليهِ وقلتُ زِدْنِي سُؤَالًا : أَزِدْكَ
نَوَالًا : فقال : ما عُرِضَ عَرْفُ العُودِ على أَحَرَّ مِن نارِ
الجُودِ . ولا لُقِيَ وَفْدُ البِرِّ بأَحْسَنَ مِن بَرِيدِ الشُّكْرِ
ومَنْ مَلَكَ الفَضْلَ فَلِيُؤَاسِ . فَلَنْ يَذْهَبَ العُرْفُ
بينَ اللهِ والنَّاسِ . وأَمَّا أَنْتَ فَحَقَّقَ اللهُ آمالَكَ . و
جَعَلَ اليَدَ العُلْيا لَكَ : قال عيسى بْنُ هِشَامٍ : فَفَتَحْنا
له البابَ وقُلْنا ادْخُلْ فإذا هُوَ واللهِ شَيْخُنا أبو الفَتْحِ
الإسكندرِيُّ فقلتُ يا أبا الفتحِ شَدَّ واللهِ ما بَلَغَتْ
مِنكَ الخَصاصَةُ . وهذا الزِّيُّ خاصَّةً . فتَبَسَّمَ
وأَنشأَ يقول :-

لا يَغُرَّنَّكَ الَّذِي أَنا فِيهِ مِنَ الطَّلَبْ
أَنا فِي ثَرْوَةٍ تُشَقُّ م لها بُرْدَةُ الطَّرَبْ
أَنا لو شِئْتُ لا تَخِذْ تُ سُقُوفًا مِنَ الذَّهَبْ
أَنا طَوْرًا مِنَ النَّبِيطِ وطَوْرًا مِنَ العَرَبْ

(٦) المَقامَةُ الأَسَدِيَّةُ

حَدَّثنا عيسى بنُ هِشامٍ قال: كان يَبْلُغُنى مِن مَقاماتِ الإسكندَرِيِّ ومَقالاتِهِ ما يَصْغَى إليهِ النَّفُورُ، ويَنْتَفِضُ لَهُ العُصْفُورُ ويُرْوِي لنا مِن شِعْرِهِ ما يَمْتَزِجُ بأجزاءِ النَّفْسِ رِقَّةً، ويَغْمُضُ عن أوْهامِ الكَهَنَةِ دِقَّةً، وأنا أسألُ اللهَ بَقاءَهُ، حتّى أُرْزَقَ لِقاءَهُ وأتَعَجَّبُ مِن قُعودِ هِمَّتِهِ بحالَتِهِ. مع حُسْنِ آلَتِهِ. وقد ضَرَبَ الدَّهرُ شُؤُنَهُ، بأسْدادٍ دُونَهُ. وهَلُمَّ جَرًّا الى أنِ اتَّفَقَتْ لى حاجَةٌ بحِمْصَ. فَشَحَذْتُ اليها الجَوْجَسَ. فى صُحْبَةِ أفرادٍ كنُجُومِ اللَّيلِ أحْلاسِ ظُهُورِ الخَيْلِ. وأخَذْنا الطَّرِيقَ نَنْتَهِبُ مَسافَتَهُ. ونَسْتأصِلُ شأفَتَهُ. ولمّا نَزَلْ نَفْرِي أسْنِمَةَ النِّجادِ بتلكَ الجِيادِ. حتّى صِرْنَ كالعِصِيِّ ورَجَعْنَ كالقِسِيِّ وتاحَ لنا وادٍ فى سَفْحِ جَبَلٍ ذى أُلاءٍ وأُثْلٍ كالعَذارَى يُسَرْحِنَ الضَّفائِرَ، ويَنْشُرْنَ الغَدائِرَ. ومالَتِ الهاجِرَةُ بنا اليها ونَزَلْنا نَغُوِّرُ ونَغُورُ ورَبَطْنا الأفْراسَ بالأمْراسِ ومِلْنا مع النَّعاسِ. فما راعَنا إلّا صَهِيلُ الخَيلِ. ونَظَرْتُ إلى فَرَسى وقد أرْهَفَ أُذُنَيْهِ، وطَمَحَ

بعَينيهِ يَجُذُّ قُوَى الحَبْلِ بِمشافِرِه ويَخُدُّ خَدَّ الأَرْضِ
بحَوافِرِه. ثُمَّ اضطَرَبتِ الخَيلُ فأَرسَلتِ الأَبوالَ. و
قَطَّعتِ الحِبالَ. وأَخَذَتْ نَحْوَ الجِبالِ. وطارَ كُلُّ واحِدٍ
مِنّا الى سلاحِهِ فاذا السَّبُعُ فى فَرْوَةِ الموتِ قد طَلَعَ
مِن غابِه. مُنتَفِخًا فى إِهابِه. كاشِرًا عن أَنيابِه. بِطْنُه
قد مُلِئَ صَلَفًا. وأَنفٌ قد حُشِيَ أَنَفًا. وصَدْرٌ لا يَبْرَحُه
القَلْبُ ولا يَسْكُنُهُ الرُّعبُ. وقُلنا خَطْبٌ مُلِمٌّ. وحادِثٌ
مُهِمٌّ. وتَبادَرَ اليهِ مِن سُرْعانِ الرُّفْقَةِ فَتَى
أَخضَرُ الجِلْدَةِ فى بَيتِ العَرَبْ يَمْلَأُ الدَّلْوَ إلى عَقْدِ الكَرَبْ
بِقَلْبٍ سَاقَهُ قَدَرُ. وسَيفٍ كُلُّهُ أَثَرُ ومَلَكَتْهُ سَورَةُ الأَسَدِ
فخانَتْهُ أَرضٌ قَدَمِه. حتّى سَقَطَ لِيَدِه وفَمِه وتَجاوَزَ
الأَسَدُ مَصْرَعَهُ. الى مَن كان مَعَهُ. ودَعا الحَينُ أَخاهُ
بِمِثْلِ ما دَعاهُ، فَصارَ اليهِ، وعَقَلَ الرُّعبُ يَدَيْهِ
فأَخَذَ أَرْضَهُ، وافتَرَشَ اللَّيثُ صَدْرَهُ. ولَكِنّي رَمَيتُهُ
بِعِمامَتى وشَغَلتُ فَمَهُ، حتّى حَقَنتُ دَمَهُ، وقامَ
الفَتَى فَوَجَأَ بَطْنَهُ حتّى هَلَكَ الفَتَى مِن خَوْفِه،
والأَسَدُ لِلوَجْأَةِ فى جَوْفِه. ونَهَضْنا فى أَثَرِ الخَيلِ فَتَألَّفْنا
مِنها ما ثَبَتَ، وتَرَكْنا مِنها ما أَفْلَتَ، وعُدْنا الى الرَّفيقِ
لِنُجَهِّزَه

× لمغتر من الحيوان منها الاسد ۲
يزول
بچارہ
نجہیز و تکفین

فلمّا حثَونا التُّرابَ فوقَ رفيقِنا جزِعْنا وجزِعْنا ولكنْ أتى ساعةٍ بمجزَعِ

وعُدْنا إلى الفلاةِ، وهَبَطْنا أرضَها وسِرْنا حتّى اذا ضَمَرَتِ المَزادُ، ونَفِدَ الزّادُ أو كادَ يُدرِكُه النَّفادُ، ولم نُمْلِكِ الذّهابَ ولا الرُّجوعَ، وخِفْنا القاتِلَيْنِ الظَّمأَ والجُوعَ، عَنَّ لنا فارِسٌ فَصَمَدْنا صَمْدَهُ وقَصَدْنا قَصْدَهُ ولَمّا بَلَغَنا نَزَلَ عَنْ حُرِّ فَرَسِهِ يَنْقُشُ الأرضَ بشَفَتَيْهِ ويُلْقِي التُّرابَ بيَدَيْهِ، وعَمَدَني مِن بَيْنِ الجَماعَةِ فقَبَّلَ رِكابي وتَحَرَّمَ بجَنابي، ونَظَرْتُ فاذا هُوَ وَجْهٌ يَبْرُقُ بَرْقَ العارِضِ المُتَهَلِّلِ، وقَوامٌ مَتى ما تَرَقَّ العَينُ فيهِ تَسَهَّلِ، وعارِضٌ قد اخضَرَّ، وشارِبٌ قد طَرَّ، وساعِدٌ مُلآنُ، وقَضيبُ رَيّانُ، وبِجارٌ تُرْكِيٌّ، وزِيٌّ مَلَكِيٌّ، فقُلْنا مالَكَ لا أبالَكَ، فقالَ: أنا عَبدُ بَعضِ المُلوكِ هَمَّ مِن قَتْلي بِهَمٍّ فَهِمْتُ الى وَجْهي الى حيثُ تَراني، وشَهِدَتْ شَواهِدُ حالِهِ. على صِدْقِ مقالِهِ، ثُمَّ قالَ: أنا اليَومَ عَبْدُكَ، ومالي مالُكَ، فقلتُ: بُشْرى لَكَ وبِكَ أُدّاكَ سَيْرُكَ الى فِناءٍ رَحْبٍ، وعَيْشٍ رَطْبٍ. وهَنَّأَتْني الجَماعَةُ وجَعَلَ يَنْظُرُ فَتَقْتُلُنا ألحاظُه. ويَنْطِقُ فَتَفْتِنُنا ألفاظُهُ فقالَ: يا سادَةُ انَّ في سَفْحِ الجَبَلِ عَيْنًا وقد رَكِبْتُم فَلاةً

عَوْرَاءَ فخذُوا مِن هُنالِكَ الماءَ. فلوَيْنا الأَعِنَّةَ الى
حَيثُ أشارَ وبَلغناهُ وقد صهرتِ الهاجرةُ الأبدانَ
وركِبَ الجَنادِبُ الصِيدانَ فقال: ألا تقيلون فى هذا
الظِّلِّ الرَّحيبِ. على هذا الماءِ العَذْبِ. فقُلنا: أنتَ
وذاكَ. فنَزلَ عن فرسِه وحَلَّ مِنطَقتَهُ. ونَحَّى
قُرطَقتَهُ فما استترَ عنّا إلّا بغلالةٍ تَمَّ على بَدَنِه.
فَما شَكَكْنا أنَّهُ خاصَمَ الولدانَ. ففارَقَ الجِنانَ. و
هَرَبَ مِن رِضوانَ. وعَمَدَ الى السُّروجِ فحَطَّها والى
الأفراسِ فحَشَّها. والى الأَمكِنةِ فرَشَّها. وقد
حارَتِ البَصائرُ فيهِ. ووَقفتِ الأبصارُ عليهِ. فقلتُ
يا فتى ما ألطَفَكَ فى الخِدمةِ. وأحسَنَكَ فى الجُملةِ
فالويلُ لمن فارَقتَهُ. وطُوبى لمن رافَقتَهُ. فكيفَ
شُكرُ اللهِ على النِعمةِ بكَ. فقال. ما سَتَرونَهُ مِنّى
أكثرُ مِمّا تُعجِبُكُم خِفَّتى فى الخِدمةِ. وحسنى فى الجُملةِ
فكيفَ لو رأيتُمونى فى الرُّفقةِ. أُريكُم مِن حِذقى طَرَفًا
لِتَزدادُوا بى شَغَفًا. فقُلنا: هاتِ، فعَمَدَ الى قَوسِ أحَدِنا
فأَوتَرَهُ وفوقَ سَهمًا فرَماهُ فى السَّماءِ، وأتبَعَهُ بآخَرَ
فشَقَّهُ فى الهَواءِ، وقال سأُريكُم نَوعًا آخَرَ ثُمَّ عَمَدَ الى
كِنانَتى فأخَذَها والى قَوسى فعَلاهُ ورَمى أحَدَنا بسَهمٍ

شعار يلبس تحت الثوب

التى القى بها الخشب

خشبة من جلد او خشب تجعل فيها السهام

أثبتُه في صدرِه، وآخرَ طيرةً من ظهرِه، فقلتُ:
ويحكَ ما تصنعُ، قال: اسكتْ يا لُكَعُ، واللهِ لَيشدَّنَّ
كلُّ منكم يدَ رفيقِه، أو لأغصنَّه بريقِه، فلم نَدْرِ
ما نصنعُ وإذا سُنامُ مربوطةٌ، وسُروجُنا محطوطةٌ
وأسلحتُنا بعيدةٌ وهو راكبٌ ونحنُ رجّالةٌ والقوسُ في
يدِه يبرشقُ بها النُّطهورَ. ويمشُقُ بها البُطونَ والصُّدورَ
وحينَ رأينا الجِدَّ. أخذنا القِدَّ فشدَدْنا بعضَنا وبقيتُ
وحدي لا أجدُ مَن يشدُّ يدي، فقال: اخرجْ إليَّ ثيابَكَ
عن ثيابِكَ فخرجتُ ثم نزلَ عن فرسِه وجعلَ يضيعُ
الواحدَ منّا بعدَ الآخرِ، ويُنزعُ ثيابَه وصارَ إليَّ وعليَّ
خُفّانِ جديدانِ. فقال: اخلعهما لا أُمَّ لكَ. فقلتُ
هذا خُفٌّ لبستُه رطْبًا فليس يمكنني نزعُه. فقال
عليَّ خلعُه. ثم دنا إليَّ لينزعَ الخُفَّ ومددتُ يدي
إلى سكّينٍ كانَ معي في الخُفِّ وهو في شغلِه فأثبتُّه في
بطنِه. وابنتُه من متنِه. فما زادَ على فمِ فغرِه. و
ألقمتُه حجرَه. وقمتُ إلى أصحابي فحلّلتُ أيديَهم
وتوزّعنا سلبَ القتيلَيْنِ وأدركنا الرفيقَ وقد عادَ
بنفسِه. وصارَ لِرَمسِه. وصِرنا إلى الطريقِ ووردنا
حمصَ بعدَ ليالٍ خمسٍ. فلمّا انتهينا إلى فُرضةٍ من

سُوقِها رَأَينا رَجُلاً قد قامَ على رَأْسِ ابنٍ وبُنيَّةٍ بجَوابٍ وعُصَيَّةٍ وهو يقولُ :

رَحِمَ اللهُ مَن حَشَا ... فِي جِرَابِي مَكارِمَهْ
رَحِمَ اللهُ مَن رَنا ... لِسَعيدٍ و فاطِمَهْ
انهُ خادِمٌ لكُمْ ... وهيَ لا شَكَّ خادِمَهْ

قالَ عيسى بنُ هِشامٍ فقلتُ انَّ هذا الرَّجُلَ هو الاسكندريّ الَّذي سَمِعتُ بهِ وسألتُ عنهُ فاذا هو هو فَدَنَوتُ اليهِ وقلتُ : احْتَكِمْ حُكْمَكَ .

فقال : دِرْهَمٌ . فقلتُ :

لَكَ دِرْهَمٌ فِي مِثْلِهِ ... مادامَ يُسْعِدُنِي النَّفَسْ
فاحْسُبْ حِسابَكَ والتَّمِسْ ... كَيْما أُنِيلَ المُلْتَمَسْ

وقلتُ له : دِرْهَمٌ فِي اثْنَيْنِ فِي ثَلاثَةٍ فِي أَرْبَعَةٍ فِي خَمْسَةٍ حتَّى انْتَهَيْتُ الى العِشْرِينَ : ثُمَّ قُلتُ : كَمْ مَعَكَ قالَ : عِشْرُونَ رَغِيفًا فأَمَرْتُ له بها وقلت : لا نَصْرَ مَعَ الخِذْلانِ ولا حِيلَةَ مع الحِرْمانِ .

(٧) المَقامَةُ الغَيْلانِيَّةُ

حَدَّثنا عِيسى بنُ هِشامٍ قال : بَينا نحنُ بجُرْجانَ فِي مُجْتَمَعٍ لنا نَتَحَدَّثُ ومَعَنا يومَئِذٍ رَجُلٌ العَرَبِ حِفظًا

وروايةً وهو عِصمة بن بَدْرٍ الفَزارِيّ فأفضى بنا الكلام
الى ذِكرِ مَن أعرَضَ عَن خَصمِهِ احتِقاراً حتّى ذكرنا
الصَّلَتانَ العَبدِيَّ والبَعيثَ وما كان مِن احتِقارِ جريرٍ
والفَرزدَقِ لهما. فقال عِصمة: سأُحَدِّثُكم بما
شاهَدَتْه عَيني ولا أُحَدِّثُكم عن غيري بَينما أنا
أسيرُ في بلادِ تميمٍ مُرتحِلاً نَجيبةً وقائِداً جَنيبةً عَنّ
لي راكِبٌ على أُورِقِ جَعدِ اللِّغامِ فحادَ إليّ حتّى اذا صَكَّ
بالشَّبَحِ رَفَعَ صَوتَه بالسَّلامِ عليكَ. فقلت: وعليكَ
السَّلامُ ورَحمةُ اللهِ وبَرَكاتُه مَنِ الرّاكِبُ الجَهيرُ الكلامِ
المُحيّي بتَحيّةِ الاسلامِ. فقال: أنا غَيلانُ بن عُقبةَ. فقلت:
مرحبًا بالكَريمِ حَسَبُه. الشَّهيرِ نَسَبُه. السّائِرِ مَنطِقُه
فقال: رَحُبَ وادِيكَ وعَزَّ نادِيكَ: فَمَنْ أنتَ فقلت:
عِصمةُ بن بَدْرٍ الفَزارِيّ، قال حَيّاكَ اللهُ نِعمَ
الصَّديقُ والصّاحِبُ والرَّفيقُ. وسِرنا فلمّا هَجَرْنا قال
ألا نَغوِرُ يا عِصمةُ فقد صَهَرَتنا الشَّمسُ. فقلت: أنتَ
وذاكَ فمِلنا الى شَجَراتٍ أَلاءٍ كأنَّهنَّ عَذارَى مُتَبَرِّجاتٌ
قد نَشَرْنَ غَدائِرَهنَّ. لأثلاثٍ تَناوَحْنَ فحَطَطْنا
رِحالَنا ونِلْنا من الطَّعامِ وكان ذو الرُّمّةِ زَهيدَ الأكلِ
وصَلَّينا بَعدُ وآلَ كلُّ واحِدٍ مِنّا الى ظِلِّ أثلةٍ يُريدُ

× البابرتي لعله هاد
متنبك ف

صح الذي لوته لون الرمل
م زبد افواه الابل
اللعاب ف

المرسل

منظرات نزهتها

الفائلة وأضطجع ذو الرُّمَّةِ وأرَدْتُ أن أصنعَ مِثلَ
صنيعِهِ فولّيتُ طَهرِيَ الأرضَ، وعيناي لا يَملِكُهما
نومٌ، فنظرتُ غيرَ بعيدٍ الى ناقةٍ كَوُماءَ قد
ضحيتُ وغَنيطُها مُلقًى واذا رَجُلٌ قائمٌ يكلأُها
كأنّهُ عَسيفٌ أو أسيفٌ فلهيتُ عنهما وما أنا
والسُّؤالَ عمّا لا يَعنيني ونام ذو الرُّمَّةِ غِرارًا ثمّ
انتبهَ وكان ذلك في أيّامِ مُهاجاتِهِ لِذلكَ المُرّيِّ
فرفعَ عقيرتَهُ وأنشدَ يقولُ :

أمِن مَيَّةَ الطَّلَلُ الدّارِسُ ... أُلِمَّ به العاصفُ الرّامِسُ
فلم يَبقَ إلّا شَجيجُ القَذالِ ... ومُستَوقَدٌ مالُهُ قابِسُ
وحَوضٌ تَثلَّمَ من جانبيهِ ... ومُحتَفِلٌ دارِسٌ طامِسُ
وعَهدي بهِ وبهِ سَكنُهُ ... ومَيَّةُ والأنسُ والآنِسُ
كأنّي بِمَيَّةَ مُستَنفِرٌ ... غَزالًا تَراءى لهُ عاطِسُ
اذا اجتَثَّها رَدَّني عابِسٌ ... رَقيبٌ عليها لها حارِسُ
ستأتي امرَأَ القَيسِ مأثورةٌ ... يُغَنّي بها العابِرُ الجالِسُ
ألم تَرَ أنّ امرَأَ القَيسِ قد ... أُلِمَّ بهِ داؤُهُ النّاجِسُ
هُمُ القَومُ لا يالَلُونَ الهِجاءَ ... وهَل يأثَمُ الحَجَرُ اليابِسُ
فما لهُمُ في العُلا راكِبٌ ... ولا لهُمُ في الوَغى فارِسُ
ممَرْطَلَةٌ في حِياضِ الملامِ ... كما دَعَسَ الأدَمُ الدّاعِسُ

إذا طَمَعَ النَّاسُ لِلمَكْرُمَاتِ فَطَرْفُهُمُ المُطْرِقُ النَّاعِسُ
تَعَافُ الأَكَارِمِ إِصْهَارَهُمْ فَكُلُّ أَيَامَاهُمُ عَانِسُ

فَلَمَّا بَلَغَ هذا البَيْتَ تَنَبَّهَ ذَالِكَ النَّائِمُ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ: أَذُو الرُّمَّةِ يَمْنَعُنِي النَّوْمَ بِشِعْرٍ غَيْرِ مُتَّقَفٍ وَلَا سَائِرٍ فَقُلْتُ: يَا غُلَامُ مَنْ هذا فَقَالَ: الفَرَزْدَقُ وَحَيِّ ذُو الرُّمَّةِ فَقَالَ:

وَأَمَّا مُجَاشِعٌ الأَرْذَلُونَ + نَ فَلَمْ يَسْقِ مَنْبِتُهُمْ رَاجِسُ
سَيَعْقِلُهُمْ عَنْ مَسَاعِي الكِرَامِ عِقَالٌ وَيَحْبِسُهُمْ حَابِسُ

فَقُلْتُ: الآنَ يَشْرَقُ فَيَثُورُ وَيَعُمُّ هذا وَقَبِيلَتَهُ بِالهِجَاءِ فَوَاللهِ مَا زَادَ الفَرَزْدَقُ عَلَى أَنْ قَالَ: قُبِّحْتَ لَكَ يَا ذَا الرُّمَّةِ أَتَعَرَّضُ لِمِثْلِي بِمِقْوَالٍ مُنْتَحِلٍ ثُمَّ عَادَ فِي نَوْمِهِ كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ شَيْئًا وَسَارَ ذُو الرُّمَّةِ وَسِرْتُ مَعَهُ وَإِنِّي لَأَرَى فِيهِ انْكِسَارًا حَتَّى افْتَرَقْنَا.

(٨) المَقَامَةُ الأَذَرْبِيجَانِيَّةُ

قَالَ عِيسَى بْنُ هِشَامٍ: لَمَّا نَطَقَتْنِي الغِنَى بِفَاضِلِ ذَيْلِهَا اتَّهَمْتُ بِمَالٍ سَلَبْتُهُ أَوْ كَنْزٍ أَصَبْتُهُ. فَحَفَزَنِي اللَّيْلُ، وَسَرَتْ بِي الخَيْلُ، وَسَلَكْتُ فِي هَرَبِي مَسَالِكَ لَمْ يَرُضْهَا السَّيْرُ، وَلَا اهْتَدَتْ إِلَيْهَا الطَّيْرُ حَتَّى طَوَيْتُ

أَرْضَ المَرْعَبِ وتَجاوَزْتُ حَدَّهُ وصِرْتُ إلى حِمَى الأَمْنِ
ووَجَدْتُ بَرْدَهُ وبَلَغْتُ أُذَرَ بِيجانَ وقد خَفِيَتِ الرَّواحِلُ
وأَكَلَّتْها المَراحِلُ ولَمَّا بَلَغْتُها
نَزَلْنا على أَنَّ المُقامَ ثَلاثَةٌ فَطابَتْ لنا حتَّى أَقَمْنا بها شَهْرا
فَبَيْنا أنا يومًا في بَعْضِ أَسْواقِها إذ طَلَعَ رَجُلٌ بِرُكْوَةٍ
قد اعْتَضَدَها. وعَصًا قد اعْتَمَدَها. ودَنِيَّةً قد
تَقَلَّصَها. وفُوطَةٍ قد تَطَلَّسَها. فرَفَعَ عَقِيرَتَهُ وقال:
اللَّهُمَّ يا مُبْدِئَ الأَشْياءِ ومُعِيدَها ومُحْيِيَ العِظامِ
ومُبِيدَها. وخالِقَ المِصْباحِ ومُدِيرَهُ. ومُناسِقَ
الأَرْصادِ ومُثِيرَهُ ومُوصِلَ الآلاءِ سابِغَةً عَلَيْنا.
ومُمْسِكَ السَّماءِ أَنْ تَقَعَ عَلَيْنا. وبارِئَ النَّسَمِ
أَزْواجًا. وجاعِلَ الشَّمْسِ سِراجًا والسَّماءِ سَقْفًا
والأَرْضِ فِراشًا. وجاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا والنَّهارِ مَعاشًا.
ومُنْشِئَ السَّحابِ ثِقالًا. ومُرْسِلَ الصَّواعِقِ نِكالًا.
وعالِمَ ما فَوْقَ النُّجُومِ. وما تَحْتَ التُّخُومِ. أَسْأَلُكَ
الصَّلاةَ على سَيِّدِ المُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وآلِهِ الطَّاهِرِينَ
وأَنْ تُعِينَنِي على الغُرْبَةِ أَنْتِي حَبْلَها. وعلى العُسْرَةِ
أَعْدُ وظِلَّها. وأَنْ تُسَهِّلَ لي على يَدَيْ مَنْ فَطَرْتَهُ
الفِطْرَةَ. وأَطْلَعْتَهُ الطُّهْرَةَ. وسَعِدَ بالدِّينِ المَتِينِ.

ولم نَجِمْ عن الحقِّ المُبينِ. راحِلَةً تَطْوِي هذا الطَّريقَ. و
زادًا يَسَعُنِي والرَّفيقَ. قال عيسى بنُ هِشامٍ: فناجَيتُ نَفْسِي
بأنَّ هذا الرَّجلَ أفصَحُ مِن إسكندرِيّنا أبي الفتحِ والتَفتُّ
لِفْتَةً فاذا هو واللهِ أبو الفَتحِ. فقلتُ: يا أبا الفتحِ بَلَغَ
هذا الأرضَ كَيْدُكَ. وانتهى الى هذا الشِّعْبِ صيدُكَ
فأنشأ يقول:

الطريق في الجبل

أنا جَوَّالُ الفَلا (الوافر) البِلادِ * وجَوَّابُ الأُفُقْ
أنا خُبْرُوقَةُ الزَّما * نِ وعمَّارَةُ الطُّرُقْ
لا تَلُمْنِي لِكَ الرَّشا * دُ على كُدْيَتِي وذُقْ

(٩) المَقامَةُ الجُرْجانِيَّةُ

حدَّثنا عيسى بنُ هِشامٍ قال. بَينا نحنُ بجُرْجانَ في مَجمَعٍ
لنا نتحدَّثُ وما فينا إلّا مِنّا، إذ وقفَ علينا رَجُلٌ
لَيسَ بالطَّويلِ المُتمَدِّدِ، ولا القَصيرِ المُتَرَدِّدِ، كَثُّ
العُثْنُونِ يَعلوهُ رَوْعُ صُفارٍ في أطمارٍ، فافتَتَحَ الكلامَ
بالسَّلامِ، وتَحيَّةِ الإسلامِ. فقُلنا وأوْلَيناهُ
جَزيلًا، فقال: يا قومُ إنِّي امرُؤٌ مِن أهلِ الإسكندريَّةِ
مِنَ الثُّغورِ الأُمَوِيَّةِ، نَمَتْنِي سُلَيمٌ ورَحَبَتْ بي عَبْسٌ
جُبْتُ الآفاقَ، وتَقَصَّيتُ العِراقَ، وجُبْتُ البَدْوَ والحَضَرَ

ودارى ربيعة ومضر، ماهُنْتُ، حيثُ كنتُ فلا يزيرين بى عندكم ما ترونه من سملى وأطماري فلقد كنا والله من أهل ثمٍ ورمتٍ. نرعى لدى الصباح. ونغنى عند الرواح.

وفينا مقاماتٌ حسانٌ وجوهُهم
وأندية ينتابها القولُ والفعلُ
على مكثريهم رزقُ من يعتريهم
وعند المقلين السماحةُ والبذلُ

ثم انّ الدهر يا قوم قلب لى من بينهم ظهر المجن. فاغمضتُ بالنوم السمر. وبالاقامة السفر تترامى بى المراحى. وتهادى بى الموامى. وقلعتنى حوادث الزمن قلع الصمغة. فأصبح وأمسى أنفى من الراحة وأعرى من صفحة الوليد. وأصبحت فارغ الفناء. صفر الاناء. مالى الا كابة الاسفار. ومعاقرة السفار. أعالى الفقر. وأمانى القفر. فراشى المدر ووسادى الحجر.

بآمدَ مرّةً وبرأسِ عينٍ وأحيانًا بميّا فارقيناه
ليلةً بالشآم ثمّت بالاهـ ـواز رحلى وليلةً بالعراقِ
فما زالت النوى تطرحُ بى كلّ مطرحٍ حتّى وطئتُ بلادَ

الجَمْرِ وأَحَلَّتنى بَلَدَ هَمَذانَ . فَقبلَنِي أَحْيَاؤُها، وأشرَبَتْ
إِلَيَّ أَحِبَّاؤُها ، ولكِنِّي مِلْتُ لأعظَمِهِم جَفْنَةً وأَرْهَدِهِم
حَفْوَةً : فنَشَبْتُ على يَفَاعٍ إذا النِّيرانُ أُلْبِسَتِ القِنَاعا
فوَطَّأَ لِي مَضْجَعًا ، ومَهَّدَ لِي مَهْجَعًا ، فَإِنْ وَنَى لِي ونِيَّةٌ
هَبَّ لِي ابنٌ كأَنَّهُ سيفُ يَمَانٍ، أو هِلَالٌ بَدَا فِي غَيْرِ
قَتَامٍ ، وأَوْلانِي نِعَمًا ضَاقَ عَنْهَا قَدَرِي ، واتَّسَعَ بِهَا صَدْرِي
أَوَّلُهَا فَرْشُ الدَّارِ ، وآخِرُهَا أَلْفُ دِينَارٍ ، فَمَا طَيَّرَ ثُنْيَ
الأَنِعَمُ ، حَيْثُ تَوَالَتْ ، والدِّيَمُ لَمَّا انْثَالَتْ ، فَطَلَعْتُ عَنْ
هَمَذَانَ طُلُوعَ الشَّارِدِ ، ونَفَرْتُ نِفَارَ الآبِدِ ، أُفْرِي
المَسَالِكَ وأَقْتَفِرُ المَهَالِكَ ، وأُعَانِي المَمَالِكَ ، على أَنِّي خَلَّفْتُ
أُمَّ مَثْوَايَ ونُغْلُولَايَ كأَنَّهُ دُمْلُجٌ مِن فِضَّةٍ نَبِهٌ فِي مَلْعَبٍ مِن عَذَارَى الحَيِّ مَفْصُومُ
وقد هَبَّتْ بِي اليكُمْ رِيحُ الاحْتِيَاجِ . ونَسِيمُ الانْفِلَاجِ .
فانْظُرُوا رَحِمَكُمُ اللهُ لِنَهْضٍ مِنَ الأَنْقَاضِ مَهْزُولٍ .
هَدَّتْهُ الحَاجَةُ . وكَدَّتْهُ الفَاقَةُ :
أَخَا سَفَرٍ جَوَّابِ أَرْضٍ تَقَاذَفَتْ
بِهِ فَلَوَاتٌ فَهْوَ أَشْعَثُ أَغْبَرُ
جَعَلَ اللهُ الخَيْرَ عَلَيْكُمْ دَلِيلًا . ولا جَعَلَ لِلشَّرِّ إِلَيْكُمْ سَبِيلًا

قال عيسى بن هشام: فرقّتْ والله له القلوب. واغرورقت لِلُطفِ كلامِه العيون. ونِلْنا منه ما تاح في ذلك الوقت. وأعرض عنّا حامداً لنا. فتبعتُه فاذا هو والله شيخنا أبو الفتح الاسكندري.

(١٠) المقامة الاصفهانية

حدّثنا عيسى بن هشام قال: كنتُ بأصفهان أعتزم المسير إلى الرّي. فحللتُها حلول الفيّ. أتوقّع القافلة كلّ لمحة. وأترقّب الرّاحلة كلّ صبحة. فلمّا حتّمها توقّعتُه نودي للصّلاة نداءً سمعتُه. وتعيّن فرضُ الاجابة. فانسللتُ من بين الصّحابة. أغتنم الجماعة أدركها. وأخشى فوت القافلة أثرُكها. لكنّي استحثثتُ ببركات الصّلاة. على وعثاء الفلاة فصرتُ الى أوّل الصّفوف ومثلتُ للوقوف، وتقدّم الامام الى المحراب، فقرأ فاتحة الكتاب، بقراءة حمزة، مدّة وهمزه. وبي العمّ المقيم المقعد في فوت القافلة، والبعد عن الرّاحلة، وأتبع الفاتحة الواقعة، وأنا أتصلّى نار الصّبر وأتصلّب، وأتقلّى على جمر الغيظ وأتقلّب، وليس الا السّكوت والصّبر، أو الكلام والقبر لما عرفت

مِن خُشُونَةِ القَوْمِ فِي ذٰلِكَ المَقامِ، أَنْ لَوْ قُطِعَتِ الصَّلاةُ
دُونَ السَّلامِ، فَوَقَفْتُ لِقَدَمِ النَّصْرِ وَرَةٍ عَلَى تِلْكَ الصُّورَةِ
إِلَى انْتِهاءِ السُّورَةِ، وَقَدْ قَنَطْتُ مِنَ القافِلَةِ، وَأَيِسْتُ
مِنَ الرَّحْلِ وَالرَّاحِلَةِ، ثُمَّ حَنَى قَوْسَهُ لِلرُّكُوعِ بِنَوْعٍ
مِنَ الخُشُوعِ، وَضَرْبٍ مِنَ الخُضُوعِ، لَمْ أَعْهَدْهُ مِنْ
قَبْلُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَيَدَهُ وَقالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
وَقامَ حَتّٰى ما شَكَكْتُ أَنَّهُ قَدْ نامَ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَمِينِهِ
وَأَكَبَّ لِجَبِينِهِ، ثُمَّ انْكَبَّ لِوَجْهِهِ. وَرَفَعْتُ رَأْسِي
أَنْتَهِزُ فُرْصَةً، فَلَمْ أَرَ بَيْنَ الصُّفُوفِ فُرْجَةً، فَعُدْتُ
إِلَى السُّجُودِ، حَتّٰى كَبَّرَ لِلْقُعُودِ، وَقامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثّانِيَةِ
فَقَرَأَ الفاتِحَةَ وَالقارِعَةَ قِراءَةً اسْتَوْفَى بِها عُمُرَ السّاعَةِ
وَاسْتَنْزَفَ أَرْواحَ الجَماعَةِ، فَلَمّا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ، وَأَقْبَلَ
عَلَى التَّشَهُّدِ بِلَحْيَيْهِ. وَمالَ إِلَى التَّحِيَّةِ بِأَخْدَعَيْهِ.
وَقُلْتُ قَدْ سَهَّلَ اللّٰهُ المَخْرَجَ. وَقَرَّبَ الفَرَجَ. قامَ رَجُلٌ
وَقالَ: مَنْ كانَ مِنْكُمْ يُحِبُّ الصَّحابَةَ وَالجَماعَةَ.
فَلْيَعْزِنِي سَمْعَهُ ساعَةً. قالَ عِيسَى بْنُ هِشامٍ: فَلَزِمْتُ
أَرْخِي. صِيانَةً لِعِرْضِي. فَقالَ: حَقِيقٌ عَلَيَّ أَنْ لا أَقُولَ
غَيْرَ الحَقِّ. وَلا أَشْهَدَ إِلّا بِالصِّدْقِ. قَدْ جِئْتُكُمْ بِبِشارَةٍ
مِنْ نَبِيِّكُمْ لِكَيْ لا أُؤَدِّيَها حَتّٰى يُطَهِّرَ اللّٰهُ هٰذَا المَسْجِدَ

مِن كُلِّ نَذْلٍ يَجْحَدُ نُبُوَّتَهُ. قال عيسى بنُ هِشامٍ:
فَرَبَطَنِي بالقُيُودِ. وشَدَّنِي بالحِبالِ السُّودِ. ثُمَّ قال:
رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في المَنامِ. كالشَّمْسِ
تحتَ الغَمامِ، والبَدْرِ لَيْلَ التَّمامِ، يَسيرُ والنُّجُومُ
تَتْبَعُهُ، ويَسْحَبُ الذَّيلَ والمَلائِكَةُ تَرْفَعُهُ. ثُمَّ عَلَّمَنِي
دُعاءً أوصاني أن أُعَلِّمَ ذلكَ أُمَّتَهُ. فكَتَبْتُهُ على هٰذهِ
الأَوْراقِ بِخَلُوقٍ ومِسْكٍ، وزَعْفَرانٍ وسُكٍّ، فَمَنِ
اسْتَوْهَبَهُ مِنِّي وَهَبْتُهُ، ومَنْ رَدَّ على ثَمَنِ القِرْطاسِ
أَخَذْتُهُ. قال عيسى بنُ هِشامٍ: فلقَدِ انْثالَتْ عليهِ
الدَّراهِمُ حتّى حيَّرَتْهُ وخَرَجَ فَتبِعْتُهُ مُتَعَجِّبًا مِن
حِذْقِهِ بِزَرْقِهِ، وتَحَيُّلِهِ برِزْقِهِ، وهَمَمْتُ بِمَسْأَلَتِهِ
عن حالِهِ فأَمْسَكْتُ، وبِمُكالَمَتِهِ فَسَكَتُّ، وتَأَمَّلْتُ
فَصاحَتَهُ في وَقاحَتِهِ، ومَلاحَتَهُ في اسْتِماحَتِهِ، ورَبْطَهُ
النّاسَ بِحِيلَتِهِ، وأَخْذَهُ المالَ بوَسِيلَتِهِ، ونَظَرْتُ
فإذا هو أبو الفَتْحِ الإسكندَرِيُّ، فقلتُ: كيفَ اهْتَدَيْتَ
إلى هٰذهِ الحِيلَةِ فتبَسَّمَ وأنشأ يقولُ:

النّاسُ حُمْرٌ فَحُوزُ — وابْزُزْ عليهِم وبَزِّزْ
حتّى إذا نِلْتَ مِنهُم — ما تَشْتَهِيهِ فَفُرْ وَزِرْ

من

كِتَاب المِلَل والنِّحَل

لمُحمّد الشهرستانى

(م. سنة ٥٤٨ هـ)

مِنْ كُلِّ نَذْلٍ يَجْحَدُ نُبُوَّتَهُ. قال عيسى بنُ هِشامٍ:
فَرَبَطَنِي بالقُيُودِ. وشَدَّنِي بالحِبالِ السُّودِ. ثُمَّ قال:
رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ في المَنامِ. كالشَّمْسِ
تحتَ الغَمامِ، والبَدْرِ لَيْلَ التَّمامِ، يَسِيرُ والنُّجُومُ
تَتْبَعُهُ، ويَسْحَبُ الذَّيلَ والمَلائِكَةُ تَرْفَعُهُ، ثُمَّ عَلَّمَنِي
دُعاءً أوصانِي أن أُعَلِّمَ ذلكَ أُمَّتَهُ. فكَتَبْتُهُ على هٰذهِ
الأَوْراقِ بِخَلُوقٍ ومِسْكٍ، وزَعْفَرانٍ وسُلَّيٍّ، فَمَنِ
اسْتَوْهَبَهُ مِنِّي وَهَبْتُهُ، ومَنْ رَدَّ على ثَمَنِ القِرْطاسِ
أَخَذْتُهُ. قال عِيسى بنُ هِشامٍ: فلقَدِ انْثالَتْ عليهِ
الدَّراهِمُ حتّى حَيَّرَتْهُ وخَرَجَ فَتَبِعْتُهُ مُتَعَجِّبًا مِنْ
حِذْقِهِ بِزَرْقِهِ، وتَمَثُّلِ رِزْقِهِ، وهَمَمْتُ بِمَسْأَلَتِهِ
عن حالِهِ فأَمْسَكْتُ، وبِمُكالَمَتِهِ فَسَكَتُّ، وتَأَمَّلْتُ
فَصاحَتَهُ في وَقاحَتِهِ، ومَلاحَتَهُ في اسْتِماحَتِهِ، ورَبْطَهُ
النّاسَ بِحِيلَتِهِ، وأَخْذَهُ المالَ بوَسِيلَتِهِ، ونَظَرْتُ
فإذا هو أبو الفَتْحِ الإسكندَرِيُّ، فقلتُ: كيفَ اهْتَدَيْتَ
إلى هذهِ الحِيلَةِ فتَبَسَّمَ وأنشأ يقولُ:

النّاسُ حُمْرٌ فَحُوزُ | وانْزُ عليهِم وبَزِّ
حتّى إذا نِلْتَ مِنهُم | ما تَشْتَهِيهِ فَفِرَّ

من

كِتَاب المِلَل و النِّحَل

لمُحمّد الشهرستانى

(م. سنة ٥٤٨ هـ)

وکلا جواباً من المسائل الشریعۃ واللہ اعلم بحالہ" (معجم البلدان)
اسی طرح سمعانی نے لکھا ہے "کان متہما بالمیل الی اھل القلاع یعنی الاسمٰعیلیہ والدعوۃ الیہم والنصرۃ لطآئفہم"
یہ عبارت علامہ سبکی نے شہرستانی کے ترجمہ میں سمعانی سے نقل کی اور لکھا ہے "وما ادری این ذلک لا بن السمعانی فان تصانیف ابی الفتح دالۃ علی خلاف ذلک" پھر کہا ہے کہ شاید یہ عبارت الحاقی ہو مگر خود ہی ترجمہ مذکور کے آخر میں صاحب الکافی کا قول دیا ہے کہ وہ بھی سمعانی کے قول کے قریب ہے،

امام علی بن زید بیہقی نے کہ وہ بھی شہرستانی کے معاصروں میں سے ہیں لکھا ہے - وکان یصنف تفسیرا ویأوّل الآیات علی قوانین الشریعۃ والحکمۃ وغیرھا فقلت ھٰذا عدول عن الصواب، لا یفسّر القرآن الّا باقاویل السّلف من الصحابۃ والتابعین والحکمۃ بمعزلٍ عن تفسیر القرآن وتأویلہٖ خصوصا ما کنت تأوّلہ ولا تجمع بین الشریعۃ والحکمۃ احسن مما جمعہ الامام الغزالی [الغزالی] رحمہ اللہ فامتلأ من ذلک غضبا"۔

بغداد سے واپس آکر شہرستانی نے اپنے وطن شہرستان کا قیام اختیار کیا، اور وہیں ۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء میں فوت ہوئے - بقول بیہقی وہ سلطان سنجر سلجوقی کے مقربان بارگاہ اور اصحاب سریر میں سے تھے،

اسی مصنف نے لکھا ہے کہ شہرستانی نے بیس سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں، ان میں سے کتاب الملل والنحل نے سب سے زیادہ شہرت پائی اور یورپ اور مصر میں چھپ چکی ہے۔ اس کے علاوہ نہایۃ الاقدام فی علم الکلام ان کی ایک اور کتاب یورپ میں زیر طبع ہے۔ مصارعات الفلاسفۃ اور تاریخ الحکماء بھی انہی کی تصانیف میں سے ہیں اور اُن کے نسخوں کا پتہ چلتا ہے۔

کارا ڈاوو (Cara de Vaux) نے کتاب الملل کا حال انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں بہت اچھا دیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ کتاب جو ۵۲۱ھ میں تصنیف ہوئی۔ عربوں کے فلسفیانہ لٹریچر کی بلند پایہ کتابوں میں سے ہے، مصنف نے ایک مفصل مقدمہ کے بعد اُن فرقہ ہائے دینیہ و فلسفیہ سے بحث کی ہے جن کے معتقدات سے اُس کو واقفیت میسر آسکی ہے۔ اُس نے اُن کو مذہب سنت و جماعت سے قرب و بُعد کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ پہلے ارباب دیانات مسلمین کو لیا ہے (مثلاً معتزلہ خوارج، شیعہ، باطنیہ وغیرہ کو) پھر اہل کتاب (نصاریٰ و یہود) کو پھر مجوس و ثنویہ و مانویہ (مَن لہٗ شُبہَۃ کتاب) کو پھر اہل الاہواء والنحل (مثلاً صابئہ) کو پھر فلاسفہ یونان (و متأخرین فلاسفۂ اسلام) کو اور آخر میں پہلے جاہلی عربوں کے آراء کو بیان کیا ہے پھر آراء ہند کا ذکر کیا ہے۔

شہرستانی کی ذہنیت فلسفیانہ ہے۔ اُن کو صرف خیالات سے دلچسپی ہے اسی لئے سوانح شخصیہ کتابوں کے ناموں ترتیب تاریخی اور سنین کا ذکر

ان کی کتاب میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ مذاہب کی تجزی میں اُنہوں نے دقتِ نظر کا ثبوت دیا ہے اور دیگر مذاہب کے عقاید کو عموماً من و عن بیان کیا ہے[1]، مُصنّف نے معتزلہ، شیعہ، ثنویہ اور صابئہ پر جو کچھ لکھا ہے وہ کتاب کا بہترین حصّہ ہے، خصوصاً معتزلہ پر کہ اس فرقے کے حالات کے اہم مآخذ میں یہ کتاب ہے یا علّامہ ایجی کی کتاب، خوارج اور مرجیہ کا حال بھی اُنہوں نے دلچسپ لکھا ہے مگر اسمٰعیلیہ اور باطنیہ اور یہود کا ذکر اس کتاب میں بہت مختصر ہے، وہ عیسائیوں کے صرف تین فرقوں سے واقف تھے،

آراء الہند کی ذیل میں اُنہوں نے بعض عجیب عجیب باتیں لکھی ہیں، عام طور پر عرب مصنّفین کو ہندوستان کے متعلق اچھے معلومات حاصل نہ تھے۔ مگر بُدھ مت کی نفسیات (سائیکلوجی) اور معتقدات پر، بودیستوں، بُدھ کے اوتاروں اور ہندوؤں کی بعض رسموں (مثلاً گائی بُوجا، پاک دریاؤں میں اشنان کرنے، مذہبی خودکشی وغیرہ وغیرہ) پر اُنہوں نے چند صحیح اور مفید شذرے لکھے ہیں۔

حوالے

تتمہ صِوَان الحکمۃ (بیہقی) ترجمہ نمبر ۸۶، ابن خلکان (۱: ۴۸۲)، معجم البلدان (طبع یورپ) (۳: ۳۴۳)، سبکی (۴: ۷۸ و ۳۰۵)، تاریخ ادب اللغۃ العربیہ (۳: ۹۹)، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (بذیل الشہرستانی)

[1] کتاب کے آخر میں مصنف نے لکھا ہے: ھٰذا ما وجدتہ من مقالات اھل العالم و نقلتہ علی ما وجدتہ۔

آراء العرب فى الجاهليّة

قد ذكرنا فى صدر هذا الكتاب انّ العرب والهند يتقاربان على مذهب واحد واجملنا القول فيه حيث كانت المقارنة بين الفريقين والمقاربة بين الأمّتين مقصورة على اعتبار خواصّ الاشياء والحكم باحكام الماهيّات والغالب عليهم الفطرة والطبع وان الرّوم والعجم يتقاربان على مذهب واحدٍ حيث كانت المقاربة مقصورة على اعتبار كيفيات الاشياء والحكم باحكام الطبائع والغالب عليهم الاكتساب والجهدُ والآن نذكر اقاويل العرب فى الجاهلية ونعقبها بذكر اقاويل الهند وقبل ان نشرع فى مذاهبهم نريدُ ان نذكر حُكمَ البيت العتيق قدّسه الله وفضّل ذلك على البيوت المبنيّة فى العالم فانّ منها ما بُنى على دين الحق قبلةً للنّاس ومنها ما بُنى على الرّأى الباطل فتنةً للنّاس وقد وَرَدَ فى التنزيل إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِى بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وقد اختلفت الرّوايات فى اوّل مَن بناهُ قيل انّ آدم لما اهبط الى الارض وقع الى سَرَنْدِيبَ من ارض الهند وكان يتردد فى الارض متحيّرا بين فقدانِ زوجته ووجدانِ توبته

حتى وافى حوّاء عليهما السلام بجبل الرحمة من عرفات
وعرفها وصار الى ارض مكة ودعا وتضرّع الى الله تعالى
حتى يأذن له فى بناء بيت تكون قبلة لصلاته ومطافا
لعبادته كما كان قد عُهِدَ فى السماء من البيت المعمور الذى
هو مطاف الملائكة ومزار الروحانيين فانزل الله تعالى
عليه مثال ذلك البيت على شكل سُرادِق الخيمة من نور فوضعه
مكان البيت وكان يتوجه اليه ويطوف به ثم لما
تُوُفِّىَ تولّى وصيُّهُ شيث عليه السلام بناءَ البيت من
الحجر والطين على الشكل المذكور حذو القذة بالقذة
والنعل بالنعل ثم خرب ذلك بطوفان نوح عليه السلام
وامتدّ الزمان حتى غيض الماء وقُضِىَ الامرُ وانتهت النوبة
الى الخليل ابراهيم عليه السلام وحمل هاجر الى الموضع
المبارك وولادة اسمعيل هناك ونشوه وتربيته ثمة
وعرد ابراهيم اليه واجتماعه به فى بناء البيت وذلك
قوله تعالى وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ
وَإِسْمَاعِيلُ فرفعا قواعد البيت على مقتضى اشارة الوحى
مراعيًا فيه جميع المناسبات التى بينها وبين البيت
المعمور وشرعا المناسك والمشاعر محفوظًا فيها جميع
المناسبات التى بينها وبين الشرع الاخير وتقبّل الله

حذو القذة بالقذة: القذة ريش السهم، والمعنى: على نفس الشكل والمقدار بلا زيادة ولا نقصان.

ذلك منهما وبقي الشرف والتعظيم الى زماننا والى يوم القيامة
دلالة على حسن القبول فاختلف آراء العرب في ذلك واول
من وضع فيه الاصنام عمرو بن لحي لما ساد قومه بمكة واستولى
على امر البيت ثم صار الى مدينة البلقاء بالشام فراى
قوما يعبدون الاصنام فسألهم عنها فقالوا هذه ارباب
اتخذناها على شكل الهياكل العلوية والاشخاص البشرية
نستنصر بها فننصر ونستسقي فنسقى فاعجبه ذلك وطلب
منهم صنما من اصنامهم فدفعوا اليه هبل فصار به
الى مكة ووضعه في الكعبة وكان معه اساف ونائلة
على شكل زوجين فدعا الناس الى تعظيمها والتقرب
اليهما والتوسل بهما الى الله تعالى وكان ذلك في اول
ملك شابور ذي الاكتاف الى ان اظهر الله الاسلام و
اخرجت وابطلت وبهذا انكشف كذب من قال ان بيت
الله الحرام انما هو بيت نزحل بناء البانى الاول على
طوالع معلومة واتصالات مقبولة وسماه بيت نزحل
ولهذا المعنى اقترن الدوام به بقاء والتعظيم له لقاء
لان نزحل يدل على البقاء وطول العمر اكثر مما يدل
عليه سائر الكواكب وهذا خطأ لان البناء الاول كان مستندا
الى الوحي على يدي اصحاب الوحي ثم اعلم ان البيوت تنقسم

الى بيوت الاصنام وبيوت النيران وقد ذكرنا مواضع التى
كان بيوت النيران ثمّة فى مقالات المجوس فامّا بيوت
الاصنام الّتى كانت للعرب والهند فهى البيوت السبعة
المعروفة المبنيّة على السبع الكواكب فمنها ما كانت فيها
اصنام فحوّلت الى النيران ومنها مالم تحوّل ولقد كان بين
اصحاب الاصنام واصحاب النيران مخالفات كثيرة و
الامر دُوَل فيما بينهم وكان كلّ مَن استولى وقهر غيّر البيت
الى مشاعر مذهبه ودينه فمنها بيت فارس على رأس
جبل باصفهان على ثلث فراسخ كانت فيه اصنام الى ان
اخرجها كشتاسف الملك لمّا تمجّس وجعله بيت نار و
منها البيت الّذى بمولتان من ارض الهند فيه اصنام لم
تغيّر ولم تبدّل ومنها بيت سَدُوسان من ارض الهند
ايضًا وفيه اصنام كبيرة كثيرة العجب والهنديانون
البيتين فى اوقات من السّنة حجًّا وقصدًا اليهما ومنها
النُّوبَهار الّذى بناه مَنُوجِهر بمدينة بلخ على اسم القمر
فلما ظهر الاسلام خرّبه اهل بلخ ومنها بيت غُمْدان الّذى
بمدينة صنعاء اليمن بناه الضحاك على اسم الزُّهرة وخرّبه
عُثمان ذو النورين ومنها بيت كاوَسان بناه كاوُس
الملك بناءً عجيبًا على اسم الشمس بمدينة فَرْغانة وخرّبه

المعتصم ٭

هم الذين ينكرون وجود او صفات الباري تعالى

واعلم ان العرب اصناف شتى فمنهم معطّلة ومنهم محصّلة نوع تحصيل ٭

مُعطّلةُ العرب

وهي اصناف فصنف منهم انكروا الخالق والبعث و الاعادة وقالوا بالطبع المُحيي والدهر المُفني وهم الّذين اخبر عنهم القرآن المجيد: وَقالوا مَا هِيَ إِلَّا حَيٰوتُنَا الدُّنيَا نَمُوتُ وَنَحيَىٰ اشارة الى الطبائع المحسوسة في العالم السفلي وقصراً للحيوة والموت على تركّبها وتحلّلها فالجامع هو الطبع والمهلك هو الدّهر وَمَا يُهلِكُنَا إِلَّا الدَّهرُ وَمَا لَهُم بِذٰلِكَ مِن عِلمٍ إِن هُم إِلَّا يَظُنُّونَ فاستدلّ عليهم بضرورات فكرية وآيات فطرية في كم اية وكم سورة فقال تعالى: أَوَلَم يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِم مِن جِنَّةٍ إِن هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ أَوَلَم يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ و قَالَ أَوَلَم يَرَوا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وقال: قُل أَئِنَّكُم لَتَكفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الأَرضَ فِي يَومَينِ وقال: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم فاثبت الدلالة الضرورية من الخلق على الخالق وانه قادر على الكمال ابداءً واعادةً

وصنف منهم اقروا بالخالق وابتداء الخلق والابداع
وانكروا البعث والاعادة وهم الذين اخبر عنهم القرآن:
وضرب لنا مثلا ونسي خلقه قال من يحيي العظام وهي رميم، فاستدل عليهم بالنشاءة الاولى اذ اعترفوا
بالخلق الاول فقال: قل يحييها الذي انشأها اول مرة
وقال: افعيينا بالخلق الاول بل هم في لبس من خلق
جديد، وصنف منهم اقروا بالخالق وابتداء الخلق
ونوع من الاعادة وانكروا الرسل وعبدوا الاصنام و
زعموا انهم شفعاؤهم عند الله في الاخرة وحجوا
اليها ونحروا لها الهدايا وقربوا القرابين وتقربوا
اليها بالمناسك والمشاعر واحلوا وحرموا وهم الدهماء
من العرب الا شرذمة منهم نذكرهم وهم الذين
اخبر عنهم التنزيل: وقالوا مال هذا الرسول يأكل
الطعام ويمشي في الاسواق الى قوله ان تتبعون الا
رجلا مسحورا فاستدل عليهم بان المرسلين كانوا
كلهم كذلك قال الله: وما ارسلنا قبلك من المرسلين
الا انهم ليأكلون الطعام ويمشون في الاسواق،
وشبهات العرب كانت مقصورة على هاتين الشبهتين
احدهما انكار البعث بعث الاجساد والثانية جحد

البعثِ بعثِ الرُّسلِ فعلى الاولى قالوا: أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَئِنَّا لَمَبْعُوثُونَ أَوَ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ الى امثالِها من الآيات وعبّروا عن ذلك فى اشعارهم فقال بعضهم :-

حَيْوةٌ ثُمَّ موتٌ ثُمَّ نشرٌ
حديثُ خُرافةٍ يا امَّ عمرٍو

ولبعضهم[1] فى مرثية اهل بيت المشركين :

فَمَاذَا بالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى[2] تُكَلَّلُ بالسَّنَامِ
يُخَبِّرُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَى
وكيف حيوةُ اصداءٍ وهَامِ

ومن العرب من يعتقد التناسخ فيقول اذا ماتَ الانسان او قُتل اجتمع دم الدماغ واجزاء منه فانتصب طيرًا هامةً فيرجع الى رأس القبر كل مائة سنة، وعن هذا انكر عليهم الرسول [كل ذلك] فقال لا هَامَةَ ولا عَدْوَى ولا صَفَرَ واما على الشبهة الثانية كان انكارُهم لبعث الرسول فى

[1] لسان (٧: ٣٠) میں شاعر کا نام ابن سوءاۃ دیا ہے مگر ابن ہشام ص ٣٥٣ پر اس کا نام ابوبکر بن الاسود یا شداد بن الاسود ہے۔

[2] الشِّيزَى شجرة تتخذ منه الجفان واراد بالجفان اربابها الذين كانوا يُطعمون فيها وتُقتلوا ببدر، وأُلقوا فى القليب فهو يريد بهم وسمى الجفان شيزى باسم اصلهم، وقال ابو عبيدة: الشيزى شجرة يقال له الآبنوس ويقال الساسم (لسان)۔

الصورة البشرية اشدّ واصرارهم على ذلك ابلغ واخبر عنهم التنزيل: وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَى إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا، فمن كان يعترف بالملائكة كان يريد ان يأتي ملك من السماء وقالوا لولا أُنْزِلَ عليه مَلَكٌ، ومن كان لا يعترف بهم كان يقول: الشفيع والوسيلة منّا الى الله تعالى هو الاصنام المنصوبة، امّا الامر والشريعة من الله الينا فهو المُنْكَر عندهم فيعبدون الاصنام التي هي الوسائل وُدًّا وسُوَاعًا ويَغُوثَ ويَعُوقَ ونَسْرًا، وكان وُدٌّ لكلب وهو بدومة الجندل وسُواع لهُذَيل وكانوا يحجّون اليه وينحرون له و يَغُوث لِمَذْحِج ولقبائل من اليمن ونَسْر لذى الكَلاع بارضِ حِمْيَر ويَعُوق لهَمْدان واما اللات فكانت لثقيف بالطائف والعُزّى لقريش وجميع بنى كِنانة وقوم من بنى سُلَيم ومَنَاة للأَوس والخَزْرَج وغسّان وهُبَل اعظم اصنامها عندهم وكان على ظَهْرِ الكعبة وإِساف ونائِلَة على الصَفَا والمَرْوَة وضعهما عَمْرو بن لُحَيّ وكان يذبح عليهما تجاه الكعبة (اى متوجها الى الكعبة) ويزعموا انهما كانا من جُرْهُم اساف بن عمرو ونائِلة بنت سهل ففجرا (زنيا) في الكعبة فمُسِخا حَجَرَيْن وقيل لا بل كانا صنمين جاء بهما عمرو بن

لہ ان بتوں کے حالات ابن کلبی کی کتاب الاصنام (طبع قاہرہ سنہ ۱۹۲۴ء) میں مفصل دیئے ہیں۔

لُحَيّ فوضعهما على الصفا وكان[1] لبنى مِلكان بن كِنانة صنم يقال له سَعْد وهُوالّذى يقول فيه قائلهم

أَتَيْنَا الى سَعْدٍ لِيَجْمَعَ شَمْلَنَا
فَشَتَّتَنَا سَعْدٌ فَلا نحن مِن سَعْدِ!
وهل سَعْدٌ الّا صخرةٌ بِتَنُوفَةٍ
من الارض لا يَدْعُو لِغَيٍّ ولا رُشْدِ

وكانت العرب إذا لَبَّتْ وهَلَّلَتْ قالت:

لَبَّيْكَ اللّهُمَّ! لَبَّيْكَ!
لَبَّيْكَ! لا شَرِيكَ لَكَ! الّا شريكٌ هُوَ لَكَ!
تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ!"

ومن العرب من كان يميل الى اليهودية ومنهم من كان يميل الى النصرانية ومنهم من يَصْبُوا الى الصابئة و يعتقد فى الانواء اعتقادَ المنجّمين فى السيّارات حتّى لا يتحرّك ولا يسكن ولا يسافر ولا يقيم الّا بنَوْء من الانواء ويقولُ مُطِرْنا بِنَوْء كذا، ومنهم من يصبُوا الى الملائكة فيعبدهم بل كانوا يعبدون الجنّ ويعتقدون فيهم انّهم بنات الله.

المُحَصّلة من العرب

اعلم ان العرب فى الجاهلية كانت على ثلثة انواع من

[1] دیکھو ابن ہشام ص ۵۳

العلوم احدها علم الانساب والتواريخ والاديان ويعدّونه
نوعًا شريفًا خصوصًا معرفة انساب اجداد النبى عليه السلام
والاطلاع على ذلك النور الوارد من صلب ابراهيم الى اسمٰعيل
وتواصله فى ذرّيته الى ان ظهر بعض الظهور فى آسار بن عبد
المطلب سيد الوادى سنىّ المجد وسجد له الفيل الاعظم وعليه
قصّة اصحاب الفيل وببركة ذلك النور دفع الله تعالى شرّ
ابرهة وارسل عليهم طيرًا ابابيل وببركة ذلك النور رأى
تلك الرؤيا فى تعريف موضع زمزم ووجدان الغزالة والسيوف
التى دفنها جرهم وببركة ذلك النور ألهم عبد المطلب
النذر الذى نذر فى ذبح العاشر من اولاده وبه افتخر النبى
عليه السلام حين قال انا ابن الذبيحين اراد بالذبيح الاوّل
اسمٰعيل وهو اوّل من انخدر اليه النور فاختفى وبالذبيح
الثانى عبد الله بن عبد المطلب وهو آخر من انخدر اليه
النور فظهر كلّ الظهور وببركة ذلك النور كان عبد المطلب
يامر اولاده بترك الظلم والبغى ويحثّهم على مكارم الاخلاق
وينهاهم عن دنيّات الامور وببركة ذلك النور قد سُلّم اليه
النظر فى حكومات العرب والحكم فى خصومات المتخاصمين
فكان يُوضع له وسادة عند الملتزم فيستند الى الكعبة
وينظر فى حكومات القوم وببركة ذلك النور قال لابرهة

ابابيل
احد له و
يل متتابعة
خ

[1] ويكفوا ابن هشام ص ٩١ بعد

انّ لهذا البيت ربًّا يذبّ عنه ويحفظه وفيه قال وقد صعد جبل ابى قبيس

لاهمّ انّ المرء يمنع رحله فامنع حلالك
لا يغلبنّ صليبهم ومحالهم غدوًا محالك
ان كنت تاركهم وكعبتنا فامر ما بدا لك

وببركة ذلك النور كان يقول فى وصاياه ان لن يخرج من الدّنيا ظلوم حتى ينتقم الله منه وتصيبه عقوبة الى ان هلك رجلٌ ظلومٌ حتف انفه لم تصبه عقوبة فقيل لعبد المطلب فى ذلك ففكّر وقال والله انّ وراء هذا الدار دارًا يجزى فيها المحسن باحسانه ويعاقب المسئ باساءته ،

ومما يدلّ على اثباته المبدأ والمعاد انه كان يضرب بالقداح على ابنه عبد الله ويقول

يا ربّ انت الملك المحمود - وانت ربّى المبدئ المعيد
من عندك الطارف والتليد

ومما يدلّ على معرفته بحال الرسالة وشرف النبوّة انّ اهل مكّة لما اصابهم ذلك الجدب العظيم وامسك السحاب

لعلّ تار محرف او حتف انفه اى من غير قتل والاظهر ان على فراشه، اخذ الموت ع خ

لـه اى من يحلّ بك، الحلال فى هذا البيت القوم الحلول فى المكان الحلال ايضًا متاع البيت ،

لـه الكيد والقوّة ،

عنهم سنتين امر ابا طالب ابنه ان يحضر المصطفى عليه السلام
وهو رضيع فى قماط فوضعه على يديه واستقبل الكعبة و
رماه الى السماء وقال يارب بحق هذا الغلام ورماه ثانيا
وثالثا وكان يقول بحق هذا الغلام اسقنا غيثا مغيثا دائما
هطلا فلم يلبث ساعة الى ان طبق السحاب وجه السماء
وامطر حتى خافوا على المسجد وانشأ ابو طالب ذلك الشعر
اللامى الذى منه

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ... ثمال اليتامى عصمة للارامل
يطيف به الهلاك من آل هاشم ... فهم عنده فى نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله يزرى محمدا ... ولما نطاعن دونه ونناضل
ونسلمه حتى نصرع حوله ... ونذهل عن ابنائنا والحلائل

.....

واما النوع الثانى من العلوم هو الرؤيا وكان ابو بكر رضى
الله عنه ممن يعبر الرؤيا فى الجاهلية ويصيب فيرجعون
اليه ويستخبرون عنه . والنوع الثالث علم الانواء وذلك
مما يتولاه الكهنة والقافة منهم وعن هذا قال عليه
السلام من قال مطرنا بنوء كذا فقد كفر بما انزل الله
على محمد ومن العرب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر
وينتظر النبوة وكانت لهم سنن وشرائع قد ذكرناها لانها

نوع تحصيل فممّن كان يعرف النور الظاهر والنسب الطاهر
ويعتقد الدين الحنيفيّ وينتظر المقدم النبوى زيد بن
عمرو بن نُفَيل كان يُسنِدُ ظهرَه الى الكعبة ثم يقول: ايّها
النّاس هَلُمّوا الىّ فانّه لم يبق على دين ابراهيم احدٌ
غيرى وسمع أُميّة بن ابى الصّلت يومًا ينشد

كلّ دين يوم القيمة عند الله الّا دين الحنيفة زور

فقال له صدقتَ وقال زيد ايضًا

فلن تكون لنفسى منك واقية ... يوم الحساب اذا ما يُجمَعُ البَشَرُ

ومن كان يعتقد التوحيد ويُؤمِنُ بيوم الحساب قُسّ
بن ساعِدَة الايادىّ قال فى مواعظه: كلّا وربّ الكعبة
ليعودنّ ما أبادَ ولئن ذهب ليعودنّ يومًا وقال ايضًا كلّا
بل هو الله إلهٌ واحد ليس بمولودٍ ولا والدٍ أعاد وابدأ
واليه المآبُ غدًا وانشأ فى معنى الاعادة

يا باكى الموت والاموات فى جَدَثٍ ... عليهم من بقايا بَزّهم خِرَقُ
دَعهُم فانّ لهم يومًا يُصاح بهم ... كما يُنبّهُ من نوماته الصَّعِقُ
حتّى يجيئوا بحالٍ غير حالهم ... خَلقٌ مضى ثمّ هذا بعد ذا خُلُقُ
منهم عُراةٌ وموتَى فى ثيابهم ... منها الجديدُ ومنها الأَورَقُ الخَلَقُ

ومنهم عامر بن الظّرب العدوانىّ كان من حكماء العرب
وخطبائهم وله وصيّة طويلة يقول فى آخرها انّى ما رأيتُ

شيئًا قطّ خلق نفسه ولا رأيت موضوعًا الّا مصنوعًا ولا
جائيًا الّا ذاهبًا ولو كان يميت الناس الداء لاحياهم الدواء
ثمّ قال انّى ارى امورًا شتّى وحتّى قيل له وما حتّى قال حتّى
يرجع الميّت حيًّا ويعود اللّاشئ شيئًا ولذلك خلقت
السموت والارض فتولّوا عنه ذاهبين وقال ويل امّها
صيحة لو كان من يقبلها وكان قد حرّم الخمر على نفسه
فيمن حرّمها وقال فيه شعرًا

ان اشرب الخمر اشربها للذّتها ... وان ادعها فانّى ماقت قالى
لولا اللّذاذة والفتيان لم ارها ... ولا راتنى الّا من مدى الغال
سالة للفتى ماليس فى يده ... ذهّابة بعقول القوم والمال
اقسمت بالله اسقيها واشربها ... حتّى يفرّق ترب الارض وصالى

وممّن قد كان حرّم الخمر فى الجاهلية قيس بن عاصم
التميمى وصفوان بن اميّة بن محرّث الكنانى وعفيف
بن معدى كرب الكندى قالوا فيها اشعارًا وقال الاسلوم اليامى
وقد حرّم الزنا والخمر شعرًا

سالمت قومى بعد طول مضاضة ... والسّلم ابقى فى الامور واعرف
وتركت شرب الرّاح وهى اثيرة ... والمومسات وترك ذلك اشرف
وعففت عنه يا اميم تكرّمًا ... وكذاك يفعل ذو الحجى المتعفف

---

١ لسان العرب ٢ : ٤٢١ ٢ محبوبه

وممّن كان يؤمن بالخالق عزّ وجلّ و بخلق آدم عليه السّلام عبدٌ لِطابِخَة بن الثعلب بن وَبَرَة مِن قُضاعة وقال فيه :—

أَدعُوك يا رَبّي بِمَا انت اهله
دعاءَ غريقٍ قد تَشَبَّثَ بالعِصَمْ
لانّك اهل الحمدِ والخيرِ كُلِّه
وذو الطَّولِ لم تَبخَل بسُخطٍ ولم تُلِمْ
وانت الّذى لم يُحيِه الدَّهرُ ثانِيًا
ولم يرعَبدٌ منك فى صالحٍ رَحِمْ
وانت القديم الاوّل الماجد الّذى
تبدّأت خلق النّاس فى الزمن القِدَم

ومن هولاء عُمَيرُ بن ابى سُلمَى كان يمتّ بالغَضاة و قد اَوْرَقَتْ بعد يُبس فيقول لولا ان تسبّنى العرب لآمنت ان الّذى احياكَ بعد يبس سَيُحيِى العِظام وهى رَمِيم ثمّ آمن بعد ذلك وقال فى قصيدته الّتى اوّلها: أَمِنْ أُمّ

اَوْفَى دِمْنَةٌ لَم تَكَلَّمِ
بُخَيْرٌ فيُوضَعُ فى كتابٍ فيُدَّخَرْ
ليوم الحساب او يُعَجَّل فيُنتَقَمِ

ومنهم عَلَاق بن شِهاب التميمى كان يؤمن بالله ويوم الحساب وفيه قال :

لہ وستنفلد نے اس کا نسب یہ دیا ہے: طابخة بن وَبَرة بن تغلب ۔

ولقد شهدتُ الخصم يوم رِفاعةٍ ... فاخذتُ منه خُطّةَ التِقتالِ

وعلمتُ أن اللهَ جارٌ عبدَه ... يومَ الحسابِ بأحسنِ الأعمالِ

وكان بعض العرب اذا حضره الموت يقول لولده ادفنوا معي راحلتي حتى أُحشر عليها فان لم تفعلوا حُشرت على رِجلي قال[1] جُرَيبة بن الأشيم الأسدي في الجاهلية وحضره الموت يُوصي ابنه سَعْدًا

يا سعدِ إمّا أهلكنّ فانني ... أُوصيك إنّ أخا الوصاةِ الأقربُ

لا تتركنّ اباك يَعثُرُ راجلًا ... في الحشر يَضرعُ للبدين ويُنكَبُ

واحمل اباك على بعيرٍ صالحٍ ... وتِقِ الخطيئةَ انّه هو أصوبُ

ولعلّ أقلّ لي مِمّا تركتُ مطيّةٌ ... في القبر اركبها اذا قيل ارْكَبوا

وقال عمرو بن زيد بن المتمنّى يوصي ابنه عند موته شعرًا :—

أبُنَيَّ زَوِّدني اذا فارقتني ... في القبر راحلةً برَحْلٍ قاتِرِ

للبعث أركبها اذا قيل اظعنوا ... مُستوسِقين معًا لحشر الحاشرِ

مَن لا يُوافيه على عَثَراته ... فالخلق بين مُدفِعٍ أو عاثرِ

وكانوا يربطون الناقة معكوسة الرأس الى مؤخرها مما يلي

[1] لسان العرب ج ١ ص ٢٥٦ .

[2] القاتر من الرِّحال والسروج الجيّد الوقوع على ظهر البعير و قيل اللطيف منها وقال ابو زيد هو اصغر السروج ورَحلٌ قاترٌ اي قَلِقٌ لا يَعقِرُ ظهر البعير .

ظهرها ومما يلى كلكلها وبطنها ويأخذون وِلِيَّةَ البرذعة فيشدون وسطها ويقلدونها عنق الناقة ويتركونها كذلك حتى تموت عند القبر ويسمون الناقة بليّة، وقال بعضهم يشبه رجالا فى بليّة كالبلايا فى اعناقها الوَلايا،

قال محمد بن السائب الكلبى كانت العرب فى جاهليتها تحرم اشياء نزل القران بتحريمها، كانوا لا ينكحون الأمهات ولا البنات ولا الخالات ولا العمّات وكان اقبح ما يصنعون ان يجمع الرجل بين الاختين او يخلف على امرأة ابيه وكانوا يسمون من فعل ذلك الضيزن ..... وكان اول من جمع بين الاختين من قريش ابو اُحَيحَة سعيد بن العاص جمع بين هند وصفيّة ابنتى المغيرة بن عبد الله بن عمرو بن مخزوم قال وكان الرجل من العرب اذا مات عن المرأة او طلقها قام اكبر بنيه فان كان له فيها حاجة طرح ثوبه عليها وان لم يكن له حاجة تزوجها بعض اخوته بمهر جديد قال وكانوا يخطبون المرأة الى ابيها والى اخيها و عمها او بعض بنى عمها وكان يخطب الكفؤ الى الكفؤ فان كان احدهما اشرف من الآخر فى النسب رغب له فى المال وان كان هجينا خطب الى هجين فزوجه هجينة

X الذى ابوه عربى وامه امة غير محصنة خ

ا Saddle-cloth.

مثلهٗ ويقول الخاطب اذا اتاهم: انعِموا صَباحًا ثم يقول نحن
اكفاؤكم ونُظَراؤكم فان زوّجتمونا فقد اصبنا رغبة و
اصبتموها وكنّا بصِهركم حامدين وان رددتمونا لعِلّة
نعرفها رجعنا عاذِرين فان كان قريب القرابة من قومه
قال لها ابوها او اخوها اذا حُملت اليه: أيَسَرتِ واذكرتِ
ولا آنَثتِ جعل الله منكِ عَدَدًا وعِزًّا وخُلدًا أحسِني
خُلُقكِ واكرمي زوجكِ وليكن طِيبكِ الماءُ واذا زوّجت
في غربة قال لها: لا أيسرتِ ولا اذكرتِ فانك تدنين
البُعَداء وتَلِدين الاعداء أحسِني خُلُقكِ وتحبّبي
الى أحمائكِ فان لهم عينًا ناظرةً عليكِ واذنًا سامعة ولْيكن
طِيبكِ الماءُ وكانوا يُطلّقون ثلثًا على التفرقة قال عبدالله
بن عباس اوّل من طلّق ثلثًا اسمٰعيل بن ابراهيم بثلث
كرّات وكانت العرب تفعل ذلك فيطلّقها واحدة وهو
احقّ الناس بها حتّى اذا استوفى الثالث انقطع السبيل عنها
ومنه قول الاعشى حين تزوّج امرأة ..... فاتاه قومها
فهدّدوه بالضرب او يطلّقها:

ايا جارتي بيني فانّكِ طالقهْ كذاكَ امورُ الناسِ غادٍ وطارقهْ

Mayst thou have an easy birth and
Mayst thou bring forth a male child!

فقالوا ثنِّه فقال

وبِيني فانّ البين خيرٌ من العَصَا
وان لا تَزالِي فوق رأسِكِ بارِقَهْ

فقالوا ثلِّث فقال .....

قالوا وكان امر الجاهلية فى نكاح النساء على اربع[1] يخطب فيزوج وامرأة يكون لها خليل يختلف اليها فان ولدت قالت هو لفلان فيتزوجها بعد هذا وامرأة ذات راية يختلف اليها النفر..... فاذا ولدت الزمت الولد احدهم.....

قال وكانوا يحجّون البيت ويعتمرون ويُحرِمون قال زهير

وكم بالقنانِ من مُحِلٍّ و مُحرِمِ

قال ويطوفون بالبيت اسبوعًا ويمسحون الحجر ويسعون بين الصفا والمروة قال ابو طالب

واشواط بين المروتين الى الصفا - وما فيهما من صورةٍ ومخايلِ

وكانوا يُلبّون إلّا انّ بعضهم يُشرك فى تلبيته فى قوله: إلّا شريك هو لك تملكه وما ملك ويقفون المواقف كلّها قال العدوى :-

واقسم بالبيت الذى حجّ حوله
قريش ووقف ذى الحجيج على الإلِ[2]

---

[1] مصنف نے صرف تین طرح کے نکاح کی تفصیل بیان کی ہے ۔ [2] جبل یَمَل بمعجمات (بکری)

وكانوا يهدُون الهدايا ويرمون الحمار ويحرّمون الاشهُر
الحُرُم فلا يغزون ولا يُقاتلون فيها الا طيّ وخثعم وبعض
بنى الحرث بن كعب فانّهم لم يكونوا يحجّون ولا يعتمرون
ولا يحرّمون الاَشهُر الحُرُم ولا البلد الحرام وانّما سمّت
قريش الحرب التى كانت بينها وبين غيرها عام الفِجار
لانّها كانت فى الاَشهُرِ الحُرُم فلمّا قاتلوا فيها قالوا قد فجرنا
فلذلك سمّوها عام الفِجار وكانوا يكرهون الظلم فى الحرم
وقالت امراة منهم تَنهى ابنها عن الظلم

اَبُنَيَّ لا تَظلِمْ بمكّةَ لا الصغيرَ ولا الكبيرْ
اَبُنَيَّ من يظلم بمكّة يلقَ اطرافَ الشُرورْ

وكان منهم مَن يُنسِئُ الشهور وكانوا يُكبِسُون فى كل عامَين
شَهرًا وفى كل ثلثة اعوام شهراً ..... وكانوا اذا ذَبَحُوا للاصنام
لطّخوها بدم الهدايا يلتمسون بذلك الزيادةَ فى اَموالهم
كان قُصىّ بن كِلاب يَنهى عن عبادة غير الله من الاصنام
وهو القائل :

ارَبًّا واحدًا ام الفَ رَبٍّ اَدِينُ اذا تقسّمتِ الاُمُورُ
تركتُ اللاتَ والعُزّى جميعًا كذلك يفعل الرجل البصيرُ

وقيل هى لزيد بن عمرو بن نُفَيل وقيل للقَلَمّس بن اُميّة
الكِنانى يخطب للعرب بِفِناء الكعبة : اطيعونى ترشدوا،

لہ یہ نظم کے لئے دیکھو ابن ہشام صفحہ ۱۶ ۔ سہ دیکھو ابن ہشام صفحہ ۱۴۵ ۔

قالوا: وما ذاك؟ قال: انكم قد تفرّد تم بآلهةٍ شتّى وانّى لاعلم ما الله براضٍ به وانّ الله ربّ هذه الآلهة والله ليحبّ أن يُعبَدَ وحدَه، قال: فتفرّقت عنه العرب حين قال ذلك وتجنّبت عنه طائفة وزعمت انه على دين بنى تميم قال وكانوا يغتسلون من الجنابة ويَغسِلون موتاهم قال الأفوه الأودى .....

وجاؤا بماءٍ باردٍ يغسلونني
فيالك من غسل سيتبعه غَبَرُ[1]

قال وكانوا يكفّنون موتاهم ويصلّون عليهم وكانت صلوتهم اذا مات الرجل وحُمل على سريره ثمّ يقوم وليّه فيذكر محاسنه كلّها ويُثنى عليه ثمّ يدفنه ثمّ يقول عليك رحمة الله، وقال رجل من كلب لابن له:

أعمر وإن هلكتَ وكنتُ حيًّا
فانى مُكثِرٌ لك من صلاتى
واجعلُ نصفَ مالى لابن سامٍ
حياتى ان حَبِيتُ وفى مماتى

---

[1] تُرابٌ.

قال وكانوا يداومون على طهارات الفطرة التى ابتلى بها ابراهيم عليه السلام وهى الكلمات العشر فاتمهن خمس فى الراس و خمس فى الجسد ..... فلما جاء الاسلام قررها سنة من السنن وكانوا يقطعون يد السارق اليمنى اذا سرق وكانت ملوك اليمن و ملوك الحيرة يصلبون الرجل اذا قطع الطريق وكانوا يوفون بالعهود ويكرمون الجار والضيف *

من كتاب

ارشاد الاريب الى معرفة الاديب

المعروف

بمعجم الادباء وطبقات الادباء

لياقوت الرّومى

ترجمہ

شہاب الدین ابو عبداللہ یاقوت بن عبداللہ الحموی

زیدان نے ان کی نسبت لکھا ہے :-

ھو اشھر جغرافی العرب واوعاھم مادۃ وابقاھم اثراً واوسعھم فضلاً واکثرھم نفعاً ..... ولیاقوت ھذا ملکۃ فی التالیف یندر وجودھا فھو یتوخی جمع الحقائق وتنسیقھا و تبویبھا، بحیث تسھل الاستفادۃ منھا (تاریخ آداب اللغۃ العربیہ ۳: ۸۸)

یاقوت کے ہم عصر قاضی ابن خلکان نے اس کا ترجمہ وفیات کی ج ۲ ص ۲۱ بعد یر مفصل دیا ہے۔ اس کا حاصل درج ذیل ہے :-

یاقوت بلاد روم میں ۵۷۴ھ یا ۵۷۵ھ میں پیدا ہوا۔ بچپن ہی میں اسیر ہوکر وہ ایک بغدادی تاجر عسکر بن ابراہیم حموی کے ہاتھ لگا۔ جس نے اس کو مکتب میں بٹھا دیا۔ غرض اسکی یہ تھی کہ یہ بچہ تعلیم پاکر تجارتی کاروبار کے انتظام میں اس کو مفید ہو سکے۔ کیونکہ وہ خود اچھی طرح سے لکھ نہ سکتا تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ سوائے تجارت کے کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ یاقوت جب ذرا بڑا ہوا تو اُس نے نحو ولغت کی کچھ تعلیم پائی اور اس کے بعد اپنے آقا کے کاروبار میں مشغول ہوگیا۔ اس سلسلے میں اُس کو کیش وعمان وغیرہ علاقوں اور شام کے درمیان کئی بار سفر کرنا پڑا۔ کچھ عرصہ کے بعد یاقوت اور اُس

کے آقا عسکر میں ان بن ہوگئی - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۵۹۶ھ میں عسکر نے اُس کو آزاد کر کے الگ کر دیا - اب یاقوت اُجرت پر کتابت کر کے اپنا گزارہ کرنے لگا لیکن کام سے ذرا فرصت ملتی تو وہ مطالعہ میں مشغول ہو جاتا ایک مدت کے بعد اُس کے آقا نے پھر اُس کی طرف توجہ کی - اور اُس کو کچھ دے دلا کر گیش کی طرف روانہ کیا - لیکن اب کے یاقوت شام کو واپس لوٹا - تو اُس کا آقا مر چکا تھا - یاقوت نے مال کا کچھ حصہ اُس کے ورثا کو دے کر راضی کر لیا - اور باقی کو اپنا راس المال بنا کر تجارت کی غرض سے سفر شروع کیا اور منجملہ اور چیزوں کے اُس نے کتابوں کی تجارت شروع کی + ۶۱۳ھ میں اُس نے دمشق کا رُخ کیا - اس سے کچھ عرصہ پہلے اُس نے خوارج کی بعض کتابیں پڑھی تھیں - جن سے اُس کے خیالات پر گہرا اثر پڑا اور حضرت علیؓ کے خلاف اُس کو تعصب پیدا ہو گیا تھا - اتفاق سے دمشق میں سر بازار ایک شخص سے حضرت علیؓ کے متعلق اُس کی بحث ہو گئی - اور بعض ناواجب کلمے اُس کی زبان سے نکل گئے - اس پر ہجوم نے اُس کو گھیر لیا - اور قریب تھا کہ لوگ اُس کو قتل کر دیتے مگر کسی حیلہ سے اُس نے جان بچائی - جب والی دمشق کو رپورٹ پہنچی - تو اُس نے یاقوت کو گرفتار کرنے کے لئے آدمی بھیجے - مگر یاقوت دمشق سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا اور ڈرتا ڈرتا حلب پہنچا - اور وہاں سے موصل اور اربل ہوتا ہوا خراسان میں داخل ہوا اور تجارت میں مشغول ہو گیا ایک مدت تک وہ

مرو کو وطن بنا کر وہاں ٹھیرا رہا، پھر نسا اور وہاں سے خوارزم میں جا بسا۔ ۶۱۶ھ میں وہ ابھی خوارزم ہی میں تھا کہ تاتاریوں کا خروج ہوا اور اُس کو وہاں سے بھی بھاگنا پڑا۔ اِس تگ و دو میں اُس نے ناگفتہ بہ تکلیفیں اُٹھائیں، بقول ابن خلکان: فانهزم بنفسه كبعثه يوم المحشر من رمسه، غرض نہایت بے سروسامانی اور عسرت کی حالت میں وہ موصل پہنچا۔ اور عرصہ تک وہیں مقیم رہا۔ پھر سنجار میں اُس کا قیام ہوا۔ بالآخر وہ حلب میں شہر سے باہر ایک سرائے میں رہنے لگا اور وہیں ۶۲۶ھ میں فوت ہوا۔

فاضل موصوف کی تصنیفات کی تفصیل ابن خلکان نے دی ہے ان میں سے مشہور ترین کتابیں جو شائع ہو چکی ہیں یہ ہیں:—

(۱) معجم البلدان — یہ جغرافیائی ڈکشنری ہے "بل هو خزانة علم وادب وتاريخ وجغرافيه" جرمنی اور مصر میں چھپی ہے۔

(۲) المشترک وضعا والمختلف صقعا۔ یعنی اُن بلاد کی ڈکشنری جن کے نام یکساں مگر محل وقوع مختلف ہیں "وهو من الكتب النافعة" (ابن خلکان)۔

(۳) معجم الادبا۔ یہ مصنفین ادب کی ڈکشنری ہے۔ اور اس میں نحویوں، نسابوں، شعراء، مؤرخوں، وراقوں، کاتبوں، اصحاب رسائل وارباب خطوط وغیرہ کے حالات بقید موالید ووفیات وباثبات مواضع نقل دئے ہیں۔ یہ کتاب ۷ جلدوں میں گب ٹرسٹ نے شائع کی ہے۔ صاحب ابن عباد کا ترجمہ اس کتاب سے لے کر دیا جاتا ہے۔

اِسماعیل بن عبّاد بن العبّاس بن عبّاد الوزیر

الملقب بالصاحب کافی الکفاۃ ابو القاسم من اھل الطالقان وھی ولایۃ بین قزوین وابہر وھی عدۃ قُریٰ یقع علیھا ھذا الاسم وبخراسان بلدۃ تُسمّی الطالقان غیر ھٰذہ خرج منھا جماعۃ من اھل العلم ھکذا نسبہ المحدثون وقد قال الرُستمی شاعرہ:

یَہنِیکَ ابنُ عبّاد بن عبّاس بن عبد اللہ نُعمیٰ بالکرامۃ تُزدَفُ....

قال ابوحیّان فی اخلاق الوزیرین کان عبّاد یلقّب الامین و

لہ علی بن محمد بن العباس التوحیدی، چوتھی صدی کا مشہور فقیہ فلسفی اور صوفی جس کا شمار ابن الراوندی اور معرّی کی طرح زنادقہ اسلام میں ہوتا ہے، اُس نے زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں گذارا وزیر مُہلّبی (م ۳۵۲ھ) نے اُس کو مذہبی وجوہات سے بغداد سے نکال دیا - جہاں وہ کتابت سے گذر اوقات کیا کرتا تھا، اس پر اُس نے خراسان میں ابن العمید کی طرف رجوع کیا، پھر ۳۶۷ھ سے ۳۷۰ھ تک وہ رَے میں ابن عبّاد کے دربار میں رہا - مگر چونکہ اُس نے وزیر مذکور کے لئے کتابت کرنے سے انکار کردیا - اس لئے اُس نے اِس کو کچھ مدد نہ دی، توحیدی نے مثالب الوزیرین لکھ کر دونوں وزیروں سے انتقام لیا - اور کتاب الامتاع میں بھی اُن کی ہجو لکھی، اپنی عمر کا آخری حصہ اُس نے بغداد میں افلاس اور تنگ حالی میں گذارا (انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

صاحب الترجمہ مدوح ہمارا
کان دیناً خیّراً مقدّماً فی صناعة الکتابة. قال وکتب الامین
لرکن[1] الدولة کما کتب العمید لصاحب خراسان والامین کان
ینصر مذهب الاُشنانی[2] تدیّناً وطلباً للزلفی (القربۃ المنزلۃ) عند ربه
والعمید کان یعمل لعاجلته (لدنیاہ) وکان الامین معلّماً بقریة من
(الذی یخل الدقیق (آٹا جھانا کرتا تھا
قری طالقان الدیلم قیل وکان والد العمید نخّالاً فی سوق
المخطة بقُم۔

والصاحب مع شهرته بالعلوم واخذه من کل فنّ منها بالنصیب
الوافر والحظّ الزائد الظاهر وما اُوتیه من الفصاحة ووُفّق لحسن
السیاسة والرجاحة (التدبر) مستغنٍ عن الوَصف، مُکتفٍ عن الاِخبار
عنه والرَصف (الترتیب)، مولده فی ذی القعدة سنة ۳۲۶ وزر لمؤیّد
الدولة ابی منصور بویه بن رکن الدولة ابی علی الحسن بن بویه

---

[1] ان بادشاہوں کا ذکر سطور آئندہ میں بار بار آتا ہے۔ اس
لئے ان کا سلسلۂ نسب درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

رکن الدولہ بن بویہ — والی رے وہمذان واصفہان (۳۲۰ — ۳۶۶)

عضد الدولہ	مؤید الدولہ والی اصفہان	فخر الدولہ (۳۶۶-۳۸۷)
والی عراق واہواز و کرمان ۳۶۷-۳۷۲	از ۳۶۶ تا ۳۷۳	مجد الدولہ (۳۸۷-۴۲۰)

[2] بظاہر قاضی عمر بن الحسن الاشنانی ابوالحسین مراد ہے جس کے لئے دیکھو
میزان الاعتدال ج ۲ ص ۲۵۱ وسمعانی بذیل اُشنانی۔

واخيه فخر الدولة ثماني عشرة سنة وشهراً واحداً ومات الصاحب فيما ذكره ابو نعيم الحافظ في رابع عشرين من صفر سنة خمس وثمانين وثلاثمائة ٭

وكان ابوه عبّاد يكنى بالحسن وكان من اهل العلم والفضل ايضاً سمع اباخليفة[1] الفضل بن الحباب وغيره من البغداديين والاصفهانيين والرازيين وصنّف كتاباً في احكام القرآن نصر فيه الاعتزال جوّد فيه (اي اجاد الاعتزال فيه) روى عنه ابنه الوزير ابو القاسم بن عباد وابن مردويه الاصفهاني ومات عباد في السنة التي مات فيها ابنه سنة ٣٨٥ ٭

كلّ ما ذكرناه من خبر عبّاد ابي الوزير فهو منقول من كتاب المنتظم في التاريخ من تصنيف ابي الفرج بن الجوزي وبين عبّاد وبين الحسن بن عبد الرحمن بن حماد القاضي مكاتبات ومراسلات مذكورة مدوّنة ٭

وكان الصاحب في بدء (اول زمانه) امره من صغار الكتّاب يخدم ابا الفضل بن العميد على خاصّة فترقّت به الحال الى ان كتب لمؤيّد الدولة بن ركن الدولة بن بويه اخي عضد الدولة بن ركن الدولة الديلمي ومؤيّد الدولة حينئذ امير واحسن في خدمته وحصل له عنده بقدم الخدمة

---

[1] ديكهو ميزان الاعتدال ٢ : ٣٢٩

قدم وانس منه مؤيد الدولة كفاية وشهامة فلقبه بالصاحب كافى الكفاة فلما مات ابوه ركن الدولة وولى مؤيد الدولة بلاده بالرى واصبهان وتلك النواحى خلع على ابى الفتح بن العميد وزير ابيه خلع الوزارة واجراءه على ما كان فى ايام ابيه الى ان قتل كما ذكرناه فى ترجمته واستوزر الصاحب واستولى على اموره وحكمه فى امواله ولم يزل على ذلك الى ان مات مؤيد الدولة ٭

وكان فخر الدولة اخو مؤيد الدولة قد هرب من اخيه عضد الدولة والتجأ بخراسان الى السامانية هو وقابوس بن وشمگير فى اخبار يضيق كتابنا عنها فنفذ الصاحب اليه واحضره وملكه البلاد فاقر الصاحب على امره فاراد الصاحب اختباره هل فى نفسه عليه شئ مما كان فى ايام مؤيد الدولة الذى اوجب هرب فخر الدولة فاستعفاه من الخدمة والوزارة فقال له فخر الدولة : لك فى هذه الدولة من ارث الوزارة كما لنا من ارث الامارة فسبيل كل واحد منا ان يحتفظ بحقه ولم يخفه ولم يزل على امره معه الى ان مات الصاحب والامور تصدر عن امره والملك يتدبر برأيه وكان اذا قال فخر الدولة قولا وقال الصاحب قولا امتثل قول الصاحب وترك قول فخر الدولة .

وللصاحب اخبار حسان فی مکارم الاخلاق مع رقاعة کانت
فیه ووصفه صاحب[1] الامتاع فقال:

کان الصاحب کثیر المحفوظ حاضر الجواب فصیح اللسان قد
نتف من کل ادب شیئًا واخذ من کل فنّ طرفًا والغالب علیه
کلام المتکلّمین المعتزلة وکتابته ممجّة بطرائقهم[2] مناظرته
مشوبة بعبارة الکتاب وهو شدید التعصّب علی اهل الحکمة
والناظرین فی اجزائها کالهندسة والطبّ والتنجیم والموسیقی
والمنطق والعدد ولیس له من الجزء الالاهی خبرٌ ولا له فیه
عینٌ ولا اثرٌ وهو حسن القیام بالعروض والقوافی ویقول الشعر
ولیس بذاک. وبدیهته غزارة، وامارویته فخوارة.....
ویتشیّع بمذهب ابی حنیفة ومقالة الزیدیة ولا یرجع الی
التاله والرقّة والرأفة والرحمة والناس کلهم یحجمون عنه
لجراءته وسلاطنه واقتداره وبطشه شدید العقاب طفیف
الثواب طویل العتاب بذیّ اللسان یعطی کثیرا قلیلا (یعنی
یعطی الکثیر القلیل) مغلوب بحرارة الرأس سریع الغضب بعید
الفیئة قریب الطیرة حسود حقود وحسده وقفٌ علی اهل

---

[1] یعنی ابوحیان توحیدی جس کا ذکر اُوپر آچکا ہے۔

[2] المرجوع عن الشیٔ الذی قد لابسه الانسان وباشره (از حواشی کتاب)۔

الفضل وحقده سارٍ الى اهل الكفاية اما الكتّاب والمتصرّفون فيخافون سطوته، واما المنتجعون فيخافون جفوته. وقد قتل خلقًا واهلك ناسًا ونفى امة نخوةً وبغيًا وتجبّرًا وزهوًا ومع هذا يخدعه الصبى، ويخلبه الغبى لان المدخل عليه واسع والمأتى اليه سهل وذلك بان يقال "مولانا يتقدّم بان أُعارَ شيئًا من كلامه ورسائله منظومة ومنثورة فما حيث الارض اليه من فرغانة ومصر وتفليس الّا لاستفيد كلامه وانصح به وتعلّم به البلاغة منه لكأنما رسائل مولانا سُوَرُ قرآن، وفقره فيها آيات فرقان، واحتجاجه من اثنائها برهان فسبحان من جمع العالم فى واحد وابرز جميع قدرته فى شخص" فيلين عند ذلك ويذوب ويلهى عن كلّ مهمّ له وينسى كل فريضة عليه ويتقدّم الى الخازن بان يخرج اليه رسائله مع الورق والورّاق ويسهل الاذن عليه والوصول اليه والتمكّن من مجلسه فهذا هذا ثمّ يعمل فى اوقات كالعيد والفصل شعرًا ويدفعه الى ابى عيسى بن المنجّم ويقول له: قد نحلتك هذه القصيدة امدح بها فى جملة الشعراء وكن الثالث من

لـ بنو منجم کے متعلق یتیمۃ الدھر ۳ : ۲۰۷ پر ہے : وما منهم الّا افقر نجيب ولهم وراثة قديمة فى منادمة الملوك والوساء واختصاص شديد بالصاحب، ثعالبی نے عیسے کے اشعار بھی ج ۳ ص ۲۰۸ پر دئے ہیں ۔

المنشدين فيفعل ذلك ابو عيسى وهو ببغداد ى محلك، قد
شاخ على الخدائع وتحتك ويمشد فيقول له عند سماعه
شعرا فى نفسه ووصفه بلسانه ومدحه من تحبيره: "اعدد
يا ابا عيسى فانك والله مجيد! نزه يا ابا عيسى! قد صفا ذهنك
وزادت قريحتك وتنقحت قوافيك ليس هذا من الطراز
الاول حين انشدتنا فى العيد الماضى بمجالسنا تخرج الناس
وتهب لهم الذكاء وتزيدهم الفطنة وتحول الكودن
عتيقا والمحتر جوادا" ثم لا يصرفه عن مجلسه الا بجائزة سنية
وعطية هنيئة، ويغايظ الجماعة من الشعراء وغيرهم لانهم
يعلمون ان ابا عيسى لا يقرض مصراعا ولا يزن بيتا ولا
يذوق عروضا، قال يوما: من فى الدار؟ فقيل له ابو القاسم الكاتب
وابن ثابت، فعمل فى الحال بيتين وقال لانسان بين يديه:
"اذا اذنت لهذين فادخل بعدهما بساعة وقل: قد قلت
بيتين فان رسمت لى انشادهما انشدتهما" وانزعم انك
بدهت بهما ولا تجزع من تأفف بك ولا تفزع من تكبرى
عليك" ودفع البيتين اليه وامره بالخروج الى صحن الدار
واذن للرجلين حتى وصلا فلما جلسا وانسا دخل الاخر
على تفيئتهما ووقف للخدمة واخذ يتلمظ يرى انه
يقرض شعرا ثم قال: "يا مولانا قد حضرنى بيتان فان اذنت

ل تسليم

انشدتُ" قال له: انت انسان اخرق سخيف لا تقول شيئاً فيه
خيرٌ اكفنى امرك وشعرك" قال: "يا مولانا هى بديهتى وان
كسرتنى ظلمتنى وعلى كل حال فاسمع فان كانا بارعين
والّا نعاملنى بما تحبّ" قال: "انت لحوح هات" فانشد

يا ايّها الصاحب تاج العلا لا تجعلنّى نزهة الشامت
بملحد يكنى ابا قاسم ومجبر يعزى الى ثابت

فقال: "قاتلك الله لقد احسنتَ وانت مسىء". قال لى ابو القاسم
"وكدتُ اتفقأ غيظاً لانى علمتُ انها من فعلاته المعروفة و
كان ذلك الجاهل لا يقرّض بيتاً ثم حدثنى الخادم الحديث بقضّه
والّذى غلّطه فى نفسه وحمله على الاعجاب بفضله
والاستبداد برأيه انه لم يُحبّه قط بتخطئة ولا قوبل بمسوّغة
لانه نشأ على ان يقال: "أصاب سيدنا" و"صدق مولانا" و"لله
درّه" فما رأينا مثله مَن ابن عبد كان مضافاً اليه؟ ومَن ابن ثوابة
نقيسه عليه؟ ومَن ابراهيم بن العباس الصولى؟ مَن صَريع
الغوانى؟ مَن اشجع السُلَمى؟ اذا سلك طريقهما قد استدرك
مولانا على الخليل فى العروض وعلى ابى عمرو بن العلاء فى
اللغة وعلى ابى يوسف فى القضاء وعلى الاسكافى فى الموازنة
وعلى ابن[1] نوبخت فى الآراء والديانات وعلى ابن مجاهد فى

[1] كتاب الآراء والديانات الحسن بن موسى النوبختى كى ايك كتاب كا نام ہے
ديكھو فہرست ابن نديم صـ ۱۷۷ ۔

القرآت وعلی ابن جریر فی التفسیر وعلی ارسطاطالیس فی المنطق وعلی الکندی فی الجزو (؟) وعلی ابن سیرین فی العبارۃ وعلی ابی العیناء فی البدیہۃ وعلی ابن[1] ابی خالد فی الخط وعلی الجاحظ فی الحیوان وعلی سہل بن ہارون فی الفقر وعلی یوحنا[2] فی الطب وعلی ابن رہن فی الفردوس وعلی عیسی ابن کلب (کعب ؟) فی الروایۃ وعلی الواقدی فی الحفظ

---

[1] یعنی احمد بن ابی خالد الاحول وزیر مامون (م ۲۱۰ھ) فہرست ص ۷ س ۱۹ پر لکھا ہے کہ وہ اسحٰق بن حماد کاتب کا شاگرد تھا۔ جو منصور اور مہدی کے زمانے کا کاتب تھا۔ صاحب فہرست نے ابن ثوابہ کی عبارت نقل کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ قطبہ ایام بنو امیہ میں سب سے پہلا کاتب تھا۔ اور اقلام اربعہ کا موجد۔ اس کے بعد الضحاک الکاتب ابتدائے عہد عباسیہ میں ہو گزرا ہے، پھر اس کے بعد حماد بن اسحاق ہوا ہے۔ اس کے بہت سے شاگرد تھے۔ ان کے نام گنا کر لکھتا ہے :-

ھولاء کتبوا الخطوط الاصلیۃ الموزونۃ التی لا یقوی علیہا احد، احمد کا حال دیکھو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ج ۱ ص ۱۶۷ پر۔

[2] یوحنا یا یحیے بن ماسویہ ابو زکریا مسیحی المذہب سریانی تھا۔ جو بقول صاحب فہرست (ص ۱۹۵) :-

کان فاضلاً طبیبًا مقدمًا عند الملوک عالمًا مصنفًا لازم المأمون والمعتصم والواثق والمتوکل،

اس کا مفصل حال عیون الانباء جلد ۱ ص ۱۷۵ پر دیا ہے۔

وعلى النجار في البدل[1] وعلى بني[2] ثوابه في التقفيه وعلى السري السقطي في الخطرات والوساوس وعلى مُزَيِّد[3] في النوادر وعلى ابي الحسن العروضي في استخراج المعمّى وعلى بني برمك في الجود وعلى ذي الرياستين في التدبير وعلى سَطِيح في الكهانة وعلى ابي المحياة[4] خالد بن سنان في دعواه هو والله اولى بقول ابي شريح اوس بن حَجَر التميمي في فَضَالة بن كَلَدَة ابي دليجة

الا لَمِعِيّ الذي يَظُنّ لك الظـــنّ كأن قد رأى وقد سَمِعا

فتراه عند هذا الهذر واشباهه يتلوّى ويبتسم ويطير فرحًا به وينقسم ويقول: ولا كذى ثَمْرَةٍ، السبق لهم و قصرنا ان نلحقهم او نقفو اثرهم وهو في ذلك يتشاجى و يحايك ويلوي شدقه ويبتلع ريقه ويردّ كالآخذ ويأخذ كالمتمنّع ويغضب في عرض الرضى ويرضى في لبوس الغضب

---

[1] البدل اسم كتاب لابي عبد الله الحسين بن محمد النجار (از حواشي كتاب) ٭

[2] آل ثوابه بن يونس نصراني الاصل كاتبوں كا ايک گھرانہ تھا ان میں سے ابو عبد الله محمد بن احمد بن ثوابه خليفه معتضد عباسي كا كاتب تھا۔ اسی گھرانے کے متعدد ادیبوں کے رسائل مدوّن و مرتب ہوئے

(فہرست ابن ندیم ص ۱۳۰)

[3] یہ تلفظ علامہ ذہبی نے ضبط کیا ہے۔ دیکھو المشتبہ ص ۴۷۵ ٭ [4] دیکھو تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۲۵ (از حواشی کتاب)

ويتهالك ويتمالك ويتفاتك ويتمايل ويمالى المومسات ويخرج
في اصحاب السماجات وهو مع هذا يظن انه خافٍ على
نقاد الاخلاق وجهابذة الاحوال وقد افسده ايضا ثقة
صاحبه به وتحويله عليه وقلة سماعه من الناصح فيه [وزاد]
دلالاً ونزقاً وعجباً واندراءً على الناس وازدراءً للصغار و
الكبار وجنحاً للصادر والوارد وفي الجملة آفاته كثيرة وذنوبه
جمة ولكن الغنى ربٌ غفور

ذريني للغنى اسعى فاني ... رأيتُ الناس شرُّهم الفقيرُ
وابعدهم واهونهم عليهم ... وان امسى له حسبٌ وخيرُ
ويقصيه النديُّ وتزدريه ... خليلته ويهجره الصغيرُ
وتلقى ذا الغنى وله جلال ... يكاد فؤاد صاحبه يطيرُ
قليلٌ ذنبه والذنب جمٌّ ... ولكن الغنى ربٌّ غفورُ

قال: فكيف يتم له الامور مع هذه الصفات؟ قلتُ: والله لو
ان عجوزاً بلهاء او امة وَرهاء اقيمت مقامه لكانت الامور
على هذا السياج لانه قد أمن ان يقال له لِمَ فعلتَ؟ ولِمَ
لم تفعل؟ وهذا باب لا يتفق لاحد من خدم الملوك الا
بجد سعيد ولقد نصح صاحبه الهروي في اموال تأدية
وامور من النظر عارية فقذف بالرقعة اليه حتى عرف ما

لہ یہ شعر عروہ بن الورد کے ہیں۔ دیکھو دیوان طبع بیروت ص ۲۰

فيها ثم قتل الرافع خنقا هذا وهو يدين بالوعيد[1]

وقال لى الثقة من اصحابه ربما شرع فى امر يحكم فيه بالخطأ فيقلبه جيده صوابا حتى كأنه عن وحى واسرار الله فى خلقه عند الارتفاع والانحطاط خفية ولو جرت الامور على موضوع الرأى وقضية العقل لكان الله معلما فى مصطبة على شارع ..... فانه يخرج الانسان بتفيهقه وتشادقه واستهتاره واستكباره واعادته وابدائه وهذه اشكال تعجب الصبيان ولا تنفرهم عن المعلمين ويكون فرحهم به سببا للملازمة والحرص على التعلم والحفظ والرواية والدراسة ٭

هذا قول صاحب الامتاع فيه ومما وجدت فى بعض الكتب من مكارم الاخلاق للصاحب انه استدعى يوما شرابا من شراب السكر فجئ بقدح منه فلما اراد شربه قال له بعض خواصه لا تشرب به فانه مسموم فقال له وما الشاهد على صحة ذلك؟ قال بان تجربه على من اعطاكه قال لا استجيز ذلك ولا استحله قال فجربه على دجاجة قال ان التمثيل بالحيوان لا يجوز وامر بصب ما فى القدح وقال للغلام انصرف عنى ولا تدخل دارى بعدها واقرر رزقه عليه وقال لا تدفع اليقين بالشك والعقوبة بقطع الرزق نذاله ٭

[1] يعنى مذهب الوعيدية (از حواشى كتاب) ٭

قال ودخل الى الصاحب رجل لا يعرفه فقال له الصاحب: ابومن؟ فانشد الرجل

وتتفق الاسماء فى اللفظ والكنى
كثيراً ولكن لا تتلاقى الخلائق

فقال له: اجلس يا ابا القاسم ٭

وكان يقول لجلسائه نحن بالنهار سلطان وبالليل اخوان ٭

وحدث ابوالحسن النحوى قال كان مكى المنشد قديم الصحبة والخدمة للصاحب فاساء اليه غير مرة والصاحب يتجاوز له، فلما كثر ذلك منه امر الصاحب بحبسه فحبس فى دار الضرب وكانت فى جواره فاتفق ان الصاحب صعد يوماً سطح داره وشرف على دار الضرب فناداه مكى: فاطلع فرآه فى سواء الجحيم فضحك الصاحب وقال اخسئوا فيها ولا تكلمون ثم امر باطلاقه ٭

ومن كتاب اخلاق الوزيرين لابى حيان التوحيدى (قال المؤلف اما خبر ابى حيان مع ابن عباد فيذكر فى اخبار ابى حيان اما غرضى) فان ابا حيان كان قصد ابن عباد الى الرى فلم يرزق منه فرجع عنه ذاماً له وكان ابو حيان مجبولاً على الغرام بثلب الكرام فاجتهد فى الغض من ابن عباد وكانت فضائل ابن عباد تابى الا ان تسوقه الى المدح وايضاح مكارمه فصار ذمه له مدحاً فمن ذلك ان قال بعد ان فرغ من الاعتذار من التصدى

لثعلبه قال: فاول ما اذكر من ذلك ما ادلّ به على سعة كلامه
وفصاحة لسانه وقوة جاشه وشدّة مُنّته وان كان في فحواه
ما يدلّ على رقاعته وانتكاث من بريته وضعف حوله وركاكة
عقله وانحلال عقده لما رجع من همذان سنة ٣٦٩
بعد ان فارق حضرته عضد الدولة استقبله الناس من
الرىّ وما يليها واجتمعوا بساوة وكان قد اعدّ لكل واحد
منهم كلاما يلقاه به عند رؤيته فاول من دنا منه القاضى
ابو الحسن الهمذانى من قرية يقال لها اسدابا ذ فقال له:
ايّها القاضى ما فارقتك شوقا اليك ولا فارقتنى وجدا علىّ
ولقد مرّت لى بعدك مجالس تقتضيك وتخطيك وترضيك
ولو شهدتنى بين اهلها وقد علوتهم بتبيانى ولسانى و
جدلى وبرهانى لانشدت قول حسان بن ثابت فى ابن
عباس وهو

اذا ما ابن عباس بدا لك وجهه
رأيت له فى كل مجمعة فضلا
اذا قال لم يترك مقالا لقائل
بملتقطات لا ترى بينها فصلا
كفى وشفى ما فى النفوس ولم يدع

لـ ديوان طبع يورپ ص ٢٠٠ ٠

لذى اُرْبَةٍ فى القول جِدًّا ولا هَزْلا

سموتَ الى العلياء من غير خفّةٍ

فنلتَ ذَرَاها لا دَنِيًّا ولا وَغْلا

ولذكرتُ ايضًا ايها القاضى قول الآخر وانشدته فانه قال

فيمن وقف بموقفى وقرف مقرفى وتصرّف تصرّفى وانصرف

منصرفى واغترف مغترفى

اذا قال لم يترك مقالًا ولم يقف

لحىً ولم يَثْنِ اللسان على هُجْر

يصرّف بالقول اللسانَ اذا انتحى

و ينظر فى اعطافه نظر الصقر

ولقد اودعتُ صدرَ عضد الدولة ما يُطيل التفاتَه الىّ و

يُكثر حسرتَه علىّ ولقد رأى منى ما لم يرَ قبله مثله ولا يرى

بعده شكله والحمد لله اوفدنى عليه على ما يُسرّ الولىّ و

اصدرنى عنه على ما يسوء العدوّ ايها القاضى كيف الحال و

النفس، وكيف المجلس والدرس، وكيف العِرض والحرس"

.. .. "وكاد لا يخرج من هذا

الهذيان لتهيجه واحتدام امه وشدّة خياله وغلوائه و

الهمذانى مثل الفأرة بين يدى السنّور وقد تضاءل وقمؤ

لـ الصواب ما فى ديوان حسان: سموت الى العليا بغير مشقة

(از حواشى كتاب)

لا یصعد له نفس الا بنزع تذلل وتقلل هذا علی کبره
فی نفسه!

ثم نظر الی الزعفرانی رئیس اصحاب الرأی فقال: ایها
الشیخ سرنی بقاؤك وساءنی عناؤك ولقد بلغنی عدواؤك و
ما خیله الیك خیلاؤك وارجو الا اعیش حتی یردّ علیك
غلواؤك ما کان عندی انك تقدم علی ما اقدمت علیه
وتنتهی فی عدوانك لاهل العدل والتوحید الی ما انتهیت
الیه ولی معك ان شاء الله نهار له لیل ولیل ینبعه لیل، وثبور
یتصل به ویل. وتطرید دفع ومعه سیل، وَسَیَعْلَمُ الْکُفَّارُ
لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ، فقال له الزعفرانی: حسبنا الله ونعم
الوکیل.

ثم ابصر اباطاهر الحنفی فقال: ایها الشیخ ما ادری اشکوك
ام اشکو الیك، امّا شکوای منك فانك لم تکاتبنی بحرف کأنّا
لم نتلاحظ بطرف، ولم نتحافظ علی الف. ولم نتلاق علی ظرف
واما شکوای الیك فانّی ذممتُ الناس بعدك، وذکرتُ
لهم عهدك، وعرضتُ بینهم ودّك، وقدحتُ علیهم
زندك، ونشرتُ علیهم غرائب ما عندك، فاشتاقوا الیك
بتشویقی، واستصفوك بترویقی، واثنوا علیك بتنمیقی، و
توریقی، وهکذا اعمل الاحباب، اذا نأت بهم الرکاب،

والتوت دونهم الاعناق، واضطرمت في صدورهم نار الاشتياق، فالحمد لله الذي اعاد الشعب ملتئماً، والشمل منتظماً، والقلوب وادعة، والاهواء جامعة، حمداً يتصل بالمزيد، على عادة السادة مع العبيد، عند كل قريب وبعيد" +

ثم التفت الى ابن القطان القزويني الحنفي وكان من ظرفاء العلماء فقال كذبا: "ايها الشيخ احلم بك في اليقظة واشتمل عليك دون الحفظة، لانك قد ملكت مني غاية المكانة والحظة، والله ما اسغت بعدك ريقاً، الا على جرض، ولا سلكت دونك طريقاً، الا على مضض، ولا وجدت للظرف سوقاً، الا بالعرض.....

وقال للعيسابادي: "ايها القاضي ليسرك ان اشتاقك وتسلو عني، وانا اسال عنك وتنسل مني، وان اكاتبك فتشاغل واطالبك بالجواب فتتكاسل، وهذا ما لا احتمله من صاحب خراسان، ولا يطمع في مثله مني ملك بني ساسان، متى كنت منذيلاً ليد، ومتى نزلت على هذا الحد لاحد ان انكفأت علي بالعذر انكفاء، والا اندرأت عليك بالعذل اندراء، ثم لا يكون لك قرار بحال، ولا يبقى لك بمكاني استكبار الا على وبال وخبال" +

ثم طاح ابو طالب العلوی فقال: "ایها الشریف جعلت حسناتک عندی سیّئات. ثم اضفت الیها هنّات. ولم تفکّر فی ماضٍ ولا آتٍ. اضعت العهد. واخلفت الوعد. وحقّقت الظّن وابطلت السّعد. وحلت سرابًا للحیران بعد ما کنت شرابًا للحرّان وظننت انّک قد شبعت منی. واعتضت عنّی. هیهات و انّی بمثلی. او من یعیش فی ذیلی، اوّله نهار کنهاری او لیل کلیلی.

وهل عائض منّی وان جلّ عائض

انا واحد هذا العالم، وانت بما تسمع عالم، لا اله الا الله سبحان الله ایها الشریف این الحق الّذی وکّدناه ایام کادت الشمس تزول، والزمان علینا یصول، وانا اقول، وانت تقول والحال بیننا یحول، سقی الله لیلة تشییعک وتودیعک و انت متنکّر تنکّرا لسوء الموالی وانا متفکّر تفکّرا لسوء العدوّ ونحن متوجّهون الی دُرامین[1] خوفًا من ذلک الجاهل المهین (یعنی بالجاهل المهین ذا الکفایتین[2] حین اخرجه من الری بعد ان الّب علیه وکاد ان یؤتی علی نفسه الخبیثة وهو حدیث له فرش وما انا بصدده یمنع من اقتصاصه ولعله یأتی فیما بعد).

---

[1] بلیدة من نواحی الری (از حواشی کتاب). [2] ابن العمید.

ثم نظر الى ابى محمد كاتب الشروط فقال: "ايها الشيخ الحمد لله الذى كفانا شرّك، ووقانا غرّك، وضرّك، وانانا فيحك وحرّك، دببت الضرّ الينا، ومشيت الجمر علينا، ونحن نحيس لك الحيس، ونصفك باللبابة والكيس، ونقول ليس مثله ليس، وانت فى خلال ذلك تقابلنا بالويح والويس، لولا انك قرحان. لسقط بك العشاء على سرحان".

وقال لابن ابى خراسان الفقيه الشافعى: "ايها الشيخ الغيث ذكرنا عن لسانك ..... جاريا على نسيانك ..... غير عاطف على احدانك واخوانك، لولا انى ارعى قديما قد ضمّه واعطيك من رعايتى ما قد منعته، لكان لى ولك حديث اما طيب واما خبيث، خلفتك محتسبا، فالفيتك مكتسبا، وتركتك آمرا بالمعروف فلحقتك راكبا للمنكر قد تغيّل الرائى وتخيّب الظنّ وتكذّب الامل، وقد قال الاوّل:

الا ربّ من تغشه لك ناصح ومؤتمن بالغيب وهو ظنين"

ثم نظر الى الشادباشى فقال: "يا ابا على كيف انت، وكيف كنت" فقال يا مولانا:

لا كنتُ ان كنتُ ادرى كيف كنتُ ولا
لا كنتُ ان كنتُ ادرى كيف لم اكن"

فقال: اغرب يا ساقط، يا هابط .....

ليس هذا من تحت يدك، ولا هو مما نشأ من عندك، هذا
لمحمد بن عبد الله بن طاهر واوله

كتبتَ تسأل عني كيف كنتُ وما
لاقيتُ بعدك من همّ ومن حزن
لا كنتُ ان كنتُ ادري كيف كُنتُ ولا
لا كنتُ ان كنتُ ادري كيف لم اكن"

وكان ينشد وهو يلوي مرقبته، ويتجحظ حدقته، ويلوي اطراف منكبيه ويتشايل ويتمايل كانه الذي يتخبطه الشيطان من المسّ..... هذا آخر حديث الاستقبال ٭

قال ابو حيان: ودخل يوماً دار الامارة الفيزران المجوسي في شيء خاطبه به فقال له: انما انت محشّ مخشّ لا تهشّ ولا تبشّ ولا تمشّ فقال الفيزران: ايها الصاحب برئتُ من الناك ان كنتُ ادري ما تقول ان كان رأيك ان تشتمني فقل ما شئتَ بعد ان عُلِمَ فان العِرضَ لك والنفس لك فداء لسنا من الزنج ولا من البربر كلّمنا على العادة التي عليها العمل والله ما هذا من لغة آبائك الفرس ولا من اهل دينك من اهل السواد وقد خالطنا الناس وما سمعنا منهم هذا النمط" فقام مغضبا ٭

قال: وكان ابن عباد يقول للانسان اذا قدم عليه من

ف ١ ت كذا عندي بصفحة

اهل العلم: "يا اخي تكلّم واستأنس وانفرج وابسط ولا ترع و احسبني في جوف مربعة ولا يروعك هذا الحشم والخدم والغاشية والحاشية وهذه المرتبة والمصطبة وهذا الطاق والرواق، وهذه المجالس والطنافس فان سلطان العلم فوق سلطان الولاية فليفرخ روعك ولينعم بالك وقل ما شئت وابصر ما اردت فلست تجد عندنا الا الانصاف والاسعاف والالتحاف والاطراف والمواهبة والمقاربة والمؤانسة و المقابسة" ومن كان يحفظ ما كان يهذي به في هذا وفي غيره ويجري في هذا الميدان فيطيل حتى اذا استوفى ما عند ذلك الانسان بهذه الزخارف والحيل وسار الرجل معه في حدوره على مذهب الثقة فحاجّه وضايقه وسابقه ووضع يده على المنكتة الفاصلة والامر القاطع تنمّر له وتغيّر عليه ثم قال: "يا غلام خذ بيد هذا الكلب الى الحبس وضعه فيه بعد ان تصبّ على كاهله وظهره وجنبيه خمسمائة سوط وعصًا فانه معاند ضِنّد، يحتاج ان يُشدّ بالقِدّ. ساقطها بط كلب وقاح اعجنيه صبري وغرّه حلمي ولقد اخلف ظنّي و عُدْتُ على نفسي بالتوبيخ وما خلق الله العصا باطلًا". فيقام ذلك البائس على هذه الحالة وليس الخبر كالعيان من لم يحضر ذلك المجلس لم ير منظرًا رفيعًا ورجلًا رقيعًا.

قال: وكان ابو الفضل بن العميد اذا رآه قال: "احسب ان عينيه رُكِّبتا من زئبق وعنقه عُمل بلولب" وصَدَق فانه كان ظريف التثنّي والتلوّي شديد التفكّك والتفتّل كثير التعوّج والتموّج في شكل المرأة المومِسة والفاجرة الماجنة،

قال وحدثني الجرّباذقاني الكاتب ابو بكر وكان كاتب داره قال: بيلغ من سُخنة عين صاحبنا انه لا يسكت عمّا لا يعرف ولا يسالم نفسه فيما لا يفي به ولا يكمل له ويظنّ انه ان سكت فُطِن لنقصه وان احتال وموّه جاز ذلك وخفي واستتر ولا يعلم ان ذلك الاحتيال طريق الى الاغراء بمعرفة الحال وصَدَق القائل "كاد المريب يقول خذني"، قلت: وما الذي حداك على هذه المقدمة؟ قال: قال لي في بعض هذه الايام ارفع حسابك فقد اخرّته وقصرت فيه وانتهزت سكوتي وشغلي بامر الملك وسياسة الاولياء والجند والرعايا والمدن وما علّي من اعباء الدولة وحفظ البيضة ومشارفة الاطراف النائية والدانية باللسان والعلم والرأي والتدبير والبسط والقبض والتتبّع والنفض وما على قلبي من الفكر في الاصول الظاهرة والغامضة وهذا باب لعمري مُطمع، وامساكي عنه مُغرٍ بالفساد مولع فبادر رعاك الله الى عمل حساب بتفصيل باب باب يبيّن فيه امر داري وما دخل عليه امر دخلي و

خرجي ❊

قلت (ابو حيان) له هذا كله بسبب قوله: هات حسابك بما نراعيه؟

فقال: اى والله ولقد كان اكثر من هذا ولقد اختصرته.

قال ابو بكر: فتفرّدتُ ايامًا وحرّرتُ الحساب على قاعدته واصله والرسم الذى هو معروف بين اهله وحملتُه اليه فاخذه من يدى وامرّ عينيه فيه من غير تثبّت او فحص او مسئلة فخذف به الىّ وقال: اهذا حساب؟ اهذا كتاب؟ اهذا تحرير؟ اهذا تقرير؟ اهذا تفصيل؟ اهذا تحصيل؟ والله لولا انى ربّيتك فى دارى، وشغلتُ بتخريجك ليلى و نهارى، ولك حرمة الصِبى، ويلزمنى رعاية الآباء لاطعمتُك هذا الطومار، واحرقتك بالنفط والقار، وادّبت بك كل كاتب وحاسب، وجعلتك مُثلة لكل شاهد وغائب، أمثلى يموّه عليه. ويُطمع فيما لديه؟ وانا خلقت للحسابة والكتابة والله ما انام ليلة الا واحصل فى نفسى ارتفاع العراق، ودخل الآفاق، اغرّك منى انى اجريت رسنك، واخفيتُ قبيحك وابديتُ حسنك؛ غيّر هذا الذى رفعتَ واعرفْ قبلُ و بعدُ ما صنعتَ، واعلم انك من الآخرة قد رجعتَ، فزد فى صلاتك وصدقتك .....

قال: فوالله ما هالنى كلامه ولا أحاك فى هذيانه لانى كنت اعلم جهله فى الحسابة ونقصه فى هذا الباب فذهبت وافسدت واخربت وقدمت وكابرت وتحمدت ثم رددته اليه فنظر فيه وضحك فى وجهى وقال: "احسنت بارك الله عليك هكذا اردت وهذا بعينه طلبت لو تغافلت عنك فى اول الامر لما تيقظت فى الثانى"

فهذا كما ترى اعجب منه كيف شئت.

قال ابو حيان: ومن رقاعته ايضا سمعته يقول وقد جرى حديث الاهرى المتكلم وكان يكنى اباسعيد فقال: "لعن الله ذاك الملعون ..... المأفون جاءنى بوجه مكلح وانف مسطح وراس مفلطح ..... ولسان مكبح. فكلمنى فى مسئلة الاصلح فقلت له اعرب! عليك لعنة الله الابرح الذى يلزم ولا يبرح" وشتم يوما رجلا فقال: "لعن الله هذا الاهوج الاعوج الافلج الا فجح الذى اذا قام تعلج. واذا مشى تدحرج. وان عدا تفجفج. قال ابو حيان: بالله يا اصحابنا حدثونى اهذا عقل رئيس ام بلاغة كاتب ام كلام متماسك لم تجنون به و تتهالكون عليه وتغتبطون اهل الفضل به؟ هل هناك الا الجد الذى يرفع من هو انذل منه ويوقع من هو ارفع منه؟ ولقد حدثت هذا الحديث ابا السلم الشاعر فانشدنى

لشاعر

سبحان من انزل الدنيا منازلها ... وميّز الناس مشنوءًا وموموقا

فعاقلٌ قطّنِ اعيت مذاهبه ... وجاهلٌ خرقٌ تلقاه مرزوقا

كانه من خليج البحر مغترف ... ولم يكن بارتزاق القوت محقوقا

هذا الذى ترك الالباب حائرة ... وصيّر العاقل المخبور زنديقا

قال: وكان كلفة بالسجع فى الكلام والقلم عند الجدّ والهزل يزيد على كلف كل من رأيناه فى هذه البلاد. قلتُ لابن المسيبى: اين يبلغ ابن عباد فى عشقه للسجع؟ قال: يبلغ به ذلك لوانه رأى سجعة يخلّ بموقعها عروة الملك ويضطرب بها حبل الدولة ويحتاج من اجلها الى غرم ثقيل وكلفة صعبة وتجشّم امور وركوب اهوال لما كان يخف عليه ان يفرّج عنها ويخليها بل يأتى بها ويستعملها ولا يعبأ بجميع ما وصفت من عاقبتها. قال: وقلت للخليلى اما كان ابن العميد يسمع كلامه؟ قال: بلى وكان يقول سجعه يدلّ على الخلاعة والمجانة. وخطّه يدلّ على الشلل والزمانة. وصياسه يدل على انه قد خُلِبَ بالقمار فى الحانة. وهو احمق الطبع الا أنه طيب ..... وذكر الخليلى انه ولد سنة ٣٢٦ من الهجرة لاربع عشرة ليلة من ذى القعدة روزرسروش من ماه شهريور

قلتُ واين وُلد؟ قال: كان عندنا انه وُلِدَ بطالقان وقال لنا

يومًا باصطخر ..... *

قال ابوحيان: وكنت بالرى سنة ٣٥٨ وابن عباد بها مع مؤيد الدولة قد ورد فى مهمّات وحوائج وعُقد لابن عبّاس مجلس جدّل وكنا نبيت عنده فى داره فى باب شير ومعنا الضرير ابو العباس القاضى وابو الجوزاء البَرَقى[1] وابو عبد الله النحوى الزعفرانى وجماعة من الغرباء فرأى ليلة فى مجلسه وجهًا غريبًا صاحب مرقعة فأحبّ ان يعرفه ويعرف ما عنده وكان الشاب من اهل سمرقند يعرف بابى واقد الكرابيسى،

فقال له: يا اخ انبسط واستأنس وتكلّم فلك منّا جانب وطئ وشرب مرئ ولن ترى الّا الخير — بم تقرف؟

فقال: بدقاق،

قال: تدق ماذا؟

قال: ادقّ الخصم اذا زاغ عن سبيل الحق.

فلما سمع هذا تنكّر وعجب لانّه مجئ ببديعة.

فقال: دع هذا وتكلّم،

قال: اتكلّم سائلاً؟ ما بى والله حاجة الى مسئلة، ام اتكلّم مسئولاً؟ فوالله انى لاكسل عن الجواب، ام اتكلّم مقرّرًا؟ فوالله انى لاكره ان ابدّد الدرّ فى غير موضعه،

[1] الى بَرَق بيت كبير من اهل خوارزم (سموطى) *

وانى لكما قال الاوّل

لقد عجمتنى العاجمات فلم تجد ... هلوعًا ولا لين المجسة فى العجم

وكاشفت اقوامًا فابديت وصمهم ... وما للاعادى فى قناتى من وصم

قال له: يا هذا ما مذهبك؟

قال: مذهبى ألّا اقرّ على الضيم ولا انام على الهون ولا اعطى صمتى لمن لم يكن ولى نعمتى ولم تصل عصمته بعصمتى

قال: هذا مذهب حسن ومن ذا الذى يأتى الضيم طائعًا ويركب الهون سامعًا؟ ولكن ما نحلتك التى تنصرها؟

قال: نحلتى مطويّة فى صدرى لا اتقرّب بها الى مخلوق ولا اُنادى عليها فى سوق ولا اعرضها على شاكّ ولا اُجادل فيها المؤمن.

قال: فما تقول فى القرآن؟

قال: ما اقول فى كلام رب العالمين؟ الّذى يعجز عنه الخلق اذا ارادوا الاطّلاع على غيبه وبحثوا عن خافى سرّه وعجائب حكمته فكيف اذا حاولوا مقابلته بمثله وليس له مثل مظنون فضلًا عن مثل متيقّن.

فقال له ابن عباد: صدقت ولكن مخلوق ام غير مخلوق؟

فقال: ان كان مخلوقاً كما يزعم خصمك فما يضرّك؟

فقال: ياهذا! بعد اتناظر في دين الله ونقوم على عبادة الله؟

قال: ان كان كلام الله نفعني ايماني به وعملي بمحكمه وتسليمي لمتشابهه وان كان كلام غيره وحاش لله من ذلك ماضرّني.

فامسك عنه ابن عباد وهو مغيظ — ثم قال: اتخرج من خراسان بعدُ؟

فمكث الرجل ساعة — ثم نهض — فقال له ابن عباد: الى اين ياهذا؟ قد تكسّر الليل بتّ ههنا.

فقال "انا بعدُ لم أخرج من خراسان؟ كيف ابيت بالري؟ — وخرج.

فارتاب به ابن عباد فقفّاه بصاحب له واوصاه بان يتتبع خطاه ويبلغ مداه من حيث لا يفطن به ولا يراه فما زاغ الرجل عن باب ركن الدولة حتى وصل ودخل في ذلك الوقت الفائت اليه فقيل لابن عباد ذلك فطار نومه وقال: اي شيطان هبط علينا واحصى ما كنا فيه بلسان سليط وطبع مريد — وكان هذا الكلام بيسير عيناً لركن الدولة بخراسان

Late hour

فلذلك كان قريبًا وكان احد رجالاته ٭

ومما يدل على ولوع ابن عباد بالسجع ومجاوزته الحد فيه بالافراط قوله يومًا حدثني الناشي[1]. وكان من سادة الناس جعل السين شينا ومر في هذا الحديث وقال هذه لغة وكذب وكان كذوبًا. وقال ابن عباد لشيخ من خراسان في شئ جرى: والله لولا شئ لقطعتك تقطيعًا. ولضعتك تضييعًا. ولفرقتك وفرعتك توزيعًا. ولمزقتك وطحتك تمزيعًا. ولجزعتك تجزيعًا ... قال وملح

هذه الحكاية ينبتر في الكتابة وطرفها ينقص في الرواية دون مشاهدة الحال وسماع اللفظ وملاحظة الشكل في التحرك والتنشي والترنح والتهادي ومد اليد ولي العنق وهز الرأس والالتفات واستعمال الاعضاء والمفاصل ٭

قال وحدثنا ابن عباد يومًا: قال ما قطعني الا شاب ورد علينا الى اصبهان بغدادي فقصدني فاذنت له وكان عليه مرقعة وفي رجليه نعل طاق فنظرت الى حاجبي فقال له وهو يصعد الي: اخلع نعلك فقال ولم ولعلي احتاج اليها بعد ساعة فغلبني الضحك وقلت: اتراه يريد ان يصفعني؟

قال ابو حيان وقال لي علي بن الحسن الكاتب: هجرني في

---

[1] يريد الناشئ الاصغر المتوفى سنة ٣٦٦ (از حواشي كتاب)

بعض الایام هجراً اضرّ بی وکشف مستور حالی وذهب علی امری
ولما اهتدِ الی وجه حیلة فی مصلحتی وورد المهرجان فدخلتُ
علیه فی غمار الناس فلمّا انشدت نوبتان تقدمتُ فانشدتُ
فلم یهش لی ولم ینظر الیّ وکنت ضمنت ابیاتی بیتاً له من
قصیدة علی رویّ قصیدتی فلمّا مرّ به البیت هبّ من
کسله ونظر الیّ کالمنکر علیّ فطأطأتُ رأسی وقلتُ بصوت
خفیض: لا تلم ولا تزد فی القرحة فما علیّ محمل وانما
سرقت هذا من قافیتک لازیّن به قافیتی وانت بحمد
الله تجود بکل علق ثمین وتهب کل درّ مکنون اتراک تشاحّنی
علی هذا القدر وتفضحنی فی هذا المشهد فرفع رأسه و
صوته وقال: یابنی اعدْ هذا البیت فاعدتُه فقال: احسنت
یا هذا ارجع الی اوّل قصیدتک فقد سهونا عنک وطار
الفکر بنا الی شأن آخر والدنیا مشغلة وصار ذلک ظلماً بغیر
قصد منا ولا تعمّد. قال فاعدتها وامررتُها وفغرت فمی
بقوافیها فلما بلغتُ آخرها قال: احسنت الزم هذا الفنّ فانه
حسن الدیباجة وکان البحتری استخلف واکثر بحضرتنا و
ارتفع بخدمتنا وابذلْ نفسک فی طاعتنا نکن من ورائک
مصالحک باداء حقّک والجذب بضبعک والزیادة فی قدرک

لہ یقال جذب بضبع فلان اذا اقدمه (از حواشی کتاب) ۔

على اقرانك . قال : فلم ار بعد ذلك الا الخير حتى عراه ملل
آخر فوضعني في الحبس سنة وجمع كتبي فاحرقها بالنار
وفيها كتب الفراء والكسائي ومصاحف القرآن واصول كثيرة
في الفقه والكلام فلم يميزها من كتب الاوائل وامر بطرح
النار فيها من غير تثبت بل لفرط جهله وشدة نزقه
فهلا طرح النار في خزانته وفيها كتب ابن الراوندي و
كلام ابن ابي العوجاء في معارضة القرآن بزعمه وصالح
بن عبد القدوس ابي سعيد الحصيري وكتب ارسطاطاليس
وغير ذلك ولكن من شاء حمق نفسه .....
قال ابوحيان ..... : ناظر بالري اليهودي رأس الجالوت[1] في اعجاز
القرآن فراجعه اليهودي فيه طويلا وما تنه قليلا وتنكد عليه
حتى احتد وكاد يتقد فلما علم انه قد سجر تنوره واسبط انفه
احتال طلبا لمضادته ومرفقا به في مخاتلته فقال : ايها الصاحب
فلم تتقد وتستشيط وتلتهب وتختلط كيف يكون القرآن عندي
آية ودلالة ومعجزة من جهة نظمه وتأليفه فان كان النظم
والتاليف بديعين وكان البلغاء فيما تدعي عنه عاجزين وله
مذعنين وها انا اصدق عن نفسي واقول ما عندي ان رسالتك

---

[1] هو رئيسهم والجالوت هم الجالية اعني الذين جلوا عن اوطانهم بيت المقدس ويكون رأس الجالوت من ولد داود عم وتزعم عامتهم انه لا يرأس حتى يكون طويل الباع تبلغ انامل يديه ركبتيه اذا مدهما (مفاتيح العلوم ص ۳۴)

وكلامك وفقرك وما تؤلفه وتبادره به نظمًا ونثرًا هو فوق ذلك
او مثل ذلك او قريب منه وعلى كل حال فليس يظهر لي انه دونه
وان ذلك سيستعلي عليه بوجه من وجوه الكلام او بمرتبة
من مراتب البلاغة". فلما سمع ابن عباد هذا فتر وخمد و
سكن عن حركته وانحمص ورهه به وقال، "ولا هكذا ايا شيخ
كلامنا حسن وبليغ وقد اخذ من الجزالة حظًا وافرًا ومن البيان
نصيبًا ظاهرًا ولو كان القرآن له المزية التي لا تجهل والشرف
الذي لا يخمل واين ما خلقه الله على اتم حسن وبهاء مما
يخلقه العبد بطلب وتكلف". هذا كله يقوله وقد نحا حميه
وتراجع مزاجه وصارت ناره رمادًا مع اعجاب شديد قد
شاع في اعطافه وفرح غالب قد دب في اساريره وجهه لانه
رأى كلامه شبيها بالقران لليهود واهل الملل ٭

وقال بعض الشعراء في ابن عباد يذم سجعه وخطه وعقله
متغلب كافي الكفاة وانما هو في الحقيقة كافر الكفار
السجع سجع مهوس والخط خط منقرس والعقل عقل حمار
وكان ذو الكفايتين ابن العميد يقول: خرج
ابن العباد من عندنا من الري متوجها الى اصفهان ومنزله
ورامين وهي قرية كالمدينة فجاوزها الى قرية غامرة وماء
ملح لا شئ الا ليكتب الينا "كتابي هذا من النوبهار يوم السبت

Crack-brained

نصف النهار ٭

قال ابوحیان: وکان ابن عباد یروی لابی الفضل بن العمید کلاماً فی رقعة الیه حین استکتبه لمؤید الدولة وهو:
بسم الله الرحمن الرحیم مولای وان کان سیداً کبرتنا نفاسته. وابن صاحب تقدمت علینا ریاسته. فانه یعدنی سیداً ووالداً. کما اعده ولداً واحداً. ومن حق ذلک ان یعضد رأیی برأیه لیزداد استحکاماً. وتنتظم عقداً وابراماً. وحضرت الیوم مجلس مولانا رکن الدین فتاوضنی ماجری بینه وبین مولای طویلاً ووصل به کلاماً بسیطاً واطلعنی علی ان مولای لایزید بعد الاستقصاء والاستیفاء علی التقصی والاستعفاء والزم عبده ان اکرره مولای اکراه المسألة واجبره اجبار الطلبة علماً بانه ان دافع المجلس المعمور طلباً للتحرز لم یرد وساطتی اخذاً بالتطول واقول بعد ان اقدم مقدمة: مولای غنی عن هذا العمل بتصونه وتصلفه وعزوفه ..... عن التکثر بالمال وتحصیله لکن العمل فقیر الی کفایته. محتاج الی کفالته. وما اقول ان مرادی ما یعقد من حساب. وینشأ من کتاب. ویستظهر به من جمع وبذر من عطاء ومنع. فکل ذلک وان کان مقصوداً. وفی آلات الوزارة

---

۱ مراد رکن الدولہ سے ہے ٭ ۲ Request ٭

معدوداً. ففي كُتّاب مولاى من يفى به ويستوفيه. ويُوفى عليه
مايسر مساعيه. ولكن ولى النعمة يريد[٥] لتهذيب ولده ومن
هو ولي عهده من بعده. والمأمول ليومه وغده. أدام الله
ايامه. وبلغه فيه مرامه. ولا بد وان كان الجوهر كريمًا. والسيخ
قديمًا. والمحتد صميمًا. ومركب العقل سليمًا. من مناب من تعلم
ما السياسة وما الرئاسة وكيف تدبير العامة والخاصة و
بماذا تعقد المهابة. ومن اين يجتلب الاصالة والاصابة.
وكيف تُرتب المراتب. ويُعالج الخطب اذا ضاقت المذاهب.
وتعصى الشهوة لتحرس الحشمة. وتهجر اللذة لتحفظ الامرة. و
لا بد من محتشم يقوم فى وجه صاحبه فيراده اذا بدر منه
الرأى المنقلب. ويراجعه اذا جمع به اللجاج المرتكب. و
يعاوده اذا ملكه الغضب الملتهب. فلم يكن السيب فى ان
فسدت ممالك جمة وبلدان عدة الا ان خفضت اقدار
الوزارة. فانقبضت اطراف الامارة. وليس يفسد على ما
أرى بقية الارض الا اذا استعين باذذال على هذا الامر
فلا يبخلن مولاى على ولى نعمته بفضل معرفته فمن هذه
الدولة جرى ما فضله وفضل الشيخ الامين من قبله وان
كان مسموعًا كلامى. وموثوقا باهتمامى. فلا يقعن انقباض
عنى. واعراض عما سبق منى. ولا يحكم الاجابة الى

العمل فيما يقترحه وغير مراجع فيما يشترطه وهذا خطى
به وهو على ولى النعمة حجة لا يبقى معها شبهة وسابتع
هذه المخاطبة بالمشافهة امّا بحضورى لديه . او بتجشمه
الى هذا العليل الذى قد الحّ النقرس عليه ،
وكان ابن عباد يحفظ هذه النسخة ويرويها ويفتخر بها . قال ابو حيان
وقال لى اصحابنا بالرى منهم ابو غالب الكاتب الاعرج ان هذه
المخاطبة من كلام ابن عباد افتعلها عن ابن العميد الى نفسه
تسوّقا بها ونفاقا بذكرها .....

قال ودخل الناس فى مذهب ابن عباد وقالوا بقوله رغبة
فيما لديه واجتمد بابى الحسين المتكلم الكلابى ان ينتقل
الى مذهبه فقال الحسين دعنى ايها الصاحب اكون مستجدا
لك فما بقى غيرى فان دخلتُ فى المذهب لم يبق بين يديك
من ينبو عليك قبيحه ويبدو للناس عواره فضحك وقال
قد اعفيناك يا ابا عبد الله وبعد فما ينخل عليك بنار جهنم
اصلِ بها كيف شئتَ . قال لنا الحسين بعد ذلك اترانى اصلى
بنار جهنم وعقيدتى وسريرتى معروفتان ويتبوّأ هو الجنة
مع قتل النفس المحرمة وركوب المحظورات العظيمة وان
ظنه بنفسه لعجيبٌ لحرّ الوقاح .

وقال يوما صدر قول الشاعر:

والمورد العذب كثير الزحام

فسكت الجماعة فقال ابن الدارى

يزدحم الناس على بابه

فاقبل عليه بغيظ وقال: ما عرفناك الا متجحرفا جاهلا أما كان لك بالجماعة أسوة.

قلت لابى السلم نجبة بن على القحطانى الشاعر ابن ابن عباد من ابن العميد فقال: زرتهما منتجعا وزرتهما جميعا وكان ابن العميد اعقل وكان يدّعى الكرم وابن عباد اكرم ويدّعى العقل وهما فى دعواهما كاذبان وعلى سجيتهما جاريان. انشدت يوما على باب ذاك قول الشاعر

اذا لم يكن العيش فى ظل دولة ... جعال ولا مال فحسبى انتقالها

وما ذاك من بخل لها غير انه ... يؤمل اخرى فهو يرجو نوالها

فرفع اليه انشادى فاخذنى واوعدنى وقال انج بنفسك فانى ان رأيتك بعد هذا اولغت الكلاب دمك، وكنت قاعدا على باب هذا منذ أيام فانشدت البيتين على سمعه فرفع الحديث اليه فدعانى ووهب لى دريهمات وخرقات وقال لا تتمنّ انتقال دولتنا بعد هذا.

قال ابو السلم: هذا من اعذر الناس فى الشعر يحفظ البيت والبيت .....

قال ابوحيان عند ما قارب الفراغ من كتابه فى اخلاق الوزيرين ولولا ان هذين الرجلين اعنى ابن عباد وابن العميد كانا كبيرى زمانهما واليهما انتهت الامور وعليهما طلعت شمس الفضل وبهما ازدانت الدنيا وكانا بحيث يُنشر الحسن منهما نشراً والقبيح يُؤثر عنهما أثراً لكنت لا اتسكع فى حديثهما هذا التسكع ولا امحى عليهما بهذا المحو ولكن النقص مما يدّعى التمام شنع والحرمان من السيّد المأمول فاقرة والجهل من العالم منكر والكبيرة ممن يدّعى العصمة جائحة والبخل ممّن يتبرّأ منه بدعواه عجيب. ولو اردت مع هذا كله ان تجد لهما ثالثاً فى جميع من كَتَبَ للجبل والديلم الى وقتك هذا المؤرخ فى الكتاب لم تجد.

قال وقال ابن عباد يوماً: كان ابوالفضل (يعنى ابن العميد) سيّداً ولكن لم يشقّ غبارنا. ولا ادرك شوارنا..... ولا عرف غِرارنا. لا فى علم الدين. ولا فيما يرجع الى نفع المسلمين. فاما ابنه فقد عرفتم قدره فى هذا وفى غيره طيّاش قلّاش. ليس عنده الا قاش وقماش..... وولدت والشعرى فى طالعى ولا دقيقة لا دركت النبوة وقد ادركت النبوة اذا قمت بالذبّ عن النصرة لها فمن ذا يجارينا او يبارينا. ويغارينا. ويسارينا. ..... يخارينا .....

قال علی بن .... : عطاءُ ابن عباد لا یزید علی مائة درهم و
ثوب الی خمسمائة، وما یبلغ الی الالف نادرٌ، وما یُوفی علی الالف
بدیعٌ، بلی قد نال به ناس من عرض جاهه علی السنین ما یزید
قدرُه علی هذا باضعاف وعدد هؤلاء قلیل جدًّا وذلک بابتذال
النفس وهتک الستر. قال: ولقد بلغ من رکاکته انه کان عنده
ابو طالب العلوی فکان اذا سمع منه کلامًا یستمتع فیه وخبرًا
یتمقّه ویُری یبلّ عینیه وینشر منخریه، ویُروی انه قد
لحقه غشی حتی یرشّ علی وجهه ماء الورد فاذا افاق قیل: وما
اصابك؟ ما عراك؟ ما الذی نالك وتغشّاك؟ فیقول ما زال
کلام مولای یروقنی ویُؤنقنی حتی فارقنی لُبّی وزایلنی
عقلی وانشرحت مفاصلی وتخاذلت عُرَی قلبی وذهل ذهنی
وحیل بینی وبین رشدی فیتململ وجه ابن عباد عند ذلک
ویتنفّش ویضمك عُجبًا وجهلًا ثم یأمر له بالحباء والتکرمة
ویقدّمه علی جمیع بنی ابیه وعمّه ومن یخدع هکذا فهو
بالنساء الرعن اشبه وبالصبیان الضعاف امثل +

وذکر الوزیر ابو سعد منصور بن الحسین الآبی فی تاریخه
من جلالة قدر الصاحب وعظم قدره فی النفوس وحشمته
ما لم یُذکر لوزیر قبله ولا بعده مثله، وانا ذاکر ما ذکره علی ما
نسقه: قال تُوفیت امّ کافی الکفاة بعبهان وورد علیه الخبر

فجلس للتعزية يوم الخميس للنصف من محرم سنة ٣٨٤
وركب اليه سلطانه وولى نعمته فخر الدولة بن ركن الدولة
معزيًا ونزل وجلس عنده طويلاً يعزيه ويسكن منه و
بسط الكلام معه بالعربية وكان يفصح بها فسمعته يقول حين
اراد القيام: ايها الصاحب هذا جُرح لا يندمل فاما سائر الامراء
والقوّاد مثل منوجهر بن قابوس ملك الجبل وفولاذ بن مانادر
احد ملوك الديلم وابى العباس الفيرزان ابن خالة فخر الدولة
وغيرهم من الاكابر والاماثل فانهم كانوا يحضرون حُفاة
حُسّرًا وكان كل واحد منهم اذا وقعت عينه على الصاحب قبل
الارض ثم توالى بين ذلك الى ان يقرب منه ويامره بالجلوس فيجلس
وما كان يتحرك ولا يستوفز لاحد بل كان جالسًا على عادته فى
غير ايام التعزية .....

قال وخطب كافى الكفاة ابنة ابى الفضل بن الداعى لِسبطه
عبّاد بن الحسين ووقع الاملاك فى داره يوم الخميس لاربع
خلون من شهر ربيع الاول سنة ٨٤ وكان يومًا عظيمًا احتفل فيه
كافى الكفاة ونثر من الدنانير والدراهم شيئًا كثيرًا ولذلك
انفذ فخر الدولة له على يدى احد حُجّابه الكبار الى هناك
من النثار ما زاد على مائة طبق عينًا وورقًا .....

---

١ كذا بالاصل: وهم ... ى سماه ابن الاثير فولاذ فاندار (از حواشى كتاب)

ثم ذكر وفاة الصاحب في الوقت الذي ذكره غيره وكما ذكرناه
آنفًا. ثم قال وتوفي فخر الدولة عشية يوم الثلاثاء عاشر شعبان
وكان مبلغ عمره اربعًا واربعين سنة وستة أشهر وايامًا. ثم
وصف أخلاقه وجيوشه وقلاعه واموالهِ التي خلّفها ثم
قال: فاما أمر الوزارة في ايامه فكانت اشهر من ان يحتاج الى
ذكرها فان اوّل وزرائه كان كافي الكفاة واسنة الاقلام و
عذبات الالسنة تكلّ دون ايسر اوصافه وادنى فضائله ولولا
ما آل اليه امر الوزارة في هذه الايام واعتقاد من لم يعلم حالها
في ذلك الزمان بان الامر لم يزل على ما نراه او قريبًا منه وشبيهًا
به لامسكنا عن ذكره ولكنا نذكر يسيرًا من احواله فان هؤلاء
الذين ذكرناهم من ابناء الملوك والامراء والقوّاد وسائر من
ساواهم من الزعماء والكبار مثل اولاد مؤيد الدولة وابن
عزّ الدولة ومنوجهر بن قابوس بن وشمكير ..... وكان في يد
كل واحد من هؤلاء من الاقطاع ما يبلغ ارتفاعه خمسين
الف دينار وما دونها الى عشرين الف دينار ومن اكابر القوّاد
ما يطول تعدادهم يحضرون باب داره فيقفون على دوابّهم
مُطرقين لا يتكلّم واحد منهم هيبةً واعظامًا لموضعه الى
ان يخرج احد خلفاء حُجّابه فيأذن لبعض اكابرهم و
يَصرفهم جملة فكان من يؤذن له في حول يظنّ انه قد بلغ

الآمال ونال الفوز بالدنيا والآخرة فرحًا ومسرّة وشرفًا وتعظيمًا
فاذا احصل في الدار واذن له في الدخول الى مجلسه قبل الارض
عند وقوع بصره عليه ثلاث مرات او اربعًا الى ان يقرب
منه فيجلس من كانت مرتبته الجلوس الى ان يقضي كل واحد
منهم وطره من خدمته ثم ينصرف بعد ان يقبل الارض
ايضًا مرارًا. ولم يكن يقوم لاحد من الناس ولا يشير الى القيام
ولا يطمع منه احدٌ في ذلك. ونزل بالصيمرة عند عوده من
الاهواز فدخل عليه شيخ من زهّاد المعتزلة يعرف بعبد الله
ابن اسحاق فقام له فلما خرج التفت كافي الكفاة وقال: ما قمت
لاحد مثل هذا القيام منذ عشرين سنة وانما فعل ذلك
به لزهده فانه كان احد ابدال دهره فاما العلم فقد كان يرى
من هو اعلم منه فلا يحفل به. واما هيبته في الصدور ومخافته
في القلوب وحشمته عند الصغير والكبير والبعيد والقريب
فقد بلغت الى ان كان صاحبه فخر الدولة ينقبض عن كثير
مما يريده بسببه ويمسك عما تشره اليه نفسه لمكانه
وقد ظهر ذلك للناس بعد موته وانبساط فخر الدولة فيما
لم يكن من عادته فعلم انه كان يزمّ نفسه لحشمته ثم كان
يحله محل الوالد اكرامًا واعظامًا ويخاطبه بالصاحب شفاهًا و
كتابًا. فاما اكابر الدولة ان الواحد اذا رأى احد حجابه بل

× الابدال: قوم من الزهاد لا تخلو الدنيا منهم فاذا مات واحد ابدل اخر مكانه

احد الاصاغر من حاشيته فان فرائصه كانت ترتعد وجوانحه
كانت تصطفق الى ان يعلم ما يريده منه و يخاطبه به . و
تظلمت اليه امرأة من صاحب لفولاذ بن ما نادر وذكرت
انه ينازعها فى حق لها فما زاد على ان التفت الى فولاذ وكان
فى موكبه يسير خلفه فبهت وتحير وارتعد ووقف ولم يبرح
الى ان سار كافى الكفاة ثم ارسل مع المرأة من ارضاها وازال
ظلامتها ومثل هذا كثير يطول الكتاب ببعضه فكيف ان يضيع
فيه كله . واما اسبابه وحاشيته وهيبته ورتبته فان من ايسرها
كان له عدة من الحجاب منهم من على مربطه ثلاثمائة رأس
من الدواب او ما يقاربها وكانت احوال بلكا الحاجب تزيد
على ذلك زيادة كثيرة فانه كان على مربط خليفة له يعرف
بيزيدة من الخيل العتاق الموصوفة وكان لا يستغنى عنها
لانه كان موصوفا بحفظ الطرق وطلب الاكراد واهل العيث
وصيانة السابلة . وكان ما يخرج لكافى الكفاة فى السنة فى
وجوه البر والصدقات والمبرات وصلات الاشراف واهل العلم
والغرباء الزوار ومن يجرى مجرى ذلك مما يتكلفه ويريد
به صيت الدنيا واجر الآخرة يزيد على مائة الف دينار ....
ثم وزر ابن عباد بعد مؤيد الدولة لاخيه فخر الدولة اخى
عضد الدولة فبقى فى الوزارة ثمانى سنة وشهوراً وفتح

خمسين قلعة سلّمها الى فخر الدولة لم يجتمع عشر منها لابيه و لا لاخيه.

وسمع الصاحب الحديث وأملى. فحدث ابو الحسن على بن محمّد الطبرى الكيا قال لما عزم الصاحب ابن عباد على الاملاء وهو وزير خرج يوما متطلّسا متمنكا بزىّ اهل العلم فقال قد علمتم قدمى فى العلم فاقرّوا له بذلك فقال وانا متلبّس بهذا الامر وجميع ما انفقته من صغرى الى وقتى هذا من مال ابى وجدّى ومع هذا فلا اخلوا من تبعات اشهد الله واشهدكم انى تائب الى الله من ذنب اذنبته. واتخذ لنفسه بيتا وسمّاه بيت التوبة ولبث اسبوعا على ذلك ثم اخذ خطوط الفقهاء بصحة توبته ثم خرج فقعد للاملاء وحضر الخلق الكثير و كان المستملى الواحد يضاف اليه ستة كل يبلغ صاحبه فكتب الناس حتى القاضى[1] عبد الجبار، واهدى اليه العميرى كتبا وكتب معها

العميرى عبدٌ كافى الكفاة ... وان اعتدّ فى وجوه القضاة

خدم المجلس الرفيع بكتب ... مفعمات من حسنها مترعات

فوقّع الصاحب تحتها:

قد قبلنا من الجميع كتابا ... ورددنا لوقتها الباقيات

لست استغنم الكثير لى ... قول خذ ليس مذهبى قولهات

[1] قاضى القضاة رئيس ... اس كا ترجمہ علامہ سبکی نے دیا ہے۔

حدّث ابو الرجاء الضرير الشطرنجي العروضي الشاعر الاهوازي
بالاهواز قال قدم علينا الصاحب ابن عباد في السنة التي
جاء فيها فخر الدولة ولقيه الناس ومدحه الشعراء فمدحته
بقصيدة قلتُ فيها

الى ابن عباد ابي القاسم الصاحب اسماعيل كافي الكفاة

فقال قد كنتُ والله اشتهي بان تجتمع كنيتي واسمي و
لقبي واسم ابي في بيت فلما انتهيتُ الى قولي فيها

ويشرب الجيش هنيئًا بها

فقال: يا ابا الرجاء امسك، فامسكتُ فقال:

ويشرب الجيش هنيئًا بها .. من بعد ما الرحمن ماء الصراة

هكذا هو؟ قلت: نعم قال احسنتَ! قلتُ: يا مولاي
احسنتَ انت عملتُ انا هذا في ليلة وانت عملته في لحظة...

ولابي بكر الخوارزمي في ابن عباد

لا تحمدنّ ابن عبّاد وان هطلتْ كفّاه يومًا ولا تذممه ان حرما
فانها خطرات من وساوسه يُعطي ويمنع لا بخلاً ولا كرما

فلما مات الخوارزمي بلغ الصاحب وفاته فقال

اقول لركب من خراسان رائح

"امات خوارزميّكم؟ قال لي: "نعم"

فقلتُ: اكتبوا بالجصّ فوق قبره

"الا لعن الرحمٰن من کفر النعم"

وحدث ابو الحسن[1] بن ابی القاسم البیہقی فی کتاب مشارب التجارب وذکر الصاحب فقال: ابو القاسم اسماعیل بن عباد بن عباس الوزیر ابن الوزیر ابن الوزیر کما قال الرستمی فیہ

وَرِثَ الوِزَارَةَ کابراً عن کابرٍ ۔۔۔ موصولةَ الاسناد بالاسناد

یُروی عن العبّاس عبّادٌ وزا ۔۔۔ رتہ واسماعیل عن عبّاد

قال: وُلد بکورۃ فارس فی ذی القعدۃ سنۃ ۳۲۶ ومدحہ خمسمائۃ شاعر من ارباب الدواوین وممن کان ببابہ قاضی القضاۃ عبد الجبار بن احمد الاسدابادی وکان قد فوّض الیہ قضاء ہمذان والجبال .....

وانشد الصاحب لنفسہ یرثی

یقولون لی اودی کثیر بن احمد ۔۔۔ وذلک رُزءٌ ما عَلِمتَ جلیلُ

فقلتُ دعونی والعلا نَبکہ معاً ۔۔۔ فمثل کثیرٍ فی الرجال قلیلُ

وذکر ہلال بن المُحَسِّن عن ابی طاہر بن الحمامی عن الانبرانی الکاتب قال: ورد الی الصاحب رجل من اہل الشام فکان فیما استخبرہ عنہ: مرسائلُ مَن تُقرأ عندکم؟ فقال:

---

[1] یعنی علی بن زید بیہقی المتوفی ۵۶۵ ، اس کا مفصل حال یاقوت نے معجم الادبا ج ۵ ص ۲۰۸ پر لکھا ہے - نیز دیکھو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام بذیل بیہقی ۔

رسائل ابن عبد كان . قال و من ؟ قال رسائل الصابئ . وغمزه احد جلسائه ليقول رسائل الصاحب فلم يفطن ورآه الصاحب فقال: تغمز حماراً لا يحس .

وكان صاحب خراسان الملك نوح بن منصور السامانى قد ارسل الى الصاحب فى السر يبتدعيه الى حضرته ويرغبه فى خدمته وبذل اليدول السنية فكان من جملة اعتذاره ان قال: كيف يحسن لى مفارقة قوم بهم ارتفع قدرى . وشاع بين الانام ذكرى . ثم كيف لى بحمل اموالى . مع كثرة اثقالى . و عندى من كتب العلم خاصة ما يحمل على اربعمائة جمل او اكثر قال ابو الحسن البيهقى وانا اقول بيت الكتب الذى بالرى على ذلك دليل بعد ما احرقه السلطان محمود بن سبكتكين فانى طالعت هذ البيت فوجدت فهرست تلك الكتب عشر مجلدات فان السلطان محموداً لما ورد الى الرى قيل له ان هذه الكتب كتب الروافض واهل البدع فاستخرج منها كل ما كان فى علم الكلام وامر بحرقه .

وللصاحب من التصانيف كتاب المحيط باللغة عشر مجلدات . كتاب ديوان رسائله عشر مجلدات . كتاب الكافى رسائل . كتاب الزيدية . كتاب الاعياد وفضائل النوروز . كتاب الامامة فى تفضيل على بن ابى طالب [illegible] صحيح امامة من تقدمه .

کتاب الزہراء لطیف۔ کتاب عنوان المعارف فی التاریخ۔ کتاب الکشف عن مساوی المتنبیٔ۔ کتاب مختصر اسماء اللہ تعالیٰ و صفاتہ۔ کتاب العروض الکافی۔ کتاب جوہرۃ الجمہرۃ۔ کتاب نہج السبیل فی الاصول۔ کتاب اخبار ابی العیناء۔ کتاب نقض العروض۔ کتاب تاریخ الملک واختلاف الدول۔ کتاب لزیدین۔ کتاب دیوان شعرہ .....

حدث الوزیر[1] ابو العلاء بن حسنول قال: کان دینار المجوسی صدراً فی دیوان الری وکان مدنّراً مدبّرہا متولاً فکتب رجل الی الصاحب۔

لم لا یفرّق فی دیوان عسکرہ ... کافی کفاۃ الوری دینار دینار

فانّ الیسر مافی قطع شافتہ ... تطہیر دیوانہ من عابدی النار

فقبض علیہ وصادرہ واستوفی منہ مالاً عظیماً والسبب فی ذلک البیتان۔ وحدث ابن بابک قال: سمعت الصاحب

---

[1] ابو العلاء محمد بن علی ہمذانی الاصل تھا، اس کا باپ ابو القاسم کتابت و بلاغت میں ضرب المثل اور دیوان رسائل کا حاکم اعلیٰ تھا۔ جب سلطان محمود غزنوی نے رَے فتح کیا تو اُس کو اپنے ہمراہ غزنی لے گیا۔ سلطان مسعود کے زمانے میں دوبارہ رَے کا دیوان رسائل اُسکے سپرد ہوا۔ تصنیف تتمہ یتیمۃ کے وقت وہ رَے میں موجود تھا (تتمہ یتیمۃ الدہر منقول در حواشی زبدۃ الصدور ص ۴۸)۔

يقول مُدِحتُ (والعلم عند الله) بمائة الف قصيدة شعراً
عربية وفارسية وقد انفقتُ اموالي على الشعراء والادباء و
الزُّوار والقُصّاد ما سُرِرت بشعر ولا سرّني شاعر كما سرّني
ابو سعيد الرستمي الاصفهاني بقوله

ورث الوزارة كابراً عن كابر مرفوعة الاسناد بالاسناد
يَروِي عن العباس عبّاد وزا + رثه واسماعيل عن عبّاد .....

قال ابو حيان : كان ابن عباد يأتي بالسجع في أثر كلامه
مع رَوِيّة طويلة وانفاس مديدة وحَشْرَجة صدر وانتفاخ
مَنْخَرَيه والتواء شِدْقيه وتعويج عنقه واللَّعِب بشاربه و
عَنْفَقَتِه فلو رأيته يقترح السائل على هذه الامثلة العجيبة
والبيان الشافي لرأيت عجبا من العجائب . وضربا من
الغرائب ..... *

قرأت بمصر في نسخة باليتيمة للثعالبي ..... :

حدثني عون بن الحسين الهَمَذاني التميمي قال كنت يوما
في خِزانة الخِلَع للصاحب فرأيت في ثَبَت الحُسبانات لكاتبها و
كان صَديقي مَبلَغ عمائم الخَزّ التي صارت في تلك الشَتْوة
في خِلَع العلويين والفقهاء والشعراء سوى ما صار فيها في خِلَع
الخَدَم والحاشية ثمانمائة وعشرون . قال وكان يُعجبه الخزّ
ويأمر بالاستكثار منه في داره فنظر لقاسم الزعفراني يوما

الى جميع من فيها من الخدم والحاشية عليهم الخزون الملوّنة الفاخرة
فاعتزل ناحيةً واخذ يكتب شيئًا فسأل الصاحب عنه فقيل له انه
في مجلس كذا يكتب فقال علىّ به فاستمهل الزعفراني هنيئا ثم دفع اليه
فاعجله الصاحب وامر ان يؤخذ ما في يده من الدرج فقام
الزعفراني اليه وقال: ايّد الله الصاحب
اِسمعه ممّن قاله تَزْدَدْ به عجبًا فحُسْنُ الوِرْدِ في اغصانِهِ

فقال: هات يا ابا القاسم فانشده ابياتًا منها

سواك تَعُدُّ الفتى ما اقتنى ويأمُرُه الحرصُ ان يَخْزُنا
وانتَ ابنُ عبّادٍ المُرتجى تَعُدُّ نوالك نيلَ المُنى
وخيرُك مِن باسِطٍ كفّه وممّن ثَنَاها قريبُ الجَنى
غَمَرْتَ الورى بصُنوف الندى فاصغرُ ما ملكوه الغِنى
وغادرتَ اشعرهم مُفْحَمًا واشكرَهم عاجزًا الكُنّا
ايا من عطاياه تُهدي الغنى الى راحتَي مَن نأى او دَنا
كسوتَ المقيمين والزائرين كِسًا لم نَخَلْ مثلَها مُمكِنا
وحاشية الدار يمشون في ضروب من الخزّ إلّا انا

فقال الصاحب: قرأتُ في اخبار معن بن زائدة انّ رجلًا
قال له احملني! فامر له بفرس وبغلة وحمار وناقة ..... ثم قال لو
علمتُ ان الله خلق مركوبا غيرها لحملتك عليه وقد امرنا لك
من الخزّ بجُبّة وقميص وسراويل وعِمامة ومِنديل ومِطرف

ورداء وجزرب ولو علمنا لباسًا آخر يُتّخذ من الخزّ لاعطيناكه
ثم أمر بادخاله الى الخزانة وصُيّرت تلك الخِلَع عليه وسُلّم ما فضل
عن لُبسه فى الوقت الى غلامه .

قال وحدثنى ابو عبد الله محمد بن حامد الحامدى
قال عهدى بأبى محمد ماثلاً بين يدى الصاحب يُنشده قصيدةً
اوّلها

هذا فؤادك نهبًى بين اهواءِ ... وذاك رأيك شورى بين آراءِ
هواك بين العيون النجل مقتسم ... داء لعمرك ما ابلاه من داءِ
لا تستقرّ بارض او تسير الى ... اخرى بشخصٍ قريبٍ عزمه ناءِ
يومًا بمُرْوَى ويومًا بالعقيق ويو + مًا بالحُذَيب ويومًا بالخُلَيصاءِ
وتارةً تنتحى نجدًا وآونةً ... شِعبَ العقيق وطورًا قصر تيماءِ

قال فرأيتُ الصاحب متقبّلا عليه بجماعه حسنَ الاصغاء
الى انشاده مستعيدًا لاكثر ابياته مظهرًا من الاعجاب به
والاهتزاز له ما يعجب الحاضرين فلما بلغ الى قوله

أُدعى باسماء نَبزًا فى قبائلها ... كأنّ اسماءَ اضحت بعض اسمائى
اطلعتُ شعرى فالقت شعرها طربا ... فآلفا بين اصباحٍ واسماءِ

زحف عن دسته طربًا له . فلما بلغ الى قوله فى المدح

لو انّ سحبان باراه لا سحبه ... على بطالته اذيال فأفاءِ
ارى الاقاليم قد القت مقالدها ... الى مستبقات اىّ القضاءِ

[1] ابو محمد الخازن کا حال دیکھو یتیمۃ الدھر ج ۳ : ۱۴۸ پر

فساس سيرتها منه باربعة امرٍ ونهيٍ وتثبيتٍ وامضاءِ
كذاك توحيده الوى باربعه كفرٍ وجبرٍ وتشبيه وارجاءِ

فجعل يحرّك رأسه ويقول احسنت! احسنت! فلما انهى القصيدة امر له بجائزة وخلع.

قال الامير ابو الفضل الميكالى كتب عامل رقعة الى الصاحب فى التماس شغل وفى الرقعة: ان رأى مولانا ان يأمر بارشغالى ببعض اشغاله فعل، فوقّع الصاحب تحتها من كتب لارشغالى لا يصلح لاشغالى

وحدث هلال بن المحسّن ما روى احد وُفّى من الاعظام والاكبار بعد موته ما وُفّيه الصاحب فانه لما جُهّز ووضع فى تابوته واخرج على اكتاف حامليه للصلاة عليه قام الناس باجمعهم فقبّلوا الارض بين يديه وخرّوا عند ذلك تيابهم ولطموا وجوههم وبلغوا فى البكاء والنحيب عليه جهدهم وكان يلبس القباء فى حياته تخفّفاً بالوزارة وانتساباً معها الى الجندية .....

وحُدّث عن ابى نصر بن خواشاده انه قال: ما غبطتُ احداً على منزلة كما غبطت الصاحب ابا القاسم بن عباد فانّا كنّا مقيمين بظاهر جرجان مع مؤيد الدولة على حرب الخراسانية فدخل الصاحب الى داره فى البلد آخر نهار يوم لحضور المجلس

---

١ لسان العرب میں ہے: لا يقال شغلته لانها لغة رديئة،

الذى يعقده لاهل العلم وتحته دابّة رهوار وقد ارسل عنانه فرأيت وجوه الديلم واكابرهم من اولاد الامراء يَعْدُون بين يديه كما تعدو الركابية وكان عضد الدولة يخاطب شيخنا خطاباً لا يُشرك معه فيه الّا انه كان يقلّ مكاتبته وكانت الكتب من عضد الدولة انما ترد على لسان كاتبه ابى القاسم عبد العزيز بن يوسف.

ولما وجدتِ الشعراء لبضاعتها عند ابن عباد نَفاقاً وسُوقاً اهدوا نتائج افكارهم الى حضرته وساقوها نحوه سوقاً. فذكر الثعالبى قال: واحتفّ به من نجوم الارض وافراد العصر وابناء الفضل وفرسان الشعر من يُربى عددهم على شعراء الرشيد ولا يقصُرون عنهم فى الاخذ برِقاب القوافى وملك رِقّ المعانى .....

وكتب ابو حفص الاصفهانى الورّاق الى الصاحب رقعةً نسختها: لولا ان الذِكرَى ـــــ اطال الله بقاء مولانا الصاحب الجليل ـــ تنفع المؤمنين وهزّ الصمصام يُعين المُصلِتين لما ذكّرتُ ذاكراً ولا هززتُ ماضِياً ولكن ذا الجارحة يستعجل النُجح ويَكُدّ الجواد السَمح وحال عبد مولانا فى الحنطة متخلّقة. وجِرْذان داره عنها منصرفة. فان رأى ان يخلط عبده بمن اخصب رَحْله فلم يُشذِر رَحْله. فَعَلَ ان شاء الله. فوقّع على رقعته:

احسنت يا اباحفص قولاً وسنحسن فعلاً فيشرجرذان دارك بالخضب . وآمنها من الجدب . فالحنطة تأتيك فى الاسبوع . ولست عن غيرها من النفقه بممنوع . ان شاء الله تعالى ....

وحدث عن عون بن الحسين الهمذانى قال سمعت اباعيسى بن المنجم يقول سمعت الصاحب يقول ما استأذنت على فخر الدولة وهو فى مجلس الانس الا وانتقل الى مجلس الحشمة فاذن لى فيه وما اذكر انه تبذل بين يدىّ او مازحنى قط الا مرّة واحدة ... فاظهرت الكراهة لانبساطه وقلت : بنا من الجد ما لا نفرغ معه للهزل ونهضت كالمغاضب فما زال يعتذر الىّ مراسلةً حتى عاودت مجلسه ولم يجد بعدها الى ما يجرى مجرى الهزل والمزح .....

قال وعرض علىّ ابو الحسن الشقيقى البلخى توقيع الصاحب اليه فى رقعته : من نظر لدينه نظرنا لدنياه فان آثرت العدل والتوحيد . بسطنا لك الفضل والتمهيد . وان اقمت على الجبر فليس لكسرك من جبر .

وهذه رسالة كتبها الصاحب الى ابى على الحسين بن احمد فى شأن ابى عبد الله محمد بن حامد — قال الثعالبى وسمعت الامير ابا الفضل عبد الله بن احمد الميكالى يسرد ها فزادنى جريها على لسانه وصفاً لها عن فمه اعجاباً بها — وهى : كتابى

هذا يا سيّدى صَدَر من سَحْنة[1] وقد ارخى الليل سُدُوله. وسَحَب الظلامُ ذيولَه. ونحن على الرحيل غداً ان شاء الله اذا مدّ الصباح غُرَره قبل ان يُسبِغ حُجوله. ولولا. ذلك لاطلتُه كوُقوف الحجيج على المشاعِر. ولما اقتصر منه على زاد المسافر. فانّ المُتحمِّل له وسيع الحقوق لدىّ. حقيق ان اتعب له خاطرى وبدَنى. وهو ابو عبد الله الحامدى كان وافانا مع ذلك الشيخ الشهيد. ابى سعيد الشبيبى السعيد. رفع الله منازله. وقتل قاتله. يكتب له فآنِسنا بفضله. وآنسنا الخيرَ من عقله. فلما فُجِع بتلك الصحبة. وبما كان له فيها من القربة. لم يرض غير بابى مشرعًا. وغير جنابى مَرتعًا. وقطع الىّ الطريق الشاقّ موكّداً حقًّا لا يُشقّ فيه غبارُه. ولا يُنسى على الزمان ذِمارُه. فكنت على جناح هذه النهضة التى بثالم يستقرّ ثَواها. ولم يُلْق عصاها. فاحراج الحرّ المبتدئ الامر القريب العهد بوَطأة الدهر تحاملٌ عليه بالمركب الوَعْر فرددتُه اليك يا سيّدى لتُسْهِل عليه حِجابَك. وتُمهّد له جَنابَك. ويترصّد عملاً خفيف الثقل. نَدِىّ الظِلّ. فاذا اتّفق عرضتَه عليه. ثمّ فوّضتَه اليه وهو الى ان يتّسق ذلك ضيفى وعليك قِراه. وعندك مَرْبَعه و

[1] وسحنة موضع بالقرب من همذان. قال ابن حوقل من اسد اباذ الى سحنة تسعة فراسخ ومن سحنة الى ا[illegible] نور ثمانية فراسخ. (از حواشى كتاب) +

مَشْتَناه . ويريد اشتغالا بالعلم يزيده استقلالاً الى ان ياتيه ان شاء الله خبرنا فى الاستقرار . ثم له الخيار . ان شاء اقام على ما وليته . وان شاء التحق بنا ناشراً ما اوليته . وقد وقّعتُ له الى فلان بما يعينه على بعض الانتظار . الى ان يختار له كل الاختيار فاوعز اليه بتعجيله واكفنى شغل القلب بهذا الحرّ الذى افردنى بتاميله . ان شاء الله تعالى وحده .

وكتب الى القاضى ابى بشر الفضل بن محمد الجرجانى عند وروده باب الرى وافداً عليه

تحدثت الركاب بسير اروى ... الى بلدٍ حططتُ به خيامى
فكِدتُ اطير من شوق اليها ... بقادِمَة كقادمة الحمام

افحقٌّ ما قيل من امر القادم ؟ ام ظنٌّ كما نى الحالم ؟ لا والله بل هو درك العيان . وانه ونيل المنى سيّان . فمرحبًا ايها القاضى براحلتك ورحلك . بل اهلاً بك وبكافّة اهلك . ويا سرعة ما فاح نسيم مسراك . ووجد تاريخ يوسف من ريّاك . فحُثّ المطىّ تُنزل غُلّتى برؤياك . وتُزح علّتى بلقياك ونُصّ على يوم الوصول نجعله عيداً مُشرّفاً . ونتخذه موسمًا ومعرفا . ورَدِّ الغلام . اسرع من رجع الكلام . فقد امرتُه ان يطير على جناح نسر . يترك الصبا فى عقال اسر .

سقى الله ... ات مررت بارضها

فَاَدّتك نحوى يازياد بن عامرٍ
اَصاَئِل قربٍ اَن تَجى ان انالها
بلُقْياك قد نَهْزَحْنَ حرّا لهواجرٍ.....

ومِمّا هُجى به الصاحب قول ابى العلاء الاسدى

اذا رأيتَ مسبّحًا فى مرقّعة
يأوى المساجد حُرّا ضُرّه بادى
فاعلمْ بانّ الفتى المسكين قد قَذَفتْ
بِه الخطوب الى لُؤم ابن عبّادِ.....

قال وكان الصاحب عند دخوله الى بغداد قصد القاضى ابا السائب عتبة بن عبيد لقضاء حقّه فتثاقل فى القيام له وتحفّز تحفّزاً اراه به ضعف حركته وقصور نهضته فاخذ الصاحب بضَبْعه واقامه وقال نعين القاضى على قضاء حقوق اخوانه فخجل ابو السائب واعتذر اليه .

وذكر القاضى ابو على التَّنُوخى فى كتاب نشوار المحاضرة : حدثنى ابو منصور عبد العزيز بن محمد بن عثمان المعروف بابن ابى عمرو السرائى حاجب امير المؤمنين المطيع لله قال دخلت فى حداثتى يومًا على ابن السائب القاضى فتثاقل فى القيام لى واظهر لى ضعفًا عنه للسن والعِلَل المتطاولة له. قال فتطاول فجرت يده بيدى فقمته القيام التامّ و

قلت له اعين قاضى القضاة — ايّدك الله — على اكمال البرّ وتوفية الاخوان حقوقهم قال وقد كنتُ عائبًا عليه فى اشياء عاملنى بها وانما جئته للخصومة فبدأتُ لاخذ الكلام فحين رأى الشرّ فى وجهى قال: تتفضّل لاستماع كلمتين ثم تقول ما شئتَ فقلت له قل: فقال روينا عن ابن عباس رضى الله عنه فى قوله تعالى فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ قال عفوًا بلا تقريع فان رأيت ان تفعل ذلك فافعلْ فاستحييتُ من الاستقصاء عليه وانصرفتُ. قال المؤلف والذى عندى ان الخبر انّما جرى بين هذا والقاضى وبلغ امره الصاحب فانتحله لنفسه وحكاه فى مجلس انسه فشاع عنه وكان الصاحب رحمه الله ممن يحبّ الفخر وانتحال الفضائل التى ربما قصر عنها.

ومن اشعار الصاحب

يا خاطرًا يخطر فى تيهه ... ذكرك موقوف على خاطرى
ان لم تكن آثر من ناظرى ... عندى فلا متّعتُ بالناظر

وكتب الى ابى الحسن الطبيب

انا رجوناك على انبساط ... والجوع قد اثّر فى الاخلاطِ
فان عسى ملتَ الى التباطى ... صفعتُ بالنعل قفا بقراطِ

وله

بعدتَ فطعم العيش بعدك علقم
ووجه حياتى منذ تغيّبتَ ارقمُ
فمالك قد ادغمت قربك فى النوى
وودك فى غير النداء مرخّمُ

وقال لمّا حضرته الوفاة:

وكم شامتٍ بى عند موتى جهالةً
بظلم يسلّ السيف بعد وفاتى
ولو علم المسكين ما ذا يناله
من الذلّ بعداً مات قبل مماتى.....

وكتب الى ابى الفضل بن شعيب:

يا ابا الفضل لِمْ تاخّرتَ عنا
فاسأنا. بحسن عهدك ظنّا
كم تمنّت نفسى صديقاً صدوقا
فاذا انت ذلك المتمنّى
فبغصن الشباب لمّا تثنّى
و بعهد الصبا وان بان منّا
كن جوابى اذا قرأتَ كتابى
لا تقل للرسول كان وكنّا.....

وله يمدح عضد الدولة

سعود يحار المشتري في طريقها
ولا تتأتّى في حساب المنجّم
وكم عالم احييتَ من بعد عالم
على حين صاروا كالهشيم المحطّم
فوالله لولا الله قال لك الورى
مقال النصارى في المسيح بن مريم
محامد لو فضّت فقاضت على الورى
لما ابصرت عيناك وجه مذمّم
وكلّا ولكن لو حظوا بزكاتها
لما سمعتْ اذناك ذكر ملوّم
ولو قلتُ ان الله لم يخلق الورى
لغيرك لم احرج ولم اتاثّم.....

وله في رجل كثير الشرب بطئ السكر:

يقال لماذا ليس يسكر بعد ما
توالت عليه من نداماه قرقف
فقلتُ سبيل الخمر ان تنقص الحجى
فان لم تجد شيئًا فما ذا تخيّف

وله ايضًا

تصدّ اميمة لما رأت

مشيبًا على عارضى قد فرش
فقلتُ لها الشيب نقش الشباب
فقالت الا ليته ما نقش

وله ايضًا

ولمّا تناءت بالاحبّة دارهم
وصرنا جميعًا من عيان الى وهم
تمكّن منّى الشوق غير مسامح
كمعتزلى قد تمكّن من خصم

من

كتاب شرح القصائد العشر

تصنيف الشيخ الامام الخطيب

ابى زكريّاء يحيى بن على

لشيبانى التبريزىّ

ترجمہ

زُہیر بن ابی سُلمیٰ (قبر بزی شارح معلقات)

معلّقات[1] کی وجہ تسمیہ اور تعداد کے متعلق اصحاب اخبار میں اختلاف ہے۔ ابن عبد ربہ (المتوفی ۳۲۸ھ) نے لکھا ہے: "وقد بلغ من کلف العرب به (بالشعر) وتفضیلها له ان عمدت الی سبع قصائد خیّرتها من الشعر القدیم فکتبتها بماء الذهب فی القباطیّ المدرجة وعلقتها فی استار الکعبة فسمّته المذهّبات یقال مذهّبة امرئ القیس ومذهّبة زهیر والمذهّبات سبع وقد یقال لها المعلّقات"

مگر ابن عبد ربہ کے معاصر ابو جعفر النحاس (م ۳۳۸ھ) نے اس روایت سے اختلاف کیا ہے اور لکھا ہے:

واختلفوا فی جمع هذه القصائد السبع وقیل ان العرب کان اکثرهم یجتمع بحکاظ ویتناشدون الاشعار فاذا استحسن الملک قصیدة قال علّقوها واثبتوها فی خزائنی فاما قول من قال انها علقت فی الکعبة فلا یعرفه احد من

---

[1] ماخوذ از تاریخ آداب اللغۃ العربیہ (زیدان) ۱: ۹۸ ببعد۔

الرواۃ واصح ماقیل فی ھذا ان حمادا[1] الراویۃ لما رأی زھد النّاس فی الشعر جمع ھذہ السبع و حضّھم علیھا وقال لھم ھذہ ھی المشھورات فسمیت القصائد المشھورۃ"

مستشرقین یورپ کی رائے بہت حد تک ابو جعفر نحاس کی اس رائے کے موافق ہے، ان قصاید کو کعبے میں لٹکانے کی روایت غالباً قدیم نہیں، اس مضمون پر مفصل بحث ڈاکٹر نکلسن کی کتاب لٹریری ہسٹری آف دی عربز کے صفحہ ۱۰۱ ببعد پر دیکھنی چاہئے۔

(ب رہا معلقات کی تعداد کا مسئلہ، ابو زید القرشی صاحب جمہرۃ اشعار العرب نے اُن کی تعداد آٹھ بتائی ہے (یعنی معلقات امرء القیس - زہیر - نابغہ - اعشے - لبید، عمرو بن کلثوم، طرفہ وعنترہ) مگر زوزنی کے نزدیک وہ سات ہیں (بحذف معلقۂ نابغہ و اعشے و بشمول معلقۂ حارث بن حلزہ) النحاس نے کہا ہے کہ معلقات سات ہیں اور بعض لوگوں نے نابغہ و اعشے کے قصائد کو اُن میں شامل کیا ہے گو اُن کا شمار معلقات میں نہیں کیا، تبریزی کی رائے آگے آتی ہے جو معلقہ صفحات آئندہ پر مع شرح درج ہے - اس کا مصنّف زہیر بن ابی سُلمیٰ (م. ۶۳۱ء[2]) ہے - زہیر کا شمار جاہلیت کے تین چوٹی کے شعرا میں ہے - جن کے نام یہ ہیں: امرء القیس،

---

[1] المتوفی ۷۷۲ء

[2] ماخوذ از زیدان ۱: ۵ نیز دیکھو نکلسن ص ۱۲۸ ببعد

زہیر، نابغہ : یہ کہنا مشکل ہے کہ اُن میں سے کون کون کس پر فائق ہے، زیدان نے لکھا ہے :

وکما امتاز امرؤ القیس باستنباط الافکار والاسالیب وتلطیف المعانی فقد امتاز زھیر بما فی نظمه من الحکمة البالغة وکثرة الامثال مع القدرة علی المدح وھو لا یعاظل فی الکلام ویتجنب وحشیّه ولا یمدح احداً الّا بما فیه وکثیرون یفضّلونه علی صاحبیه ویقولون انّه احسنھم شعراً وابعدھم عن سخف واجمعھم لکثیر من المعانی فی قلیل من الالفاظ .

زہیر قبیلہ مزینہ سے تھا، "وکان له اخلاق عالیة، ونفس کبیرة مع سعة صدر وحلم وورع" قوم نے اس کو سردار بنالیا اور وہ بہت مالدار ہوگیا، اس کے ساتھ ساتھ شاعری کی روایت بھی اُس کے گھر میں قدیم تھی، اُس کا باپ اور ماموں اور اس کی دو بہنیں اور اُس کے دو بیٹے سب شاعر تھے، لوگوں کے دلوں پر اُس کے اشعار کا گہرا اثر پڑتا تھا۔ اور وہ امراء ذبیان خصوصاً ہرم بن سنان اور حارث بن عوف کا مقرب تھا

"فزھیر[1] یمتاز بمدحیاته وحکمیاته وبلاغته"

شرح معلقات کا مصنف ابوزکریا یحیٰی بن علی الشیبانی التبریزی

---

[1] زیدان ۱ : ۱۰۶ ۔

معرّی اور دیگر اکابر اساتذہ کا شاگرد اور نحو و لغت وغیرہ کا فاضل تھا، وہ مدرسہ نظامیہ بغداد میں اُستاد ادب تھا، اور ایک جہان نے اُس کے سامنے زانوے تلمذ طے کیا۔ فاضل موصوف ادب کی بہت سی کتابوں کا مصنف ہے مثلاً شرح حماسہ (اکبر، اوسط، اصغر) شرح دیوان متنبّی، شرح سقط الزند (دیوان معرّی)۔ شرح مفضّلیات اور شرح معلقات، تہذیب غریب الحدیث، تہذیب اصلاح المنطق، کتاب الکافی فی علم العروض والقوافی، الملخّص (در اعراب قرآن مجید) وغیرہا وغیرہا اس کی ولادت ۴۲۱ھ میں اور وفات ۵۰۲ھ میں ہوئی، وہ بغداد میں فوت ہوا اور وہیں مدفون ہے۔ شرح کے دیباچہ میں تبریزی نے وجہ تصنیف یوں بیان کی ہے: سَأَلْتَنِی حَرَسَكَ اللّٰهُ اَنْ اُلَخِّصَ لَكَ شَرْحَ القصائد السَّبع مع القصیدتین اللتین اَضافهما الیها ابو جعفر احمد بن محمد بن اسمٰعیل النحوی قصیدۃ النابغۃ الذبیانیۃ الدالیۃ وقصیدۃ الاعشی اللامیۃ وقصیدۃ عبید بن الابرص البائیۃ تمام العشر وذکرت اَنّ الشروح الّتی لها طالت بایراد اللغۃ الکثیرۃ والاستشهادات علیها والغرض المقصود منها معرفۃ الغریب والمشکل من الاعراب ایضاح المعانی وتصحیح الروایات وتبیینها مع جمیع الاستشهادات الّتی لا بدّ منها من غیر تطویل یمل ولا تقصیر بالغرض یخل فاجبتك الی ملتمسك واستعنت باللّٰه علی شرحها من غیر اخلال بما یجب ایرادہ مع الاختصار۔

وَقَالَ زُهَيْرُ بْنُ اَبِي سُلْمَى

وَلَيْسَ فِي الْعَرَبِ سُلْمَى بِضَمِّ السِّينِ غَيْرُهُ وَاَبُو سُلْمَى هُوَ رَبِيعَةُ بْنُ رِيَاحِ بْنِ قُرَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَازِنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ بُرْدِ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مُرَيْنَةَ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ الْيَاسِ بْنِ مُضَرَ وَاٰلُ اَبِي سُلْمَى حُلَفَاءُ فِي بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ وَكَانَ وَرْدُ بْنُ حَابِسٍ الْعَبْسِيُّ قَتَلَ هَرِمَ بْنَ ضَمْضَمٍ الْمُرِّيَّ الَّذِي يَقُولُ لَهُ عَنْتَرَةُ

وَلَقَدْ خَشِيتُ بِاَنْ اَمُوتَ وَلَمْ تَكُنْ ... لِلْحَرْبِ دَائِرَةٌ عَلَى ابْنَيْ ضَمْضَمِ

قَتَلَهُ فِي حَرْبِ عَبْسٍ وَذُبْيَانَ قَبْلَ الصُّلْحِ ثُمَّ اصْطَلَحَ النَّاسُ وَلَمْ يَدْخُلْ حُصَيْنُ بْنُ ضَمْضَمٍ اَخُوهُ فِي الصُّلْحِ فَحَلَفَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ حَتَّى يَقْتُلَ وَرْدَ بْنَ حَابِسٍ اَوْ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْسٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي غَالِبٍ وَلَمْ يُطْلِعْ عَلَى ذٰلِكَ اَحَدًا وَقَدْ حَمَلَ الْحَمَالَةَ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفِ بْنِ اَبِي حَارِثَةَ وَهَرِمُ بْنُ سِنَانِ بْنِ اَبِي حَارِثَةَ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ثُمَّ اَحَدُ بَنِي مَخْزُومٍ حَتَّى نَزَلَ بِحُصَيْنِ بْنِ ضَمْضَمٍ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ اَيُّهَا الرَّجُلُ قَالَ عَبْسِيٌّ قَالَ مِنْ اَيِّ عَبْسٍ فَلَمْ يَزَلْ يَنْتَسِبُ حَتَّى انْتَسَبَ اِلَى غَالِبٍ فَقَتَلَهُ حُصَيْنٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْحَارِثَ بْنَ عَوْفٍ وَهَرِمَ بْنَ سِنَانٍ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا وَبَلَغَ بَنِي عَبْسٍ فَرَكِبُوا نَحْوَ الْحَارِثِ ... اَبْلَغَ الْحَارِثَ رُكُوبُ بَنِي

عبس وما قد اشتدّ عليهم من قتل صاحبهم وانّما ارادت
بنو عبس انْ يقتلوا الحارث بعث اليهم بمائة من الابل معها
ابنه وقال للرسول قل لهم ايّ الفتيين احبّ اليكم ام انفسكم و
اقبل الرسول حتّى قال لهم ما قال فقال الربيع بن زياد انّ اخاكم
قد ارسل اليكم الابل احبّ اليكم ام ابنه تقتلونه فقالوا
بل ناخذ الابل ونصالح قومنا ويتمّ الصلح فقال زهير يمدح
الحارث بن عوف وهرم بن سنان

أمن أمّ أوفى دمنة لم تكلّم بحومانة الدرّاج فالمتثلّم

التقدير آمن دمن أمّ أوفى دمنة لانّ من ها هنا للتبعيض
فاخرج الدمنة من الدمن لم تكلّم اى لم تبيّن والعرب تقول
لكلّ ما بيّن من اثر وغيره تكلّم اى بيّن فصار بمنزلة المتكلّم
وروى انّ بعض المتقدّمين وقف على معاهد فقال اين من
شقّ انهارك وغرس اشجارك وجنى ثمارك ثمّ قال ان لم تتكلّم
حوارا تكلّمت اعتبارا وقال اهل النظر فى قول الله تعالى فقال لها
وللارض ائتيا طوعا او كرها قالتا اتينا طائعين انّه انّما كانت
ارادة فكانت على ما اراد والدمنة آثار الناس وما سوّدوا بالرماد
وغيره فاذا اسوّد المكان قيل قد دمّن والدمن البعر والسرجين
والحومانة المكان الغليظ المنقاد وقيل الحومانة القطعة من الرمل
وجمعها الحومان والحو[illegible]جين والدرّاج بفتح الدال وضمّها وحومانة

الدرّاج والتثلم موضعان بالعالية منقادان ٭

٢ دِيارٌ لَهَا بِالرَّقْمَتَيْنِ كَأَنَّهَا مَرَاجِعُ وَشْمٍ فِي نَوَاشِرِ مِعْصَمِ

قال الاصمعيّ الرقمتان احداهما قرب المدينة والاخرى قرب البصرة ومعناه بينهما وقال الكلابيّ الرقمتان بين جرثم وبين مطلع الشمس بارض بني اسد وهما ابرقان مختلطان بالحجارة والرمل والرقمتان ايضا حذاء ساق الغرو وساق الغرو جبل في ارض بني اسد والرقمتان ايضا بشط فلج ارض بني حنظلة وقوله مراجع وشم يعني ما نُوشِمَ وكُرِّرَ وفلان يرجّع صوته اي يكرّره والوشم الخضرة التي تحدث من غمز الابرة والنواشر عروق ظاهر الذراع وقيل النواشر عصب الذراع من باطنها وظاهرها والمعصم موضع السوار شبّه الآثار التي في الديار بمراجع الوشم ويروى ديارٌ لها بالرقمتين ٭

٣ بِهَا الْعِينُ وَالْآرَامُ يَمْشِينَ خِلْفَةً وَأَطْلَاؤُهَا يَنْهَضْنَ مِنْ كُلِّ مَجْثَمِ

العين البقر واحدها اعين وعيناء قيل لها ذلك لكبر عيونها والاصل ان يجمع على فعل كاحمر وحمر الا ان العين كسرت لمجاورتها الياء والآرام الظباء واطلاؤها اولادها الواحد طلا والمجثم الموضع الذي يجثم فيه اي يقام فيه وخلفة فوج بعد فوج وقيل خلفة مختلفة هذه مقبلة وهذه مدبرة وهذه سابقة وهذه نازلة وخلفة في موضع الحال بمعنى

مُخْتَلِفَاتٍ ،

وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ حِجَّةً فَلَأْيًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

الحِجَّة السَّنة يقال حَجٌّ وحِجٌّ فاذا اجتُمِعَتْ بالهاء كسرتَ لا غيرُ وقال اهل النظر بالاعراب الحِجّة السَّنة والحَجّة الفَعْلة من الحَجّ و اللَّأْيُ البُطْءُ قالوا المعنى فبَعْدَ لأْيٍ كانهم يُقَدِّرُونه على الحَذْفِ والاجْوَد ان يكون المعنى فعَرَفْتُ الدارَ لأْيًا يكون قوله لأْيًا فى موضع الحال والمعنى مُبْطِئًا فهذا بغير حَذْفٍ ومعنى البيت انّ عَهْدى بهذه الدارِ قد قَدُمَ حتّى اَشْكَلَتْ عَلَىَّ ،

أَثَافِيَّ سُفْعًا فِى مُعَرَّسِ مِرْجَلٍ وَنُؤْيًا كَجِذْمِ الْحَوْضِ لَمْ يَتَثَلَّمِ

الاَثَافِيُّ الحجارة الّتى تُجْعَل عليها القِدْرُ الواحِدة اُثْفِيَّة والسُّفْع السُّودُ فامّا قوله تعالى لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ فمعناه لَنَاخُذَنَّ يقال سَفَعْتُ بناصِيَتِهِ اذا اَخَذْتَ بها والمُعَرَّس هذا الموضع الّذى يكون فيه المِرْجَلُ وكلّ موضع يُقام فيه يقال له مُعَرَّس و المِرْجَل كلّ قِدْرٍ يُطْبَخُ فِيها من حجارة او حَدِيد او خَزَفٍ و قيل لا يكون المرجل الّا من حديد او نُحاس والنُّؤى حاجِز يُجْعَل حَوْلَ الخِبَاءِ يَمْنَع من السَّيْلِ وجِذْم الحَوْضِ بقيّتُه و معنى قوله لم يتثلّم اى قد ذَهَبَ اَعْلاهُ ولم يتثلّم باقِيهِ ويروى اَثَافِىَ سُفْعًا بتَخْفِيفِ اَثَافٍ والتّخفيفُ اَكْثَر وان كان الاصلُ التثقيلَ لكثرةِ اِسْتِعْـ[illegible]ـمِهم اِيّاها وقوله اثافى سفعًا منصوب

بقوله بعد توهمي اثافي سفعا ويروى ونؤيا كجذم الحوض والجذ البئر العتيقة والجذ الطريق في الماء ويقال للموضع الذى تترفأ فيه السفن جذ ويقال له جذة ايضا ٭

٦ فَلَمَّا عَرَفْتُ الدَّارَ قُلْتُ لِرَبْعِهَا ... أَلَا انْعِمْ صَبَاحًا أَيُّهَا الرَّبْعُ وَاسْلَمِ

الرَّبْعُ الْمَنْزِلُ فِي الرَّبِيعِ ثُمَّ كَثُرَ اسْتِعْمَالُهُمْ إِيَّاهُ حَتَّى قِيلَ لِكُلِّ مَنْزِلٍ رَبْعٌ وقوله الا انعم صباحا اى كن فى نعمة يدعوا له الا يدرس ومروى الاصمعى الا عم صباحا ومعناه انعم صباحا وقال هكذا انشده عامة العرب وتقدير الفعل الماضى منه وعم يعم ولا ينطق به قال الفراء وقد يتكلمون بالافعال المستقبلة ولا يتكلمون بالماضى منها فمن ذلك قولهم عم صباحا ولا يقولون وعم ويقولون ذر ذا ودعه ولا يقولون وذرته ولا ودعته ويتكلمون بالفعل الماضى ولا يتكلمون بالمستقبل فمن ذلك عسيت ان افعل ذاك ولا يقولون اعسى ولا عاس وكذلك يقولون لست اقوم ولا يتكلمون منه بمستقبل ولا دائم وصباحا منصوب على الظرف ٭

٧ تَبَصَّرْ خَلِيلِي هَلْ تَرَى مِنْ ظَعَائِنٍ ... تَحَمَّلْنَ بِالْعَلْيَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمِ

الظعائن النساء فى الهوادج واحدتها ظعينة ويقال للمرأة وهى فى بيتها ظعينة وسميت ظعينة لانها يظعن بها اى يسافر واكثر اهل اللغة يقول لما كثر استعمالهم لها سموا المرأة

ظعينة وسموا الهودج ظعينة وقال ابو الحسن بن كيسان هذا من الاسماء التي وضعت على شيئين اذا افترق احدهما صاحبه لم يقع له ذلك الاسم لا يقال للمرأة ظعينة حتى تكون في الهودج ولا يقال للهودج ظعينة حتى تكون فيه المرأة كما يقال جنازة للميت اذا كان على النعش ولا يقال للميت وحده جنازة ولا للنعش وحده جنازة وكما يقال للقدح الذي فيه الخمر كاس ولا يقال للقدح وحده كاس ولا للخمر وحدها كاس وقال الاصمعي من في قوله من ظعائن زائدة يريد انها زائدة للتوكيد ويحتمل ان تكون غير زائدة وتكون للتبعيض والعلياء بلد وجو ثمة ماء لبني اسد ٭

جعلن القنان عن يمين وحزنه ... وكم بالقنان من محل ومحرم

وروى الاصمعي ومن بالقنان والقنان جبل لبني اسد والحزن والحزم سواء وهو الموضع الغليظ والمحل الذي ليست له ذمة تمنع ولا حرمة والمحرم الذي له حرمة تمنع منه هذا قول اكثر اهل اللغة وقال ابو العباس محمد بن يزيد المحل والمحرم هذا الداخلان في الاشهر الحرم وفي الاشهر التي ليست بحرم يقال احرم اذا دخل في الشهر الحرام واحل اذا خرج منه وقد حل من احرامه يحل حلا فهو حلال ولا يقال حال وقد احرم بالحج يحرم احراما فهو محرم وحرام والمعنى كم بالقنان

من عَدُوٍّ وصَدِيقٍ لنا يقول حَمَلْتُ نَفْسِي فِي طَلَبِ هٰذه
الظُّعُنِ على شِدَّةٍ أَمُرُّ بموضعٍ فيه أَعدائي لو ظَفِروا بي لَهَلَكْتُ ،

٩ وَعالِيَنَ أَنماطًا عِتاقًا وَكِلَّةً وِرادَ الحَواشِي لَوْنُها لَوْنُ عَندَمِ

وروى الاصمعيُّ :-

عَلَوْنَ بِأَنطاكِيَّةٍ فَوْقَ عِقْمَةٍ وِرادٍ حَواشِيها مُشاكِهَةِ الدَّمِ

قوله وعالِيَنَ اى مَرفَعْنَ الانماط والكِلَلَ على الابِلِ الّتى
رَكِبها الظُّعُنُ، والعِتاقُ الكِرامُ، والوِرادُ الّتى لَوْنُها الى
الحُمْرَة وأَرادَ انّه أَخلَصَ الحاشِيَةَ بلونٍ واحدٍ لم يَعْمَلْها
بغيرِ الحُمْرَة، والأَنطاكيّة أَنماطٌ تُوضَع على الخُدورِ نَسَبَها
الى أَنطاكِيَّةَ وكلّ شئ جاءَ من الشّامِ فهو عِندَهم أَنطاكِيٌّ، و
عِقْمَة جمعُ عَقَمٍ مثلَ شِيخَة وشَيخ والعَقَمُ أَنْ تُظهِرَ
خُيُوطُ احدِ النِّيرَيْنِ فيَعْمَلَ العامِلُ به واذا أَرادَ أَن
يَشِيَ بغيرِ ذٰلك اللونِ لَواهُ وغَمَّضَهُ وأَظهَرَ ما يُريدُ عَمَلَهُ
والمُشاكِهَة والمُشابِهة والمُشاكِلة سَواءٌ ،

١٠ ظَهَرْنَ مِنَ السُّوبانِ ثُمَّ جَزَعْنَهُ عَلَى كُلِّ قَيْنِيٍّ قَشِيبٍ وَمُفْأَمِ

ظهرن معناه خَرَجْنَ منه وجزعنه قَطَعْنَه ومعنى قوله ثم
جزعنه عَرَضَ لهُنَّ مرّةً أُخرى فقطعنه، والسُّوبان وادٍ، وقَيْنِيّ
منسوب الى بنى القَيْنِ، وقَشِيب جَدِيد ومُفْأَم واسِع وأراد
قَبِيطًا والقَبِيط يكون تحتَ الرَّحْلِ والدَّلَبِ تحت المَتاع ،

١١ وَوَرَّكْنَ فِي السُّوبَانِ يَعْلُونَ مَتْنَهُ عَلَيْهِنَّ دَلُّ النَّاعِمِ الْمُتَنَعِّمِ

وركن فيه معناه مِلْنَ فيه ويقال وَرَّكْتُ موضع كذا ووَرَّكَتِ الابِلُ موضعَ كذا اذا خَلَّفْتَهُ وَرَاءَ اوْرَاكِهَا والمَتْنُ ما غَلُظَ من الارض وارْتَفَعَ وقوله عليهنَّ معناه على الظعائنِ والتقدير ووركن فى السوبان عالياتٍ متنَه اى فى هذه الحال ٭

١٢ كَأَنَّ قُتَاتَ الْعِهْنِ فِي كُلِّ مَنْزِلٍ نَزَلْنَ بِهِ حَبُّ الْفَنَا لَمْ يُحَطَّمِ

ويروى فى كلّ مَوْقِفٍ وَقَفْنَ بِهِ والعِهْنُ الصوفُ المَصْبُوغُ شبّه ما تفتّت من العهن الذى عُلِّقَ على الهَوْدَج اذا نَزَلْنَ منه منزلًا بِحَبِّ الفَنَا والفنا شجرٌ ثَمَرُه حَبٌّ اَحْمَرُ وفيه نُقَطٌ سُودٌ وقال الفرّاء هو عِنَبُ الثَّعْلَبِ وقوله لم يُحَطَّمِ اراد انّ حبَّ الفنا صحيح لانّه اذا كُسِرَ ظَهَرَ لَهُ لَوْنٌ غَيْرُ الْحُمْرَةِ وقال الاصمعىّ العهن الصوف صُبِغَ اَوْلَمْ يُصْبَغْ وهو هنا المصبوغ ٭

١٣ بَكَرْنَ بُكُورًا وَاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ فَهُنَّ وَوَادِي الرَّسِّ كَالْيَدِ فِي الْفَمِ

ويروى فهنّ لِوَادِي الرَّسِّ كاليدِ للفَمِ والرسّ ماءٌ و نَخْلٌ لِبَنِى اَسَدٍ والرِّسِّيس حِذَاءَهُ ومعنى كاليد للفم اى لا يُجَاوِزْنَ هذا الوادى اى لا يُخْطِئْنَهُ كَمَا لا تُجَاوِزُ الْيَدُ الْفَمَ ٭

١٤ فَلَمَّا وَرَدْنَ الْمَاءَ زُرْقًا لِمَامُهُ وَضَعْنَ عَصِيَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَيِّمِ

يقال ماءٌ أزرقُ اذا كان صافيًا وجِمام جمع جَمٍّ وجَمّةٍ وهو الماءُ المُجتمِع يقال جَمَّ يَجُمُّ جُمومًا ويُسمّى الماءُ نفسُه جَمًّا و الحاضِر النازل على الماءِ والمتخيِّم المُقيم واصلهُ مِن تَخَيَّمَ اذا نَصَبَ الخَيْمَةَ ويقال وَضَعَ عَصاهُ اذا تَرَكَ السَّيْرَ وعِصِيٌّ جمع عصًا وكان يَجِب اَن يقال عُصُوٌّ فأُبْدِلَ من الواو ياءٌ لانّها طَرَفٌ لَيسَ بَيْنَها وبين الضَّمّةِ اِلّا حَرْف ساكِن والجَمْع بابُ تغييرٍ ثُمّ كُسِرَتِ الصّادُ مِن اَجْلِ الياءِ الّتي بعدها ووَصَفَ انّهنّ في اَمْنٍ ومَنَعَةٍ فاذا نَزَلْنَ نَزَلْنَ آمِناتٍ كنُزُولِ مَن هو في اَهْلِه ووَطَنِه ، ونَصَبَ زُرْقًا على انّه حال للماءِ وصَلُحَ اَن يكون حالًا له لانّهُ قد عادَتْ عليه الهاءُ في قوله جِمامُه ويَرْفَع جِمامُه بقوله زُرْقًا ويكون المعنى يَزْرَقُّ جِمامُه وجاز اَن يقول زُرْقًا وإِنْ كان بمعنى الفِعْلِ لانّه جَمْعُ مُكَسَّرٍ فقد خالَفَ الفِعْلَ مِن هذه الجِهَةِ كما تقول هذا رَجُلٌ كِرامٌ قَوْمُه كما قال

بَكَرَتْ عَلَيْهِ غُدْوَةً فَوَجَدَتْهُ قُعُودًا لَدَيْهِ بالصَّرِيمِ عَوَاذِلُهْ

ولَوْ كان في غَيرِ الشِّعْرِ لجازَ اَن تقول قاعِدًا ومن رَوَى زُرْقٌ جِمامُه رَفَعَ زُرْقًا على انّهُ خبرُ الابتداءِ ويُرْوَى به التاخيرُ وجِمامُه مَرْفوعٌ بالابتداءِ والمعنى فلمّا وردَ الماءَ جِمامُه زُرْقٌ و ويجوز في غير الشعر اَزْرَقُّ جِمامُه لانّه بمعنى الفعل يقال اِزْرَقَّ جِمامُه كما تقول اَزْرَقَّ جِمامُه وجاز اَزْرَقُّ جِمامُه

على أنّ التقدير جمامه أزرق كما تقول الجيش مُقبلٌ ؛

١٥ وَفيهنّ مَلهًى للطّفيفِ وَمَنظرٌ أنيقٌ لِعينِ النّاظرِ المُتوسّمِ

مَلهًى ولَهوٌ واحد وهو في موضع رفع بالابتداء وإن شئت بالصفة واللطيف المُتلطّف الذي ليس معه جفاءٌ وقيل عنى باللطيفِ نفسَه اى يتلطّف في الوُصول إليهنّ وأنيق بمعنى مُونِق اى مُعجِبٌ والمتوسّم الناظرُ بتفرّسٍ وقيل المتوسّم الطالب الوَسامةَ وهي الحُسن وروِيَ عن مُجاهدٍ انّه قال في قوله عزّ وجلّ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ قال هي الحَسَنة والمتوسّم المُتثبّت ؛

١٦ سَعَى ساعِيا غَيْظِ بنِ مُرّةَ بعدَما تَبَزّلَ ما بينَ العَشيرةِ بالدّمِ

الساعِيانِ الحارث بن عَوفٍ وهَرِم بن سِنان وقيل الحارث بن عوف وخارجةُ بن سِنانٍ سَعيا في الدِيات وقيل معنى سَعيا عَمِلا عَملًا صالِحًا وغَيظُ بن مُرّةَ من وَلَدِ عَبدِ اللهِ بن غَطَفانَ ومعنى تبزّل تَشَقّقَ وهذا تَمثيل اى كان بَينَهم صُلح فتَشَقّق بالدّمِ فسَعَى ساعِيا غيظ بن مرّةَ فأصلحاه ويقال تبزّلَ الجُرحُ اذا تشقّق فخَرَج ما فيه وتبزّلَ جِلدُ فُلانٍ اذا عَرِقَ وبَزَلَ نابُ البَعيرِ اى طَلَعَ نابه وذلك في السّنةِ التاسعةِ ؛

١٧ فأقسمتُ بالبيتِ الذي طافَ حولَه رِجالٌ بَنَوهُ مِن قُريشٍ وجُرهُمِ

يعنى بالبيت الكعبة وجرهم كانوا ولاة البيت قبل قريش
وبغوا بمكة واستحلوا حرمتها واكلوا مال الكعبة الذى يهدى
لها ثم لم يتناهوا .. ..
.. ..وكانت مكة لا بغى ولا ظلم
فيها ولا يستحل حرمتها ملك الا هلك مكانه فكانت
تسمى الناسة وتسمى بكة لانها تبك اعناق البغايا اذا بغوا
فيها وقيل سميت الناسة لان اهلها كانهم ينسون من
الحطش كما قال

وبلد يمشى قطاه نسسا

١٨ يمينا لنعم السيدان وجدتما على كل حال من سحيل ومبرم

اى نعم السيدان وجدتما حين تفاجاء آن لا مرء قد
ابرمتماه وامر لم تبرماه ولم تحكماه اى على كل حال من
شدة الامر وسهولته واصل السحيل والمبرم ان المبرم
يفتل خيطين حتى يصيرا خيطا واحدا والسحيل خيط واحد
لا يضم اليه آخر .

١٩ تدارككما عبسا وذبيان بعدما تفانوا ودقوا بينهم عطر منشم

قالوا منشم امرأة عطارة فتحالف قوم فادخلوا ايديهم
فى عطرها ليتحرج موابيه ثم خرجوا الى الحرب فقتلوا جميعا
فتشاءمت العرب بها يقول فصارهلاء بمنزلة اولئك

فى شِدَّةِ الأَمْرِ وقال ابو عَمْرو بن العَلاءِ عِطْرُ مَنْشِمٍ انّما
هُوَ من التَّنْشِيمِ فى الشرِّ ومِنْهُ قولُهم لمّا نَشَّمَ النّاسُ فى
عُثْمانَ وقال ابو عُبَيْدَةَ مَنْشِمٌ اسمٌ وُضِعَ لِشِدَّةِ الحَرْبِ
ولَيس ثَمَّ امرأة كقولهم جاءُوا على بَكْرَةِ أَبِيهِم وليس
ثَمَّ بَكْرَةٌ وقال ابو عَمْرٍو والشَّيْبانِىّ مَنْشِمٌ امرأةٌ من خُزاعَةَ
كانت تَبِيع عِطْراً فاذا حارَبُوا اشْتَرَوا منها كافُوراً لِمَوْتاهُم
فَتَشَاءَمُوا بِها وقال ابن الكَلْبِىّ مَنْشِمٌ ابنةُ الوَجِيهِ الحِمْيَرِىّ

٢٠ وَقَدْ قُلْتُما إِنْ نُدْرِكِ السِّلْمَ واسِعًا ... بِمالٍ ومَعْرُوفٍ مِنَ القَوْلِ نَسْلَمِ ٢٠

ويُروى مِنَ الأَمْرِ نَسْلَمِ ومعنى واسِعٍ مُمْكِنٌ فيقول نَبْذُل
فيه الأَمْوالَ ونَحُثُّ عليه وقوله نَسْلَمِ اى نَسْلَمْ من الحَرْبِ
والسِّلْمِ بكسر السين وفتحها الصُّلْحُ يُذَكَّرُ ويُؤَنَّثُ قال
الشاعر :—

فَلا تَضِيقُنَّ إِنَّ السِّلْمَ آمِنَةٌ ... مُلْساءُ لَيْسَ بِها وَعْثٌ ولا ضِيَقُ

٢١ فَأَصْبَحْتُما مِنْها على خَيْرِ مَوْطِنٍ ... بَعِيدَيْنِ فِيها مِن عُقُوقٍ ومَأْثَمِ ٢١

مِنها من الحَرْبِ اى لم تَتْرُكا فيها ما لا يَحِلُّ لَكُما وَ
نَصَبَ بعيدين على الحال وخَبَرُ أَصْبَحْتُما على خَيْرٍ والـ
عُقُوق قَطِيعَةُ الرَّحِمِ

٢٢ عَظِيمَيْنِ فِى عُلْيا مَعَدٍّ هُدِيتُما ... ومَنْ يَبْتَنِحْ كَنْزًا مِنَ المَجْدِ يُعْظِمِ

عُلْيا مَعَدٍّ وعُلْيَاءُ مَعَدٍّ اَرْفَعُها ويُعْظِم اى يأتى بامرٍ عَظِيمٍ

وَيَعْظَم يَصِير عظيمًا وَيُعْظَم اى يُعَظِّمُه النَّاسُ ٭

٢٣ وَأَصْبَحَ يُحْدَى فِيهِم مِن تِلَادِكُم مَغَانِمُ شَتَّى مِن إِفَالٍ مُزَنَّمِ ٢٣

ويُروى فَأَصْبَحَ يَجْرِى فِيهِم مِن تِلَادِكُمْ وَيُحْدَى يُساق والتِلاد ما وُلِدَ عِنْدَهُمْ اَصْلُه ثُمَّ كَثُرَ استعمالُهم إيّاهُ حتّى قِيلَ لِمَلِك الرجُلِ كُلِّه تِلَادُه وشَتَّى مُتفرّقة يقول صِرتُم تَغْرَمُون لهم من تِلادكم وقال ابو جَعْفَرٍ قوله مِن تِلَادِكم مِنًا من كَرَمِ سَعْيِكم الذى سَعَيْتُم له حتّى جَمَعْتُم لهم الحَمالةَ وروَاهُ مِن نِتَاجِ مُزَنَّمٍ والاِفَال الفصلان الواحد اَفِيل والاُنْثَى اَفِيلة والتَّزْنِيم عَلامةٌ كانت تُجْعَل على ضَرْبٍ من الابِلِ كِرامٍ وهو اَنْ يُمْسَحَ ظاهِرُ الاُذُنِ اى تُقْشَر جِلْدتُه ثُمَّ تُفْتَلُ فَتَبْقَى زَنَمَةٌ تَنُوسُ اى تَضْطَرِب وروى ابو عبيدة مِن إفَالِ المُزَنَّمِ قال وهو فَحْلٌ مَعْرُوفٌ ٭

٢٤ تُعَفَّى الكُلُومُ بِالمِئِينَ فَأَصْبَحَتْ يُنَجِّمُهَا مَن لَيْسَ فِيهَا بِمُجْرِمِ

تُعَفَّى اى تُمْحَى الجِرَاحُ بالمِئِينَ من الابِلِ وتُؤَدَّى يُجَدِّدُهَا نُجُومًا وقولهم عَفَا اللهُ عَنْكَ اى مَحَا عَنْكَ ذُنُوبَكَ واستَعْفَى فلانٌ مِن كذا سَأَلَ اَنْ لَا يكون له فيه اَثَرٌ ويُنَجِّمُهَا يَجْعَلُ لِأَدَائِهَا وَقْتًا ومعنى قوله يُنَجِّمُهَا مَن لَيس فيها بمجرم اى يَغْرَمُهَا مَن لم يُجْرِم ذَنْبًا ٭

٢٥ يُنَجِّمُهَا قَوْمٌ لِقَوْمٍ غَرَامَةً وَلَمْ يَعْرِفُوا بَيْنَهُمْ مِلْءَ مُجْرِمِ

مِلْءُ الشَّيْءِ مِقْدارُ ما يَمْلَأُهُ والمِلْءُ المَصْدَرُ وهذا البيت تفسيرُ الذى قَبْلَهُ ٠

٢٦ أَلا أَبْلِغِ الأَحْلافَ عَنِّى رِسالَةً وَذُبْيانَ هَلْ أَقْسَمْتُمُ كُلَّ مُقْسَمِ ٢٠

الأَحْلافُ أَسَدٌ وغَطَفانُ هُنا واحِدُهم حِلْفٌ وفُلانٌ حِلْفُ بَنِى فلانٍ اذا مَنَعُوهُ مِمّا يَمْنَعون منه أَنْفُسَهُم وأَنْ يكونَ مَعَهُم يَدًا على غَيْرِهِم ويقال ذُبيانُ وذِبْيانُ والضَّمُّ أَكْثَرُ والاصل ذُبْيانُ فَأَبْدَلَ مِن الباءِ ياءً كما قالوا تَقَضَّيْتُ ومعنى هَلْ أَقْسَمْتُمْ كُلَّ مُقْسَمٍ اى هل أَقْسَمْتُمْ كُلَّ إِقْسامٍ إِنَّكُمْ تَفْعَلون ما لا يَنْبَغِى ورَوَى الاصمعىُّ فَمَنْ مُبْلِغٌ الأَحْلافَ عَنِّى يريد مُبْلِغٌ الاحْلافَ على أَن يُحْذَفَ التَّنْوِينُ لِالْتِقاءِ الساكِنَيْنِ وحُكِىَ عن عُمارةَ انه قَرَأَ وَلا اللَّيْلُ سابِقُ النَّهارَ ٠

٢٧ فَلا تَكْتُمُنَّ اللهَ ما فِى صُدُورِكُمْ لِيَخْفَى وَمَهْما يُكْتَمِ اللهَ يَعْلَمِ

ويروى ما فى نُفُوسِكُمْ يقول لا تَكْتُمُوا اللهَ ما صِرْتُم اليه من الصُّلْحِ وتَقُولوا إِنّا لم نَكُنْ نَحْتاجُ الى الصُّلْحِ وإِنّا لم نَسْتَرِحْ من الحَرْبِ فَإِنَّ اللهَ يَعْلَمُ من ذلك ما تَكْتُمونَهُ وقال ابو جعفرٍ معنى البيت لا تُظْهِروا الصُّلْحَ وفى أَنْفُسِكُم أَنْ تَغْدِروا كما فعل حُصَيْنُ بن ضَمْضَمٍ اذا قَتَلَ وَرْدَ بن حابِسٍ بعد الصُّلْحِ اى صَحِّحُوا الصُّلْحَ ٠

٢٨ يُؤَخِّرُ فَيُوضَعُ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرُ لِيَوْمِ الْحِسَابِ أَوْ يُعَجَّلُ فَيُنْقَمُ

اى لا تكتمن الله ما فى نفوسكم فيؤخر ذلك الى يوم الحساب فتحاسبوا به او يعجل فى الدنيا لكم النقمة به وقال بعض اهل اللغة يؤخر بدل من يعلم كما قال عز وجل ومن يفعل ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيمة و كما قال الشاعر:-

مَتَى تَأْتِنَا تُلْمِمْ بِنَا فِي دِيَارِنَا
تَجِدْ حَطَبًا جَزْلًا وَنَارًا تَأَجَّجَا

فَأَبْدَلَ تُلْمِمْ مِنْ تَأْتِنَا وَأَنْكَرَ بَعْضُ النَّحْوِيِّينَ هذا وقال لا يُشْبِهُ هذا قَوْلَهُ ومن يَفْعَلْ ذلك يَلْقَ آثَامًا يُضَاعَفْ له العذابُ لِأَنَّ مُضَاعَفَةَ الْعَذَابِ هُوَ لُقِيُّ الْآثَامِ وليس التأخيرُ الْعِلْمَ الا ترى انك تقول إِنْ تُعْطِنِي تُحْسِنْ إِلَيَّ أَشْكُرْكَ فَتُبْدِلُ تُحْسِنْ من تُعْطِنِي لِأَنَّ الْعَطِيَّةَ إِحْسَانٌ ولا يجوز أَنْ تقول إِنْ تَجِئْنِي تَتَكَلَّمْ أُكْرِمْكَ إِلَّا على بَدَلِ الْغَلَطِ لِأَنَّ التَّكَلُّمَ لَيْسَ هو الْمَجِيءَ وبدلُ الْغَلَطِ لا يجوز أَنْ يَقَعَ فِي الشِّعْرِ وَأَجَازَ سِيبَوَيْهِ إِسْكَانَ الْفِعْلِ لِلشَّاعِرِ إِذَا أَضْطُرَّ بِرَدِّهِ إِلَى أَصْلِهِ فيجوز على مَذْهَبِ سِيبَوَيْهِ أَنْ يكون قوله يؤخر مَرْدُودًا إِلَى أَصْلِ الْأَفْعَالِ و قال بعضُ النَّحْوِيِّينَ يُؤَخَّرْ جَوَابُ النَّهْيِ والمعنى فلا تَكْتُمُنَّ اللهَ ما فى نفوسكم يُؤَخَّرْ وَأَجَازَ لا تَضْرِبْ زَيْدًا يَضْرِبْكَ .

٢٩ وَمَا الْعُرْبُ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ وَذُقْتُمُ وَمَا هُوَ عَنْهَا بِالْحَدِيثِ الْمُرَجَّمِ

يقول ما العُرْبُ إِلَّا مَا جَرَّبْتُمْ وذُقْتُمُوهُ فَإِيَّاكُمْ أَنْ تَعُودُوا إِلَى مِثْلِهَا وقوله وما هُوَ عنها اى ما العِلْمُ عَنْهَا بِالْحَدِيثِ اى ما الخَبَرُ عنها بحديثٍ يُرَجَّمُ فيه بالظَّنِّ فقوله هو كِنَايَةٌ عن العِلْمِ لانّه لمّا قال الّا ما علمتم دَلَّ على العِلْمِ قال اللهُ تعالى ولَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ المعنى انّهُ لمّا قال يَبْخَلُونَ دَلَّ على البُخْلِ كقَوْلِهِمْ مَنْ كَذَبَ كَانَ شَرًّا لَهُ اى كان الكَذِبُ شَرًّا لهُ والمُرَجَّمُ الَّذِى لَيْسَ بِمُسْتَيْقَنٍ ٭

٣٠ مَتَى تَبْعَثُوهَا تَبْعَثُوهَا ذَمِيمَةً وَتَضْرَ إِذَا ضَرَّيْتُمُوهَا فَتَضْرَمِ

تَبْعَثُوهَا تُثِيرُوهَا وذَمِيمَة مَذْمُومَة وقالَ بعضُ اَهْلِ اللغةِ فَعِيل اذا كانَ بمعنى مَفعول كانَ بِغَيْرِ هَاءٍ كقَوْلِك قَتِيل بمعنى مقتول وهذا إِنَّمَا يَقَعُ لِلْمُؤَنَّثِ بِغَيْرِ هَاءٍ اذا تَقَدَّمَ الاسمُ كقولك مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ قَتِيلٍ اى مقتولةٍ فَإِنْ قُلْتَ مَرَرْتُ بقَتِيلةٍ لم يَجُزْ حَذْفُ الهاءِ لانّه لا يُعْرَفُ انّه مُؤَنَّث ويروى دَمِيمَةً اى حَقِيرَةً وتَضْرَ تَعْوَدُ وتَدَرَّبُ يقال ضَرِىَ ضَرَاوَةً ومعنى نَضْرَمْ نَشْتَعِلْ ٭

٣١ فَمَهْرُكُمْ عِرْكَ الرِّحَا بِالْفَالِهَا وَتَلْقَحْ كِشَافًا ثُمَّ تُنْتَجْ فَتُتْئِمِ

الثفال جلدٌ يُجعل تحت الرحا وارادَ عَزْكَ الرحا ومَهَا ثفالُها
اى عَزْكَ الرحا طاحِنَةً قال الله عزّ وجلّ تَنْبُتُ بالدُّهْنِ المعنى
ومَهَا الدُّهْنُ كما تقول جاءَ فلانٌ بالسَّيْفِ اى ومَعَهُ السَّيْفُ و
يقال لِقِحَتِ الناقةُ لِشافًا اذا حُمِلَ عليها كُلَّ عامٍ و ذلك
أَرْدَأُ النِتاجِ والمحمود عِنْدَهم أَنْ يُحْمَلَ عليها سَنَةً وتُجَمَّ
سنةً ويقال ناقةٌ كَشُوفٌ اذا حُمِلَ عليها كلَّ سَنَةٍ وانّما
شَبَّهَ الحربَ بالناقةِ لانّه جعلَ ما يُحْلَبُ منها مِن الدِماءِ
بمنزلةِ ما يُحْلَبُ من الناقةِ من اللَبَنِ وقيل شبّه الحربَ
بالناقةِ اذا حَمَلَتْ ثُمّ أَرْضَعَتْ ثمّ فَطَمَتْ لانّ هذه الحربَ
تَطُولُ وهو أَشْبَهُ بالمعنى وتُتْئِمُ تَأْتِى بِتَوْءَمَيْنِ الذَكَرُ تَوْءَمٌ
والأُنْثَى تَوْءَمَةٌ وقيل فى قوله لِشافًا اى يُعَجَّلُ عليكم امْرُها
بلا وَقْتٍ ويقال أَكْشَفَ القَوْمُ اذا فُعِلَ بِأَبِلِهم ذلك
نَتُنْتِجْ لَكُمْ غِلْمانَ أَشْأَمَ كُلُّهُمْ ٣٢
كَأَحْمَرِ عادٍ ثُمّ تُرْضِعْ فَتَفْطِمِ
يقالُ نُتِجَتِ الناقةُ تُنْتَجُ ولا يقال نَتَجَتْ وَأَنْتَجَتْ اذا استبانَ
حَمْلُها فهِىَ مَنْتُوجٌ ولا يقال مُنْتِجٌ وهو القياس وأَشْأَمَ فيه
قولان احدُهما أنّه بمعنى المَصْدَرِ كانّه قال غِلْمانَ شُؤْمٍ
وأَشْأَمُ هو الشُؤْمُ بِعَيْنِهِ يقال كانَتْ لَهُمْ بأَشْأَمَ يُرِيدُ
بِشُؤْمٍ فلمّا جُعِلَ أَفْعَلُ مَصْدَرًا لم يَحْتَجْ إلى مِن ولو كان
أَفْعَلُ غيرَ مصدرٍ لم يَكُنْ له بُدٌّ مِن مِن والقولُ الآخَرُ

اَنْ يكون المعنى غِلْمانَ امْرِئٍ آشامَ اى مَشْئُومٍ وكُلُّهم
موفوع بالابتداءِ ولا يجوز اَن يكون توكيداً لآشامَ ولا
لِغِلْمانَ لانّهما نكرتانِ والنكرةُ لا تُؤكَّدُ وما بَعْدَ كُلُّهم
خَبَرُ المُبْتَدَإِ كانّهُ قال كلُّهم مِثْلُ احْمَرِ عادٍ واحْمَرُ
عادٍ يُريد عاقِرَ الناقةِ واسْمُه قُدار وقال الاصمعىُّ
اَخْطَأَ نُمَيْرٌ فى هذا لانّ عاقِرَ الناقةِ ليس من عادٍ و
وانّما هو من ثَمُودَ فغَلِطَ فجعله من عادٍ وقال ابو العبّاس
محمّد بن يزيدَ هذا ليس بغَلَطٍ لاَنَّ ثَمُودَ يقال لها عادٌ
الاُخيرة ويقال لقومِ هُودٍ عادٌ الاُولى والدليل على هذا
قولُه تعالى وَاَنَّهُ اَهْلَكَ عاداً الاُولى ٭

٣٣ فَتُغْلِلْ لَكُمْ ما لا تُغِلُّ لِأَهْلِها قُرًى بِالعِراقِ مِن قَفِيزٍ وَدِرْهَمِ

قال الاصمعىُّ يريد انّها تُغِلُّ لهم دَمًا وما يكرهون وليست
تُغِلُّ لهم ما تُغِلُّ قُرَى العراقِ من قَفِيزٍ ودِرْهَمٍ وقال يعقوبُ
هذا اَمَكُمٌّ وهُزْءٌ يقول لا يأتيكم منها ما تُسَرُّون به مِثْلَ ما
يأتى اَهْلَ القُرَى من الطعامِ والدراهِمِ ولكنْ غَلَّةُ هذا
عليكم ما تكرهون وقال ابو جعفرٍ معناه انكم تُقْتَلُون و
تُحْمَلُ اليكم دياتُ قومِكم فاستَرِيحوا فهذه لكم غَلَّةٌ ٭

٣٤ لِحَيٍّ حِلالٍ يَعْصِمُ النّاسَ اَمْرُهُمْ اِذا طَرَقَتْ اِحْدَى اللَّيالِى بِمُعْظَمِ

الحِلال الكثيرو الملّة ما نَتَابَيْتِ وقيل حَىٌّ حِلالٌ اذا نَزَلَ

بعضهم قريبًا من بعض، والكلام فى قوله لحى متعلقة بقوله سعى ساعيا
غيظ بن مرة لحى حلال وقيل المعنى اذكر هذا الحى حلالا
اى هذه الابل التى توخذ فى الدية لحى كثير وانما
اراد ان يكثرهم ليكثر العقل، وقوله يعصم الناس امرهم
معناه اذا ائتمروا امرا كان عصمة للناس، وطرقت اتت ليلا
ومعنى يعصم يمنع ٭

٣٥ كرام فلا ذو الضغن يدرك تبله ولا الجارم الجانى عليهم بمسلم ٣٥

ويروى فلا ذو النبل يدرك تبله لدنهم ولا الجانى عليهم
بمسلم، والنبل الثأر، والجارم الذى اتى بالجرم وهو الذنب و
يقال جرم واجرم واجرم افصح ويقال جرم الشئ اذا حق
وثبت كما قال

ولقد طعنت ابا عيينة طعنة
جرمت فزارة بعدها ان يغضبوا

وقال الله عز وجل لا جرم انهم فى الآخرة هم الاخسرون
اى حق ذلك ٭

٣٦ رعوا ما رعوا من ظمئهم ثم أوردوا غمارا تقرى بالسلاح وبالدم ٣٦

الظمء فى الاصل العطش وهو ههنا ما بين الشربتين وانما
يريد انهم تركوا الحرب مدة ثم رجعوا فحاربوا الا تراه
قال اوردوا غمارا والغمار جمع غمر وهو الماء الكثير و

تَفَرّى تَكَشَّفُ وتَفَتَّحُ واصله تَتَفَرّى ويُروى رَعَوا ظِمأَهُم حَتّى إذا تَمّأوا رَدّوا ٭

٣٧ فَقَضَوا مَنايا بَيْنَهُم ثُمّ أَصدَرُوا إِلى كَلَإٍ مُستَوبِلٍ مُتَوَخِّمِ

الكَلَأُ العُشبُ والمُستَوبِل المُستَثقَل والمتوخم مِثلُه ومعنى قوله ثم أصدروا الى كَلَإٍ اى الى أمرٍ استوخموا عاقبتَه وهذا مَثَلٌ ٭

٣٨ لَعَمرِي لَنِعمَ الحَيُّ جَرَّ عَلَيهِمُ بِما لا يُؤاتيهِم حُصَينُ بنُ ضَمضَمِ

لَعَمرِي فى موضع رفعٍ بالابتداءِ والخَبَرُ محذوف كأنه قال لَعَمرِي الّذى أُقسِمُ بِهِ وجَرَّ عَلَيهِم بمعنى جَنَى عليهم من الجَرِيرة وقوله بما لا يُؤاتيهم اى بما لا يُوافِقُهم ويروى بما لا يُمالِئُهم حُصَينُ بنُ ضَمضَمٍ اى يُمالِئُهم عَلَيهِ والمُمالأة المُتابَعة وكان حصينٌ من بنى مُرّةَ أبَى أن يدخلَ فى صُلحِهم فلمّا اجتمعوا للصُلح شَدَّ على رَجُلٍ منهم فقتلَه ٭

٣٩ وكانَ طَوَى كَشحًا على مُستَكِنَّةٍ فَلا هُوَ أبداها ولَم يَتَقَدَّمِ

الكَشح الجَنبُ ومعناه كان طَوَى كَشحَهُ على فَعلَةٍ أكنّها فى نَفسِه فلم يُظهِرها ويروى ولَم يَتَجَمجَمِ اى ولم يَدَعِ التَقَدُّمَ على ما أضمَرَ وكان هَرِمُ بنُ ضَمضَمٍ قَتَلَهُ وَرْدُ بن حابِسٍ فقتله أخُوه حُصَينُ بِهِ والمُستَكِنَّة الغَدرة وقوله وكان طوى كشحًا

قال ابو العبّاس لهذا اِبا اِضمارِ قَدْ والمعنى وكان قد طوى كثيرًا لانّ كانَ فِعْلٌ ماضٍ فلا يُخْبَرُ عَنْها اِلّا بِاسْمٍ او بِما ضارَعَ الاِسْمَ وايضًا فانّهُ لا يجوز كانَ زَيْدٌ قامَ لانّ قولك زيدٌ قامَ يُغْنِيكَ عن كانَ وخالَفَهُ اَصْحابُه فى هذا فقالوا الفِعْلُ الماضِى قَدْ ضارَعَ ايضًا فهو يَقَعُ خَبَرًا لِكانَ كما يَقَعُ الاِسْمُ والفِعْلُ المُسْتَقْبَلُ فامّا قوله انّ قولك زَيْدٌ قامَ يُغْنِى عَنْ كانَ فانّه انّما جِئَ بِكانَ لِتُؤَكِّدَ اَنَّ الفِعْلَ لِمَا مَضَى وقوله على مستكنّة اى على حالَةٍ مُسْتَكِنَّةٍ وقوله فلا هو اَبْداها المعنى فَلَمْ يُبْدِها اى لم يُظْهِرْها وقال الله عزّ وجلّ فَلا صَدَّقَ وَلا صَلّٰى اى لَمْ يُصَدِّقْ ولم يُصَلِّ ولا يُجِيزُ النَّحْوِيُّون ضَرَبْتُ زَيْدًا لا ضَرَبْتُ عَمْرًا لِئَلّا يُشْبِهَ الثّانِى الدُّعاءَ ولا يجوز اَنْ يَكُونَ المَعْنى ضَرَبْتُ زيدًا لَمْ اَضْرِبْ عَمْرًا لانّ هذا انّما يكونُ اذا كانَ فى الكلامِ دَلِيلٌ عليه كما قال عزّ وجلّ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وتَوَلّى فَمَعْنًى لٰكِنْ يَدُلُّ عَلى اَنَّ لا فى قوله فَلا صَدَّقَ وَلا صَلّى بمعنى لَمْ يُصَدِّقْ ولم يُصَلِّ ٭

٩٩ وَقالَ سَأَقْضِى حاجَتِى ثُمَّ أَتَّقِى ... مُدَوًّى بِأَلْفٍ مِنْ وَرائِى مُلْجَمِ

يُروى مُلْجَمٌ ومُلْجِمٌ مَنْ رَوَى ملجم بفتح الجيم اراد بِأَلْفِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ ومن رَوى مُلْجِم بكسر الجيم اى بالفٍ فارِسٍ مُلْجِمٍ والملجم نَعْتُ الألفِ والألفُ مُذَكَّرٌ فانْ رَأَيْتَهُ

فِي شِعْرٍ مُؤَنَّثًا فَانَّمَا يَذْهَبُ بِتَانِيثِهِ الى تَانِيثِ الجَمْعِ وحاجَّتُهُ قَتْلُ وَرْدِ بن حابِسٍ ٭

٤١ فَشَدَّ وَلَمْ يُنْظِرْ بُيُوتًا كَثِيرَةً ... لَدَى حَيْثُ أَلْقَتْ رَحْلَهَا أُمُّ قَشْعَمِ

يُنْظِرْ يُؤَخِّرْ ويروى وَلَمْ تُفْزَعْ بُيُوتٌ كَثِيرَةٌ اى لم يُفْزِعْ اَهْلُ بيُوتٍ ثم عَدَّدَ يقول شَدَّ على عَدُوِّهِ وَحْدَهُ فقتله ولم يُفْزِعِ العامَّةَ بِطَلَبِ واحِدٍ وانما قَصَدَ لِثَارِهِ وقيل معنى ولم تفزع بيوت كثيرة اى لم يَعْلَمُوا به قال ابو جعفر قوله ولم يُنْظِرْ بيوتًا كثيرةً معناه لم يُؤَخِّرْ اَهْلَ بَيْتٍ وَرْدٍ فى قَتْلِهِ لكِنَّهُ عَجِلَ فقتله ومن روى ولم تُفْزَعْ بيوتٌ كثيرةٌ اراد انه لم يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِاَحَدٍ وموضعُ حَيْثُ جَرٌّ بِلَدَى وأُمُّ قَشْعَمٍ وقَشْعَمٌ قيل هِيَ المَنِيَّةُ وقيل هى الحَرْبُ الا تَرَى الى قوله حيث أَلْقَتْ رَحْلَهَا اى مَوضِعُ شِدَّةِ الأَمْرِ وقال ابو عبيدة أُمُّ قشعم العَنْكَبُوتُ والمعنى فَشَدَّ على صَاحِبِ ثَأْرِهِ بِمَضْيَعَةٍ من الأَرْضِ وقَشْعَمٌ فَعْلَمٌ السِّينُ زائِدَةٌ هو من قَشَعَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ فَانْقَشَعَ واقْشَعَ القَوْمُ عَنِ الشَّيْءِ وتَقَشَّعُوا اذا تَفَرَّقُوا عنه وتَرَكُوهُ ٭

٤٢ لَدَى أَسَدٍ شَاكِي السِّلَاحِ مُقَذَّفٍ ... لَهُ لِبَدٌ أَظْفَارُهُ لَمْ تُقَلَّمِ

ويُروى مُقَذَّفٍ وهو الخَلِيظُ اللَّحْمِ ومُقَاذِفٌ مُرَامٍ واللِّبَدُ جمع لِبْدَةٍ وهى الشَّعْرُ المُتَرَاكِبُ على زُبْرَةِ الأَسَدِ وهو ما بَيْنَ

الكتيفين من الشعر قد تلبد عليه وقوله أظفاره لم تقلم
معناه انه تام السلاح حديده واللفظ للاسد والمراد به
الجيش وشاكي السلاح معناه سلاحه ذو شوكة واصل شاكي
شائك فقلب كقولهم جرف هار اى هائر هذا هو القلب
الصحيح عند البصريين فاما ما يسميه الكوفيون القلب نحو
جذب وجبذ فليس بقلب عند البصريين انما هما لغتان
وليس بمنزلة شاك وشائك وانما يصف شدة الحرب ٠

جريء متى يظلم يعاقب بظلمه سريعا وإلا يبد بالظلم يظلم ٤٣

ويروى جرئ اى هو جرئ يعنى الاسد ومعناه ان
هذا الجيش متى يكن له ترة فى قوم طلبها وان لم يكن له
ترة وتر ويظلم مجزوم بالشرط ويعاقب جوابه وسريعا يجوز
ان يكون منصوبا على الحال وان يكون نعتا لمصدر محذوف
كانه قال يعاقب عقابا سريعا وقوله وإلا يبد بالظلم يظلم
الاصل فيه الهمز من بدأ يبدأ إلا انه لما اضطر ابدل
من الهمزة الفا ثم حذف الالف للجزم وهذا من اقبح
الضرورات وحكى عن سيبويه ان ابا زيد قال له من العرب
من يقول قريت فى قرأت فقال سيبويه فكيف اقول فى المستقبل
قال تقول أقرا فقال سيبويه كان يجب ان تقول أقرى حتى
يكون مثل رميت ارمى وانما انكر سيبويه هذا لانه انما

يَحِيءُ فَعَلْتُ أَفْعَلُ اذا كانت لامُ الفِعْلِ أَوْ عَيْنُهُ مِن حُروفِ الحَلْقِ
ولا يَكادُ يكون هذا فى الأَلِفِ الّا انّهم قد حَكَوْا أَبَى يَأْبَى
فجاءَ على فَعَلَ يَفْعَلُ قال ابو إِسحاقَ قال إِسمٰعِيلُ بن إِسحاقَ
انّما جاءَ هذا فى الأَلِفِ لمُضارِعَتِها حروفَ الحَلْقِ فَشُبِّهَتْ
بالهَمْزَةِ يعنى فشُبِّهت بقولهم قَرَأَ يَقْرَأُ وما أَشْبَهَهُ ٭

٤٤ لَعَمْرُكَ ما جَرَّتْ عَلَيْهِمْ رِماحُهُمْ دَمَ ابْنِ نُهَيْكٍ أَوْ قَتِيلِ المُثَلَّمِ

ويُروى أَو دَمَ ابْنِ المُهَزَّمِ وجَرَّت جَنَتْ مِن الجَرِيرَةِ
يقول ما حَمَلوا دَمَ ابْنِ نُهَيْكٍ ودَمَ ابنِ المُهَزَّمِ لانَّ رِماحَهُم
كانت جَرَّت عليهم ولكنّهم تبرَّعُوا بذلك لِيُصْلِحَ ما
بَيْنَ عَشِيرَتِهِم وقال ابو جعفرٍ المعنى انَّ هٰؤُلاءِ قُتِلوا
قَبْلَ هٰذه الحربِ فلمّا شَمِلَتْهُمْ هٰذهِ الحربُ أَدْخَلُوا
كُلَّ قَتِيلٍ كانَ لهم فى هٰذه الحربِ فطالَبُوا بهم حَمالاتٍ
وقُوَدًا حتّى اصْطَلَحُوا ٭

٤٥ ولا شارَكَتْ فى الحَرْبِ فى دَمِ نَوْفَلٍ وَلا وَهَبٍ فِيها ولا ابْنِ المُخَزَّمِ

روى يعقوبُ وجماعةٌ من الرُّواةِ المُخَزَّم بالحاءِ غيرِ
مُنْجَمَةٍ وروى ابو جعفرٍ المخزّم بالخاءِ معجمةً وفاعِلُ
شارَكَتْ مُضْمَرٌ فيهِ مِن ذِكْرِ الرِّماحِ ويُروى ولا شارَكَتْ
فى المَوْتِ ٭

٤٦ فَكُلًّا أَراهُمْ أَصْبَحُوا يَعْقِلُونَهُ عُلالَةَ أَلْفٍ بَعْدَ أَلْفٍ مُصَمَّمِ

يَعْقِلونه اى يُؤَدُّون عَقْلَهُ اى دِيَتَهُ والعُلالة الزيادة هُنا
واصْلُه من العَلَلِ وهو الشُّرْبُ الثانِي كانّه فاضِل عن الشرب
الاوّلِ والعربُ تقول عَرَضْتُ عليه عَرْضَ عالَةٍ وفُعالةٌ تكون
للشئ اليسير نحوَ القُلامةِ وما اشْبَهَهما والمُصَمَّم التامّ،
ويُروى صَحيحاتِ آلفٍ وكُلاً منصوب باِضْمارِ فِعْلٍ يُفَسِّرُه
ما بَعْدَه كانّه قال فارَى كُلاً ويجوز الرَّفْعُ على انْ لا يُضْمَرَ
اِلّا انّ النَّصْبَ اَجْوَدُ لِتَعْطِفَ فِعْلاً على فِعْلٍ لانّ قبْلَه ولا
شارَكَت فى الحرب فصارَ كقولِهِ

اَصْبَحْتُ لا اَحْمِلُ السِلاحَ ولا
اَمْلِكُ راسَ البَعيرِ اِنْ نَفَرا
والذِّئْبَ اَخْشاهُ اِن مَرَرْتُ بِهِ
وَحْدِى واَخْشَى الرِياحَ والمَطَرا

٤٧ وَمَنْ تَعِصْ اَطْرافَ الزِّجاجِ فاِنَّهُ مُطِيعُ العَوالِي رُكِّبَتْ كُلَّ لَهْذَمِ

ويُروى يُطِيعُ العَوالِيَ والزِجاج جمع زُجٍّ وهو اَسْفَلُ الرُمْحِ
والعَوالِي جمع عالِيَة وهى اَعْلَى الرُمْحِ واللَهْذَم الحادُّ وهذا
تمثيلٌ اى مَنْ لا يَقْبَلِ الأَمْرَ الصغيرَ يَضْطَرُّهُ اِلى اَنْ يَقْبَلَ
الأَمْرَ الكبيرَ وقال ابو عبيدة معنى هذا انّ مَنْ لا يَقْبَلِ
الصُلْحَ وهو الزُجُّ الذى لا يُقاتَل به فانّه يُطِيعُ الحَرْبَ وهو
السِنانُ الذى يُقاتَل به ٭

٤٨ وَمَنْ يُوفِ لَا يُذْمَمْ وَمَنْ يُفْضِ قَلْبُهُ إِلَى مُطْمَئِنِّ الْبِرِّ لَا يَتَجَمْجَمِ

يقال وَفَى وَأَوْفَى أَكْثَرُ وقوله ومن يُفْضِ قَلْبُهُ أَى يَصِيرُ وَ مُطْمَئِنُّ الْبِرِّ خَالِصُهُ وَلَا يَتَجَمْجَمُ أَى لَا يَتَرَدَّدُ فِى الصُّلْحِ وَ يُوفِ مَجْزُومٌ بِالشَّرْطِ وَالْجَوَابُ قَوْلُهُ لَا يُذْمَمْ وَلَمْ تَفْصِلْ لَا بَيْنَ الشَّرْطِ وَجَوَابِهِ كَمَا لَمْ تَفْصِلْ بَيْنَ النَّعْتِ وَالْمَنْعُوتِ فِى قَوْلِكَ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ لَا جَالِسٍ وَلَا قَائِمٍ وَإِنَّمَا خُصَّتْ لَا بِهٰذَا لِأَنَّهَا تُزَادُ لِلتَّوْكِيدِ كَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ الْمَعْنَى أَنْ تَسْجُدَ ۞

٤٩ وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ وَلَوْ رَامَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

وَيُرْوَى وَمَنْ يَبْغِ أَطْرَافَ الرِّمَاحِ يَنَلْنَهُ وَلَوْ رَامَ أَنْ يَرْقَى السَّمَاءَ بِسُلَّمِ يَقُولُ مَنْ تَعَرَّضَ لِلرِّمَاحِ نَالَتْهُ وَرَامَ مَعْنَاهُ حَاوَلَ وَالْأَسْبَابُ النَّوَاحِي وَإِنَّمَا عَنَى بِهَا مَنْ يَهَابُ كَرَاهَةَ أَنْ تَنَالَهُ لِأَنَّ الْمَنَايَا تَنَالُ مَنْ يَهَابُهَا وَمَنْ لَا يَهَابُهَا وَنَظِيرُ هٰذَا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِى تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ وَالْمَوْتُ يُلَاقِى مَنْ فَرَّ وَمَنْ لَا يَفِرُّ فَيُقَالُ كَيْفَ خُوطِبُوا بِهٰذَا وَأَنْتَ إِذَا قُلْتَ الَّذِى يَجِيئُكَ فَأَكْرِمْهُ فَإِنَّمَا بَقِىَ الْإِكْرَامُ مِنْ أَجْلِ الْمَجِىءِ فَالْجَوَابُ عَنْ هٰذَا أَنَّهُ إِنَّمَا عَنَى بِهِ مَنْ يَفِرُّ لِئَلَّا يُلَاقِيَهُ الْمَوْتُ وَهٰذَا مَعْنَى قَوْلِ سِيبَوَيْهِ ۞

٥٠ وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

يَكُ مجزوم بالشرط وحُذِف النونُ والاصل يكُن لكثرة الاستعمالِ وانّها مُضارِعةٌ لحُروفِ المدّ واللينِ ألا ترَاها تُحذَف فى التثنيةِ والجمعِ كما تُحذَف حروفُ المدّ واللينِ فى قولك لم يَضرِبا ولم يَضرِبُوا فكذلك حُذِفت فى قوله ومَن يَكُ ذا فضلٍ وقوله فَيَبخَلُ بِفَضلِه معطوف على يك والجواب فى قوله يُستَغنَ عنه ويُذمَم معطوف عليه ٭

٥١ وَمَن لَا يَزَل يَستَرحِلُ النَّاسَ نَفسَهُ وَلَا يُعفِهَا يَومًا مِنَ الذُّلِّ يَندَمِ

ويُروى وَمَن لَا يَزَل يَستَحمِلُ النّاسَ نَفسَهُ فمن روى يسترحل اراد يَجعَل نفسه كالراحِلةِ للناس يَركَبونه ويَذمّونه ومن رواه يستحمل اراد يَحمِلُ الناسَ على عَيبِهِ قال المازنىّ قال لى ابو زيدٍ قرأتُ هذه القصيدةَ على أبى عمرِو ابن العَلاءِ فقال لى قرأتُ هذه القصيدةَ مُنذُ خَمسِينَ سنةً فلم أسمَع هذا البيتَ إلّا مِنكَ ٭

٥٢ وَمَن يَغتَرِب يَحسِب عَدُوًّا أَصَدِقَهُ وَمَن لَا يُكَرِّم نَفسَهُ لَم يُكَرَّمِ

يَغتَرِب يَبعُد عن قومِه يقال رجُل غَرِيب وغُرُبٌ ورجل جانِب وجَنِيب ويقال غَرِيبٌ أَجنَبِىٌّ ومعناه تَضطَرُّهُ الحاجةُ الى البعيدِ مِنهُ ٭

٥٣ وَمَنْ لَا يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

يَذُدْ يَدْفَعْ وَيَطْرُدْ قيل المعنى من لا يمنع عن عشيرته يذل قال الاصمعي من ملك حوضه ثم لم يمنع منه غشي وهدم وهو تمثيل اى من لا ذل للناس ظلموه واستضاموه ٭

٥٤ وَمَنْ لَا يُصَانِعْ فِي أُمُورٍ كَثِيرَةٍ يُضَرَّسْ بِأَنْيَابٍ وَيُوطَأْ بِمَنْسِمِ

يُصانع يترفق ويداري ويُضرّس يُمضغ بضرسٍ ويُوطأ بمنسم معناه يذل ٭

٥٥ وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ مِنْ دُونِ عِرْضِهِ يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

يَفِرْهُ اى يُتِمّهُ ولا ينقصه يقال وَفَرْتُه أَفِرُهُ وَفارةً ووَفْرًا وفِرَةً ٭

٥٦ سَئِمْتُ تَكَالِيفَ الْحَيَاةِ وَمَنْ يَعِشْ ثَمَانِينَ حَوْلًا لَا أَبَالَكَ يَسْأَمِ

يقال عَلَيَّ فِي هذا الامر تَكْلِفَةٌ اى مَشَقّة اى سَئِمْتُ ما تجيء به الحياة من المشقة يقال سَئِمَ سَآمَةً وسَأْمَةً ومَرُؤَ مَرَاءَةً ومَرْأَفَةً ولَكَأَبَةً وكَأْبَةً واللام فى لا أبالك زائدة والتقدير لا أباك ولولا انها زائدة لكان لا أبَ لكَ لان الاضافة انما تثبت مع الإضافة والخبر محذوف والتقدير لا أباك موجودٌ او بالحضرة ٭

٥٧ رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

في اصل كوش عرد منسوخ

الخَبْطُ ضَرْبُ اليَدَيْنِ والرِّجْلَيْنِ وإنّما يريد أنّ المنايا تاتى على غَيْرِ قَصْدٍ ولَيْسَ كما قال لأنّها تاتى بقَضَاءٍ وقَدَرٍ ويُقال عَشا يَعْشُو اذا أتَى على غير قصدٍ كانّه يَمْشِى مِشْيَةَ الأَعْشَى ٭

٥٨ وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيقَةٍ ٥٨
وَلَوْ خَالَهَا تَخْفَى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

الخَلِيقَة والطَّبِيعة واحِدٌ قال الخَلِيل مَهْمَا أَصْلُه ماما فما الأُولَى للشَّرْطِ والثانية للتوكيد فاسْتَقْبَحُوا الجَمْعَ بينهما ولفظُهما واحد فأَبْدَلوا من الالفِ هآءً ٭

٥٩ وَأَعْلَمُ مَا فِى اليَوْمِ وَالأَمْسِ قَبْلَهُ ٥٩
وَلَكِنَّنِى عَنْ عِلْمِ مَا فِى غَدٍ عَمِ

أَى أَعْلَمُ ما مَضَى فى أَمْسِ وما آنا فيه اليومَ لأنّه شئٌ قد رايتُه فامّا ما فى غدٍ فلا عِلْمَ لى به لانّى لم أَرَهُ ٭

من

كتاب اشعار الحماسة

ترجمہ ابوتمام حبیب بن اوس الطائی مؤلف حماسہ

یہ مشہور شاعر خلیفہ مامون و معتصم کے زمانے میں تھا، کہتے ہیں کہ اس کا باپ عیسائی تھا اور دمشق کے ایک گاؤں میں رہتا تھا' ابوتمام نے مصر میں نشو و نما پایا' ابن خلکان (۱: ۱۲۳) نے اس کی ابتدائی زندگی کا حال اور اُس کا حلیہ یون بیان کیا ہے:

قیل انه کان یسقی الناس ماء بالجرّة فی جامع مصر وقیل کان یخدم حائکا ویعمل عنده بدمشق وکان ابوه خمّارا بها وکان ابوتمام اسمر طویلاً فصیحًا حلوالکلام فیه تمتمة یسیرة واشتغل وتنقل الی ان صار منه ماصار

اسی مصنف نے صولی کی یہ رائے ابوتمام کی نسبت نقل کی ہے:-

وکان واحد عصره فی دیباجة لفظه وبضاعة شعره وحسن اسلوبه وله کتاب الحماسة التی دلّت علی غزارة فضله واتقان معرفته بحسن اختیاره ..... وکان له من المحفوظات ما لا یلحقه فیه غیره قیل انه کان یحفظ ... و۱۴ ارجوزة للعرب غیر القصائد والمقاطیع ومدح الخلفاء واخذ جوائزهم وجاب البلاد ..... +

حسن بن وہب نے اُس کو موصل کا صاحب البرید بنایا اور دو سال تک وہ اس عہدے پر فائز رہ کر ۲۳۱ھ کے قریب وہیں فوت ہوا' اس شہر کے باہر اُس کی قبر ابن خلکان کے زمانے میں موجود تھی +

ابوتمام کا دیوان پہلے ابوبکر صولی نے بہ ترتیب حروف مرتب کیا پھر علی بن حمزہ نے باعتبار مضامین، جن حالات میں ابوتمام نے حماسہ تالیف کیا وہ تبریزی شارح حماسہ نے مفصل بیان کئے ہیں حاصل اُس کا یہ ہے کہ ابوتمام عبداللہ بن طاہر والی خراسان کے دربار میں حاضر ہوا۔ اور اُس کی مدح کہی اور ہزار دینار انعام پا کر عراق کی طرف روانہ ہوا۔ جب ہمذان پہنچا تو ابوالوفاء بن سلمہ نے اُس کے آنے کو غنیمت سمجھ کر بہت خاطر و مدارات کی۔ اس اثنا میں برف باری اتنی ہوئی کہ راستے تمام رک گئے۔ ابوتمام مغموم ہوا تو ابوالوفاء نے اُس کو سمجھایا کہ مجبوراً چندے اور قیام کرنا پڑیگا۔ کیونکہ سڑکوں کے کھلنے میں ایک مدت لگے گی پھر مطالعہ کے لئے ابوالوفا نے ابوتمام کو اپنا کتاب خانہ پیش کیا، غرض ابوتمام مطالعہ میں مشغول ہوگیا اور پانچ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے ایک حماسہ ہے، یہ کتاب آل سلمہ کے کتاب خانوں میں محفوظ پڑی رہی اور وہ اُس کو کسی کو دکھانے تک کے روادار نہ ہوتے تھے، یہاں تک کہ زمانہ نے پلٹا کھایا۔ اور اُس گھرانے کے لوگوں کی حالت بدل گئی۔ اور دینور کا ایک آدمی جس کا نام ابوالعوادل تھا ہمذان آیا اور یہ کتاب لے کر اصفہان پہنچا، وہاں کے ادباء میں یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور اُنھوں نے اس قسم کی باقی کتابوں کو چھوڑ کر اسی کو پڑھنا پڑھانا شروع کیا، اصفہان سے یہ کتاب آس پاس کے علاقوں میں شائع

ہوئی ۔

حماسہ دس بابوں میں منقسم ہے۔ کوئی باب بڑا ہے۔ کوئی چھوٹا۔ پہلا باب، باب الحماسہ ہے (اور اسی کی وجہ سے کتاب نے یہ نام پایا) اس کے بعد ابواب ذیل ہیں:۔ باب المراثی، باب الادب، باب النسیب، باب الہجا، باب الاضیاف والمدیح، باب الصفات، باب السیر والنعاس، باب الملح، باب مذمۃ النساء ۔

تبریزی نے لکھا ہے: ومن اجود ما اختارہ من القصاید المفضلیات ومن المقطعات الحماسۃ وقالوا ان ابا تمام فی اختیارہ الحماسہ اشعر منہ فی شعرہ،

حماسہ کی ۴۳ نظمیں جو آئندہ صفحوں پر درج ہیں۔ ان کا انتخاب چارلس جیمز لائل نے کیا۔ اور ۱۸۸۵ء میں ان کا انگریزی ترجمہ مع حواشی مفیدہ کے لنڈن سے شائع کیا، اس کتاب کا نام (Ancient Arabian Poetry) ہے ۔

١- نُخبَةٌ مِن بابِ الحماسة

(١) قال بعض الشعراء بَلعَنبَر واسمه قُرَيط بن أُنيف

لو كنتُ مِن مازِنٍ لم تَستَبِح إبِلي ... بنو اللَّقيطةِ مِن ذُهلِ بن شيبانا

إذ القَمامُ بِنَصرِي مَعشَرٌ خُشُنٌ ... عِندَ الحَفيظةِ إن ذُو لُوثةٍ لانا

قَومٌ إذا الشَّرُّ أبدَى ناجِذَيهِ لهم ... طاروا إليه زَرافاتٍ ووُحدانا

لا يَسأَلون أخاهم حين يَندُبُهم ... في النّائِباتِ عَلى ما قال بُرهانا

لكنّ قومِي وإن كانوا ذوِي عَدَدٍ ... ليسوا مِن الشَّرِّ في شيءٍ وإن هانا

يَجزُونَ مِن ظُلمِ أهلِ الظُّلمِ مَغفِرَةً ... ومِن إساءَةِ أهلِ السُّوءِ إحسانا

كأنّ ربَّكَ لم يَخلُق لِخَشيَتِه ... سِواهُم مِن جَميعِ النّاسِ إنسانا

فليتَ لِي بِهِمِ قَومًا إذا رَكِبُوا ... شَدُّوا الإغارَةَ فُرسانًا ورُكبانا

٢ وقال مُخرِز بن المُكعبَر الضَّبّيّ لبني عَدِيّ بن جُندَب بن العَنبَر

أبلِغ عَدِيًّا حيثُ صارت بها النَّوَى ... وليس لِدَهرِ الطّالِبِين فَناءُ

كُسالى اذا لاقيتهم غيرَ مَنطِقٍ ... يُلهّى به المَثبولُ وهوَ عَناءُ
أُخبِرُ من لاقيتُ أن قد وفيتمُ ... ولو شئتُ قال المُنبأون أساؤوا
لهم رَهبَةٌ تعلو صريمةَ امرِهم ... وللامرِ يوماً راحةٌ فقضاءُ
وانى لراجيكم على بُطءِ سعيكم ... كما فى بطون الحاملات رَجاءُ
فهلّا سعيتم سعى عُصبةٍ مازِنٍ ... وهل كُفلائى فى الوفاء سَواءُ
لهم أدرُعٌ بادٍ نواشِرُ لحمها ... وبعض الرجال فى الحروب غُثاءُ

كأنّ دنانيراً على قَسماتِهم ... وان كان قد شفّ الوُجوهَ لِقاءُ

(٣) وقال الفِندُ الزِّمّانى فى حَربِ البَسُوس

صفحنا عن بنى ذُهلٍ ... وقلنا القومُ إخوانُ
عسى الأيّامُ أن يَرجِعـ ... ـنَ قوماً كالّذى كانوا
فلمّا صرّح الشرُّ ... وامسى وهو عريانُ
ولم يبق سوى العُدوا * ن دِنّاهم كما دانوا
مَشَينا مِشيةَ الليث ... غداةَ الليثُ غَضبانُ
بضربٍ فيه توهينٌ ... وتخضيعٌ وإقرانُ
وطعنٍ كفَمِ الزِّقِّ ... غَداةَ الزِّقُّ مَلآنُ
وبعض الحلمِ عند الجهـ ... ـلِ للذِّلّةِ إذعانُ
وفى الشرِّ نجاةٌ حيـ ... ـنَ لا ينجيكَ إحسانُ

(٤) وقال ابو الغول الطُّهَوِيّ

فَدَت نفسي وما ملكت يميني ... فوارسَ صَدّقت فيهم ظُنوني
فوارسَ لا يَمَلّون المَنايا ... اذا دارت رَحَا الحربِ الزَّبون
ولا يَجزُون من حَسَنٍ بسيّ ... ولا يَجزُون من غِلَظٍ بِلِين
ولا تَبلَى بسالتهم وان هُمْ ... صَلُوا بالحرب حيناً بعد حين
هُمُ منعوا حِمَى الوَقبَى بضَرْبٍ ... يُؤَلِّفُ بين اشتاتِ المَنُون
فنَكَّب عنهمُ دَرْءَ الاعادي ... وداوَوا بالجُنون من الجُنون

ولا يرعَون أكنافَ الهُوَينا ... اذا حلّوا ولا ارضَ الهُدُون

(٥) وقال جعفر بن عُلبَة الحارثيّ

أَلَهْفَى بِقُرَى سَحْبَلٍ حين أَحْلَبَتْ ... علينا الوَلايا والعدوُّ المُباسِلُ
فقالوا لنا ثِنْتان لا بدّ منهما ... صدورُ رِماحٍ أُشرِعَتْ او سلاسِلُ
فقلنا لهم تلكم اذاً بعد كرّةٍ ... تُعادِرُ صَرعَى نَوْحُها مُتخاذِلُ
ولم نَدرِ إن حِضْنا من الموتِ غَمْرَةً ... كم العُمْرُ باقٍ والمُدَى مُتطاوِلُ
اذا ما ابتدرنا مازِقاً فرجَتْ لنا ... بأيمانِنا بِيضٌ جَلَتْها الصَّياقِلُ

لهم صَدْرُ سيفي يوم بَطحاءِ سَحْبَلٍ ... ولي منه ما ظَمِئَتْ عليه الانامِلُ

(٦) وقال ايضًا محبوسًا بمكّة

هوای مع الرّكب اليمانين مصعد
جنيبٌ وجثمانی بمكّة موثق

عجبت لمسراها وانّی تخلّصت
الیّ وباب السجن دونی مغلق

المّت فحيّت ثمّ قامت فودّعت
فلما تولّت كادت النفس تزهق

فلا تحسبی انّی تخشّعت بعدكم
لشیءٍ ولا انّی من الموت اَفرق

ولا انّ نفسی يزدهيها وعيدكم
ولا انّنی بالمشی فی القيد اخرق

ولكن عرتنی من هواكِ صبابةٌ
كما كنتُ القی منكِ اذ انا مطلق

(٧) وقال ابو عطاء السّندیّ

ذكرتُكِ والخطّیّ يخطر بيننا
وقد نهلت منّا المثقّفة السُّمر

فوالله ما ادری وانّی لصادقٌ
اداءٌ عرانی من حبابكِ ام سحر

فان كان سحرًا فاعذرينی علی الهوی
وان كان داءً غيّره فلكِ العذر

(٨) وقال تأبّط شرًّا وهو ثابت بن جابر بن سفيان

اذا المرءُ لم يحتل وقد جدّ جدّهُ
اضاع وفاسی امرهُ وهو مدبر

ولكن اخو الحزم الّذی ليس نازعًا
به الخطب الّا وهو للقصد مبصر

فذاك ربيع الدهر ما عاش محوّلٌ
اذا اسدّ منه منخرٌ جاش منخر

اقول للحيان وقد صفرت لهم
وطابٍ ويومی ضيّق الحجر معور

هما خطتا إما إسارٌ ومِنّةٌ ... وإما دمٌ والقتلُ بالحرِّ أجدرُ
وأخرى أُصادِي النفسَ عنها وإنها ... لمَوْرِدُ حزمٍ إن فعلتُ ومَصدرُ
فرشتُ لها صدري فزلّ عن الصفا ... به جُؤجُؤٌ عَبلٌ ومَتنٌ مُخصّرُ
فخالطَ سهلَ الأرضِ لم يَكدِحِ الصفا ... به كَدْحةً والموتُ خزيانُ ينظرُ
فآبتْ إلى فهمٍ ولم أَرَ آئباً ... وكم مثلها فارقتُها وهي تَصفِرُ

(٩) وقال تأبّط شرًّا

إنّي لمُهدٍ من ثنائي فقاصدٌ ... به لابنِ عمّ الصدقِ شمسِ بنِ مالكِ
أهُزُّ به في ندوةِ الحيِّ عِطفَه ... كما هَزَّ عِطفي بالهجانِ الأوارِكِ
قليلُ التشكّي للمُهِمِّ يُصيبُه ... كثيرُ الهوى شتّى النوى والمسالكِ
يَظَلُّ بموماةٍ ويُمسي بغيرِها ... جَحيشًا ويَعْرُو ذِرى كلِّ مِرقَبِ
ويُسبِقُ وفدَ الريحِ من حيثُ ينتحي ... بمُنخَرِقٍ من شدّةِ المُتدارِكِ
إذا حاصَ عينيه كَرًى النومِ لم يزلْ ... له كالِئٌ من قلبِ شيحانَ فاتكِ
ويجعلُ عينيه رَبيئةَ قلبِه ... إلى سَلّةٍ من حدِّ أخلقَ صائكِ
إذا هزّه في عَظمِ قِرنٍ تهلّلتْ ... نواجذُ أفواهِ المنايا الضواحكِ
يرى الوحشةَ الأُنسَ الأنيسَ ويهتدي ... بحيثُ اهتدتْ أُمُّ النجومِ الشوابكِ

(١٠) وقال قَطَرِيّ بن الفُجاءة

أقول لها وقد طارتْ شَعاعًا ... من الأبطالِ وَيحَكِ لا تُراعي

فانّكِ لو سألتِ بقاءَ يومٍ ... على الاجل الذى لكِ لم تطاعى
فصبرًا فى مجال الموتِ صبرًا ... فما نيلُ الخُلود بمستطاع
ولا ثوبُ البقاء بثوبِ عزٍّ ... فيُطوى عن اخى الخَنَع اليَراع
سبيلُ الموتِ غايةُ كلِّ حىٍّ ... فداعيه لاهل الارض داع
ومن لا يُعتَبَط يَسأَمْ ويَهرَمْ ... وتُسلِمْه المَنونُ الى انقطاع
وما للمرءِ خيرٌ فى حياةٍ ... اذا ما عُدّ من سَقَط المتاع

(١١) وقال بعض بنى قيس بن ثَعلَبَة

انّا مُحيُّوكِ يا سَلمى فحَيِّينا ... وان سَقَيتِ كِرامَ النّاس فاسقِينا
وان دَعَوتِ الى جُلّى ومَكرُمةٍ ... يومًا سَراةَ كرامِ النّاس فادعِينا
إنّا بنى نَهشَلٍ لا نَدّعى لأَبٍ ... عنه ولا هو بالأَبناء يَشرِينا
ان تُبتَدَر غايةٌ يومًا لمكرُمةٍ ... تَلقَ السّوابقَ منّا والمُصَلّينا
ولَيسَ يَهلِكُ منّا سيّدٌ ابدًا ... الّا افتَلَينا غلامًا سيّدًا فينا
انا لنَرخَصُ يومَ الرَوعِ انفسَنا ... ولَنُسأَمُ بها فى الأَمنِ أُغلينا
بِيضٌ مَفارِقُنا تَغلى مَراجِلُنا ... ناسُوا بأَموالنا آثارَ أَيدِينا
إنّى لِمَن معشَرٍ أَفنَى أَوائِلَهم ... قَولُ الكُماةِ ألا أينَ المُحامُونا
لو كانَ فى الأَلفِ منّا واحدٌ فَدَعوا ... مَن فارِسٌ خالَهم إيّاه يَعنُونا
اذا الكُماةُ تَنَحّوا أَن يُصيبَهُمُ ... حدُّ الظُّباة وصلناها بأيدينا
ولا تَراهم وإن جلّت مصيبتُهم ... مع البُكاءِ على من ماتَ يبكونا

ونركب الكرّة احيانًا فيفرحنا	عنّا الحفاظ واسيافٌ نُواتينا

(١٢) وقال السَّمَوْأَل بن عادِيَاء

اذا المرء لم يدنس من اللؤم عرضه	فكلّ رداءٍ يرتديه جميلُ
وان هو لم يحمل على النفس ضيمها	فليس الى حُسن الثناء سبيلُ
تُعيّرنا آنّا قليلٌ عديدنا	ففقلتُ لها انّ الكرام قليلُ
وما قلّ من كانت بقاياه مثلنا	شبابٌ تسامى للعُلى وكُهولُ
وما ضرّنا آنّا قليلٌ وجارُنا	عزيزٌ وجارُ الاكثرين ذليلُ
لنا جبلٌ يحتلّه من نجيره	منيفٌ يَرُدُّ الطرفَ وهو كليلُ
رسا اصلُه تحت الثرى وسمايه	الى النجم فرعٌ لا يُنال طويلُ
وانّا لقومٌ ماشرى القتلَ سُبّةً	اذا ما رأته عامرٌ وسلولُ
يُقرّبُ حُبُّ الموتِ آجالنا لنا	وتكرهُه آجالُهم وتطولُ
وما مات منّا سيّدٌ حتفَ انفه	ولا طُلّ منّا حيث كان قتيلُ
تَسيلُ على حدّ الظُباتِ نفوسُنا	وليست على غير الظُبات تسيلُ
صفونا فلم نكدر وأخلص سِرّنا	إناث أطابت حملنا وفحولُ
علونا الى خير الظهورِ وحطّنا	لوقتٍ الى خير البطون نزولُ
فنحن كماءِ المزن ما في نصابنا	كهامٌ ولا فينا يُعدّ بخيلُ
وننكر إن شئنا على الناس قولهم	ولا يُنكرون القول حين نقولُ
اذا سيّدٌ منّا خلا قام سيّدٌ	قؤولٌ لما قال الكرامُ فعولُ

وما اُخمِدَت نارٌ لنا دُونَ طارِقٍ ... ولا ذَمَّنا في النّازلين نزيلُ

وايّامُنا مشهورةٌ في عدُوِّنا ... لها غُرَرٌ معلومةٌ وحُجولُ

واسيافُنا في كلّ غربٍ ومشرقٍ ... بها من قِراع الدّارعين فُلولُ

مُعَوَّدَةً الّا تُسَلَّ نِصالُها ... فَتُغمَدَ حتى يُستَباحَ قبيلُ

سَلي إن جَهِلتِ النّاسَ عنّا وعنهمُ ... فليسَ سَواءً عالِمٌ وجَهولُ

فإنّ بني الدَّيّانِ قُطبٌ لِقومِهم ... تَدُورُ رَحاهم حولَهم وتَجولُ

(١٣) وقال الفضل بن العبّاس بن عُتبة بن أبي لهب

مهلاً بني عمّنا مهلاً موالينا ... لا تَبعَثُوا بيننا ما كان مدفونا

لا تَطمَعُوا أن تُهينونا ونُكرِمَكم ... وأن نَكُفَّ الأذى عنكم وتُؤذُونا

مهلاً بني عمّنا عن نحتِ أثلَتِنا ... سِيرُوا رُوَيداً كما كنتم تَسِيرُونا

اللهُ يعلمُ أنّا لا نُحِبُّكُمُ ... ولا نَلُومُكُمُ ألّا تُحِبُّونا

كلٌّ له نيّةٌ في بُغضِ صاحبِهِ ... بنِعمةِ اللهِ نَقليكم وتَقلُونا

(١٤) وقال ابراهيم بن كُنَيف النَّبهانيّ

تَعَزَّ فإنّ الصّبرَ بالحُرِّ أجمَلُ ... وليسَ على رَيبِ الزّمانِ مُعَوَّلُ

فلو كان يُغني أن يُرَى المرءُ جازِعاً ... لحادثةٍ أو كان يُغني التذلُّلُ

لكان التّعزّي عند كلِّ ملمّةٍ ... ونائبةٍ بالحُرِّ أولى وأجملُ

فكيف وكلٌّ ليس يعدُو حِمامَهُ ... وما لامرئٍ عمّا قضى اللهُ مَحوَلُ

فان تكن الايام فينا تبدلت ... بنعمى وبؤسى والحوادث تفعل
فما ألينت منا قناة صليبة ... ولا ذللتنا للتى ليس تجمل
ولكن رحلناها نفوسا كريمة ... تحمل ما لا يستطاع فتحمل

وقينا بحسن الصبر منا نفوسنا ... فصحت لنا الاعراض والناس هزل

(١٥) وقال اخر وهو اسحاق بن خلف

لولا أميمة لم أجزع من العدم ... ولم أقاس الدجى فى حندس الظلم
وزادنى رغبة فى العيش معرفتى ... ذل اليتيم يجفوها ذو والرحم
أحاذر الفقر يوما أن يلم بها ... فيهتك الستر عن لحم على وضم
تهوى حياتى وأهوى موتها شفقا ... والموت أكرم نزال على الحرم

أخشى فظاظة عم أو جفاء اخ ... وكنت أبقى عليها من أذى الكلم

(١٦) وقال اخر وهو حطان بن المعلى

انزلنى الدهر على حكمه ... من شامخ عال الى خفض
وغالنى الدهر بوفر الغنى ... فليس لى مال سوى عرضى
أبكانى الدهر ويا ربما ... أضحكنى الدهر بما يرضى
لولا بنيات كزغب القطا ... رددن من بعض الى بعض

لكان لى مُضطَرَبٌ واسعٌ ... فى الارض ذاتِ الطُولِ والعرضِ
وإنّما اولادُنا بيننا ... اكبادُنا تَمشِى على الارضِ
لو هَبَّتِ الريحُ على بعضهم ... لامتنعت عيني من الغمضِ

(١٧) وقال عُروة بن الوَرْدِ

لحا اللهُ صُعلُوكا اذا جَنَّ ليلُه ... مُصافِى المُشاشِ آلِفًا كلَّ مجزَرِ
يَعُدُّ الغِنَى من نفسه كلَّ ليلة ... اصابَ قِراها من صَديقٍ مُيَسَّرِ
ينامُ عِشاءً ثمّ يُصبِحُ ناعِسًا ... يَحُتُّ الحَصا عن جَنبِهِ المُتَعفِّرِ
يُعِينُ نساءَ الحيِّ ما يَستَعِنَّهُ ... ويُمسى طَليحًا كالبَعيرِ المُحسَّرِ
ولكنّ صُعلُوكا صفيحةُ وجهه ... كضَوءِ شِهابِ القابِسِ المُتنَوِّرِ
مُطِلًّا على اعدائه يزجُرونه ... بساحتهم زَجرَ المَنيحِ المُشَهَّرِ
اذا بَعُدوا لا يأمَنون اقترابَهُ ... تَشَوُّفَ اهلِ الغائبِ المُتَنظِّرِ
فذلك إن يَلقَ المَنيّةَ يَلقَها ... حميدا وإن يَستَغنِ يومًا فاجدِرِ

(١٨) وقال سَعد بن مالك

يا بُؤسَ للحربِ الّتى ... وَضَعَتْ اَراهِطَ فاستَراحوا
والحربُ لا يَبقَى لجا ... حِمِها التَخيُّلُ والمِراحُ
إلّا الفتى الصبّارُ فى ... النَجَداتِ والفَرَسُ الوَقاحُ
والنَشْرَةُ الحَصداءُ والـ ... ـبَيضُ المُكَلَّلُ والرِماحُ

وتساقط الاوشاظ والـــذنبات اذ جهد الفضاح
والكرّ بعد الفرّ اذ كرهَ التقدّم والنطاح
كشفت لهم عن ساقها وبدا من الشرّ الصراح
فالهمّ بيضات الخدو + رهناك لا التنعم المراح
يئس الخلائف بعدنا اولا دُ يشكر واللقاح
من صدّ عن نيرانها فانا ابن قيس لا براح
صبراً بني قيس لها حتى تُريحوا او تراحوا
إن المؤائل خوفها يعتاقه الاجل المتاح
هيهات حال الموت دون الفوت وانتضى السلاح
كيف الحيوة اذا خلت منّا الظواهر والبطاح
اين الاعزّة والاسنّة عند ذلك والسماح

٢ - نُخبة من باب المراثي

(١٩) وقال عَبدَة بن الطَّبيب

عليك سلام الله قيس بن عاصم ورحمته ما شاء ان يترحما
تحية من غادرته غرض الردى اذ ازار عن شحط بلا دك سلما
فما كان قيس هُلكه هُلك واحدٍ ولكنه بنيان قوم تهدّما

(٢٠) وقال متمّم بن نُوَيرة

لقد لامَنِي عند القُبورِ على البُكا ... رفيقي لِتَذرافِ الدُّموعِ السَّوافِكِ
فقالَ أتبكي كلَّ قبرٍ رأيتَهُ ... لقبرٍ ثوى بين اللِّوى فالدَّكادِكِ
فقلتُ لهُ إنَّ الشَّجا يبعثُ الشَّجا ... فدَعْني فهذا كلُّهُ قبرُ مالِكِ

(٢١) وقال رجل من خَثْعَم

نَهِلَ الزمانُ وعَلَّ غيرَ مصرَّدِ ... من آلِ عتّابٍ وآلِ الأسودِ
من كلِّ فيّاضِ اليدينِ إذا غدتْ ... نَكباءُ تُلْوِي بالكَنِيفِ المُوصَدِ
فاليومَ أضحَوا للمَنُونِ وسِيقةً ... من رائحٍ عَجِلٍ وآخرَ مُعْتَدِ
خَلَتِ الدِّيارُ فَسُدْتُ غيرَ مُسَوَّدٍ ... ومن الشَّقاءِ تفرُّدي بالسُّؤدَدِ

(٢٢) وقال دُريد بن الصِّمّة

نَصَحْتُ لعارضٍ وأصحابِ عارضٍ ... ورَهطِ بني السَّوداءِ والقومُ شُهَّدِي
فقلتُ لهم ظُنُّوا بألفَيْ مُدَجَّجٍ ... سَراتُهُمُ في الفارسيِّ المسرَّدِ
فلمّا عَصَوْني كنتُ منهم وقد رَأَوْا ... غَوايَتَهم وأنَّني غيرُ مُهتَدِ
أمرتُهم أمري بمُنعَرَجِ اللِّوَى ... فلم يستبينوا الرُّشدَ إلّا ضُحَى الغدِ
وهل أنا إلّا من غَزِيَّةَ إن غَوَتْ ... غَوَيتُ وإن تَرشُدْ غَزِيَّةُ أرشُدِ
تنادَوا فقالوا أردتِ الخيلَ فارساً ... فقلتُ أعبدُ اللهِ ذلكمُ الرَّدِي

فجئتُ اليه والرِّماحُ تنوشُه ... كوقع الصَّياصي في النَّسيج المُمَدَّدِ
وكنتُ كذات البَوِّ لمّا تبيت فاقبلتْ ... الى جَلَدٍ من مَسْكِ سَقْبٍ مقدَّدِ
فطاعنتُ عنه الخيلَ حتى تنفّست ... وحتّى علاني حالِكُ اللّونِ اسودي
فقالَ امرئٌ اسى اخاه بنفسه ... ويَعْلَمُ انَّ المرءَ غيرُ مخلّدِ
فان يكُ عبدُ الله خلّى مكانَه ... فما كانَ قَرّافا ولا طائشَ اليدِ
كميشُ الازار خارجٌ نصفُ ساقِه ... بعيدٌ من الافات طلّاعُ انجُدِ
قليلُ التشكّي للمصيبات حافظٌ ... من اليوم اعقابَ الاحاديثِ في غدِ
تراه خميصَ البطنِ الزّادُ حاضرٌ ... عتيدٌ ويغدو في القميصِ المقدَّدِ
وان مسّه الاقواءُ والجهدُ زاده ... سماحًا وابتلا فالما كانَ في اليدِ
صَباما صَبا حتّى علا الشيبُ رأسَه ... فلمّا علاه قال للباطلِ ابعدِ
وطيّبَ نفسي انّني لم اقُل له ... كَذَبتَ ولم ابخَلْ بما مَلكت يدي

(٢٣) وقال ايضًا

تقولُ الا تبكي اخاك وقد أرى ... مكانَ البُكا لكن بُنيتُ على الصبرِ
فقلتُ اعبدَ الله ابكي ام الذي ... له الجَدَثُ الاعلى قتيلَ ابي بكرِ
وعبدٍ يغوثَ تَجْلُلُ الطيرُ حولَه ... وعَزَّ المصابُ حَثْوُ قبرٍ على قبرِ
ابَى القتلُ الّا آلَ صِمّةَ انّهم ... ابَوا غيرَه والقدرُ يجري الى القدرِ
فامّا تَرَيْنا لا تزالُ دماؤُنا ... لَدَى وِتْرِ يَسْيلي بها آخرَ الدهرِ
فانّا لَنَحْمِ السّيفَ غيرَ نكيرةٍ ... ونُلْحِمُه حينا ولَيس بذي نُكرِ

يُغارُ علينا واترين فيُشتفى ... بنا ان اُصبنا او نُغيرُ على وتر

قسمتا بذاكَ الدهرَ شطرين بيننا
فما ينقضي الا ونحن على شطر

(٢٤) وقال تأبّط شرًّا

انّ بالشِعب الذى دون سَلْعٍ ... لقتيلا دَمُه ما يُطَلّ
خلّفَ العِبءَ عليّ وولّى ... انا بالعِبءِ له مستقلّ
ووراءَ الثارِ منى ابنُ اختٍ ... مَصِعٌ عُقدتُهُ ما تُحَلّ
مُطرِقٌ يَرشَحُ سمًّا كما اَطـ ... ـرَقَ افعى يَنفُثُ السُمَّ صِلّ
خَبَرٌ ما انا بنا مُصمَئِلٌّ ... جَلَّ حتّى دقّ فيه الاَجَلّ
بَزّنى الدهرُ وكانَ غشوماً ... بأبيّ جارُهُ ما يُذَلّ
شامِسٌ فى القُرّ حتّى اذا ما ... ذَكَتِ الشِعرى فَبَرْدٌ وظِلّ
يابسُ الجنبَينِ من غيرِ بؤسٍ ... وندى الكفّين سَهمٌ مُدِلّ
ظاعنٌ بالحزمِ حتّى اذا ما ... حَلَّ حَلَّ الحزمُ حيثُ يَحُلّ
غيثُ مزنٍ غامرٌ حيثُ يُجدِى ... واذا يسطُوا فلَيثٌ اَبَلّ
مُسبِلٌ فى الحىّ احوى رِفَلٌّ ... واذا يغزو فسِمعٌ اَزَلّ
وله طَعنانِ اَرىً وشَرىً ... وكلا الطعنَين قد ذاق كُلّ
يَركَبُ الهولَ وحيداً ولا يَصحَبُهُ الّا اليمانى الاَفَلّ
وفُتُوٍّ هَجَروا اثمَ آسَروا ... ليلَهم حتّى اذا انجابَ حَلّوا

كُلُّ ماضٍ قد تَرَدَّى بماضٍ ... كَسَنَا البرقِ اذا ما يُسَلُّ
فادَّرَكْنا الثارَ منهم ولمّا ... يَنْجُ مِلْ حَبَيْنِ الّا الاقَلُّ
فاحتَسَوا انفاسَ نومٍ فلمّا ... هَوَّمُوا ثُرْعَتَهُمْ فاشمَعَلُّوا
فلئن فَلَّت هذيلٌ شَبَاةً ... لَبِما كان هذيلا يَفُلُّ
وبما أبرَكَها في مُتاخٍ ... جَحْجَحٍ ينقبُ فيه الأظَلُّ
وبما صبَّحها في ذَراها ... منه بعد القتل نَهْبٌ وسَلُّ
صَلِيَتْ مِنّي هذيلٌ بِخِزْقٍ ... لا يَمَلُّ الشَرَّ حتّى يَمَلُّوا
يُنْمِلُ الصَّعدةَ حتّى اذا ما ... نَهِلَتْ كان لها منه عَلُّ
حَلَّتِ الخمرُ وكانت حراما ... وبلأيٍ ما ألَمَّتْ تَحِلُّ
فاسقِنيها يا سَوادَ بنَ عمرٍو ... إنّ جِسمي بعد خالي لَخَلُّ
تَضحَكُ الضَبُعُ لِقَتْلى هُذَيلٍ ... وتَرى الذئبَ لها يَستَهِلُّ
وعِتاقُ الطيرِ تغدو بِطانا ... تَتَخَطّاهم فما تَستَقِلُّ

(٢٥) وقال خَلَف بن خَليفة

أُعاتِبُ نفسي أن تبسّمتُ خاليا ... وقد يضحَكُ المَوتورُ وهو حزينُ
وبالدَّيرِ أشجاني وكم من شَجٍ له ... دُوَيْنَ المُصلّى بالبقيعِ شُجُونُ
رُبَى حولَها امثالُها ان أتَيْتَها ... قَرَيْنَكَ اشجانا وهُنَّ سُكُونُ
كفى الحَجَرَ أنّا لم يَضِعْ لك أمرُنا

ولم يا تنا عمّا لديك يقينُ

(٢٦) وقال عَبدُ اللهِ بن ثَعلَبَةَ الحَنَفي

لكل اناسٍ مَقبَرٌ بِفِنائهم ... فهم ينقُصُون والقُبورُ تَزيدُ
وما إن يزالُ رسمُ دارٍ قد اخلَفَت ... وبَيتٌ لِميتٍ بالفِناء جديدُ

هُم جِيرةُ الاحياء امّا جِوارُهم
فدانٍ و امّا الملتقى فبعيدُ

(٢٧) وقال مُوَيلِكُ المزموم يرثي امرَته ام العَلاءِ

أُمُرُّ على الجَدَثِ الّذي حَلّتْ بِهِ ... أُمَّ العلاءِ فنادِها لو تَسمَعُ
أنّى حللتِ لَنِعتِ جِدَّ فَروقَةٍ ... بَلَدًا يُمَرِّبه الشُجاعُ فيَفزَعُ
صلّى عليكِ اللهُ من مفقودةٍ ... اذ لا يُلائِمُكِ المكانُ البَلقَعُ
فلقد تركتِ صغيرةً مرحومةً ... لم تَدرِ ما جَزَعٌ عليكِ فَتَجزَعُ
فقدَتْ شمائِلَ مِن لِزامِكِ حُلوةً ... فَتَبيتُ تُسهِرُ اهلَها وتُفَجِّعُ

واذا سَمِعتُ أنينَها في ليلِها
طَفِقَتْ عليكِ شُؤونُ عيني تدمَعُ

(٢٨) قال حَفصُ بن الاحنف الكِنانيّ

لا يَبعَدَنّ رَبيعةُ ابنُ مُكَدَّمٍ ... وسَقَى الغَوادي قبرَه بذَنوبِ

نفرت قلوصی من جحارة حرّة ... بُنیت علی طلق الیدین وهوب
لا تنفری یا ناق منه فانّه ... شرّیب خمر مسعر لحروب

لولا السفار وبُعد خرق مهمه ... لترکتها تحبو علی العرقوب

(٢٩) وقالت امرأة

طاف یبغی نجوة من هلاك ... فهلك
لیت شعری ضلّة ای شیء قتلك
امریض لم تعد ... ام عدوّ ختلك
ام تولّی بك ما ... غال فی الدهر السّلك
والمنایا رصد ... للفتی حیث سلك
ای شیء حسن ... لفتی لم یك لك
کلّ شیء قاتل ... حین تلقی اجلك
طال ما قد نلت فی ... غیر کدّ آملك
انّ امرأ فادحا ... عن جوابی شغلك
سأعزّی النفس اذ ... لم تجب من سألك
لیت قلبی ساعة ... صبره عنك ملك
لیت نفسی قدّمت ... للمنایا بدلك

٣ - نُخبةٌ مِن شَرح الحماسةِ للتبريزيّ

(٣٠) وقال مالك بن الرَّيب

تذكّرتُ من يبكي عليّ فلم أجد
سوى السَّيفِ والرُّمحِ الرُّدَينيِّ باكيا
وأشقرَ خِنذيذٍ يجرّ عنانَه
الى الماءِ لم يترُك له الموتُ ساقيا]

٤ - نُخبةٌ مِن بابِ الادَب

(٣١) وقال عمرو بن قميئة

يا لهفَ نفسي على الشبابِ ولم	أفقِدْ به اذ فقدتُهُ أمَمَا
اذ أصحَبُ الرَيطَ والمُروطَ الى	أدنى تِجاري وأنفُضُ اللِّمَما
لا تُغبِطِ المرءَ أن يقال له	أمسى فلانٌ لِسِنِّهِ حَكَما
إنّي سرّه طولُ عمرِهِ فلقد	أضحى على الوجه طُوالُ ماسَلِما

(٣٢) وقال سُلمى بن ربيعة

إنّ شِواءً و نَشْوةً ... وخَبَبَ البازلِ الأمُونِ
يُجْشمها المرءُ في الهوى ... مسافةَ الغائطِ البَطينِ
والبِيضَ يرفُلنَ كالدُمى ... في الرّيطِ والنُّهبِ المصونِ
والكُثْرَ والخفضَ مِنّا ... وشَرَعَ المِزهَرِ الحَنونِ
مِن لذّةِ العيشِ والفتى ... للدهرِ والدهرُ ذو فنونِ
والعُسرِ كاليُسرِ والغِنَى ... كالعُدْمِ والحيُّ لِلمَنونِ
اهلكن طَسْما وبَعدَه ... غَذِيَّ بَهْمٍ وذا جُدُونِ
واهلَ جاشٍ ومارِبٍ ... وحيَّ لقمانَ والتُّقونِ

(٣٣) وقال مالك بن حَريم الهَمْدانيّ

أُنبيتُ والأيّامُ ذاتُ تجارِبٍ ... وتُبدي لك الايام مالستَ تعلَمُ
بأنّ ثَراءَ المالِ يَنفعُ رَبَّه
وَيَثْنى عليه الحمدَ وهو مذمَّمُ
وإنّ قليلَ المالِ للمرءِ مُفسِدٌ
يَحُزُّكما حزّ القطيعُ المُحَرَّمُ
يَرَى دَرَجاتِ المَجْدِ لا يستطيعُها
ويَقعُدُ وسطَ القومِ لا يتكلّمُ

٥ نُخبةٌ مِن بابِ النَّسيب

(٣٤) وقال اٰخر

فيارَبِّ إن اَهلِك ولم تُروِ هامتي ... بِلَيلى اَمُتْ لا قبرا عطشُ مِن قبري
وإن اَكُ عن ليلى سلوتُ فانّما ... تَسَلَّيتُ عن يأسٍ لم اَسْلُ عن صبر
وان يكُ عن ليلى اغنّى وتجلُّدٌ ... فَرُبَّ غِنى نفسٍ قريبٍ من الفقر

(٣٥) وقال ابو صَخر الهُذَلّى

اما والّذى ابكى واَضحَكَ والذى ... اماتَ واحيا والّذى اَمرُه الامرُ
لقد تَرَكَتنى احسُدُ الوحشَ اَن اَرى ... اَليفَيْنِ منها لا يروعُهما الذُعرُ
فيا حُبَّها زِدنى جوىً كل ليلةٍ ... ويا سلوةَ الايام مَوعِدُكِ الحشرُ
عَجِبتُ لسعى الدهر بينى وبينها ... فلمّا انقضى ما بيننا سَكَنَ الدهرُ
وما هو الّا اَن اراها فجاءةً ... فابهت لا عرفٌ لدىّ ولا نكرُ

(٣٦) وقال اٰخر

اَقولُ لصاحبى والعِيسُ تَهوِى ... بنا بين المُنيفةِ فالضِمارِ
تَمتَّعْ من شميمِ عَرارِ نجدٍ ... فما بَعدَ العَشِيّةِ من عَرارِ

الا يا حبذا نفحات نجدٍ ... ومرّيّا روضه بعد القطار
واهلك اذ يحلّ الحيّ نجدا ... وانت على زمانك غير زار
شهورٌ ينقضين وما شعرنا ... بانصافٍ لهنّ ولا سرار

(٣٧) وقال اخر

قد كنت اعلو الحبّ حينا فلم يزل ... بي النقض والابرام حتى علانيا
ولم ار مثلينا خليلي جنابةٍ ... اشدّ على رغم العدوّ تصافيا
خليلين لا نرجو لقاءً ولا نرى ... خليلين الّا يرجوان التلاقيا
يقولون من طول اعتدائك بالعدى ... نجدك وما تلقى لعينيك شافيا
بلى ان بالجزع الذي ينبت الغضا ... الىّ وان لم الفه لمداويا

(٣٨) وقال اياس بن الارت الطائيّ

هلمّ خليليّ والغوايةُ قد تُصبى ... هلمّ نحيّي المنتشين من الشرب
نُسلّي ملاماتِ الرجال بريّةٍ ... ونفرشُ ورد اليوم باللهو واللعب
اذا ما تراخت ساعةٌ فاجعلنّها ... لخير فان الدهر اغصل ذو شغب
فان يك خيرًا او يكن بعض راحةٍ ... فانّك لاقٍ من غمومٍ ومن كرب

(٣٩) وقال بكر بن النطّاح

بيضاءُ تسحب من قيامٍ فرعها ... وتغيب فيه وهو وحفٌ اسحم

فكأنّها فيه نهارٌ ساطعٌ | وكأنّه ليلٌ عليها مُظلِمُ

(٤٠) وقال اخر

سَلِ البانةَ الغيناءَ عن لاعجِ الّذى | به البانُ هل حيّيتُ اطلالَ ذى الرِّمْ
وهل قُمتُ فى ظلالهنّ عشيّةً | مقامَ اخى الباساءِ اخترتُ ذا لك
وهل همَلَتْ عيناىَ فى الدار عُدوةً | بِدَمعٍ كنظمِ اللؤلؤِ المتهالِكِ
ارى النّاسَ يرجُونَ الربيعَ وانّما | بسعيِ الّذى ارجُو نوالُ وِصالكِ
ارى النّاسَ يخشَون السِّنينَ وانّما | سِنِىَّ الّتى اخشَى صُروفُ اختمالكِ
لئِن ساءَنى انّ نِلتِنى بمَساءةٍ | لقد سَرّنى انّى خطرتُ ببالِكِ
لئِن هُنتِ اِمساكى بكفّى على الحشَا | وبَرقراقُ عينى رَهبةً مِن زِيالِكِ

(٤١) وقال اخر

تمتّعْ بها ما ساعَفتْكَ ولا تكن | عليكَ شجًا فى الحلقِ حينَ تَبينُ
وان هى اعطتكَ اللّيانَ فانّها | لغيرِكَ من خُلّانِها ستَلينُ
وان حلَفتْ لا ينقُضُ النأىُ عهدَها | فليسَ لمخضوبِ البنانِ يَمينُ

(٤٢) وقال توبة بن الحُمَيِّر

ولو انّ ليلى الاخيليّةَ سلّمتْ | علىّ ودونى تُربةٌ وصفائحُ
لسلّمتُ تسليمَ البشاشةِ اوزقا | اليها صدَى من جانبِ القبرِ صائحُ

وأغبط من ليلى بما لا أنالُه	ألا كُلّ ما قرّت به العينُ صالحُ

(٤٣) وقال نُصيب

كأنّ القلب ليلةَ قيل يُغدى	بليلى العامريّةِ أو يُراحُ
قطاةٌ عزّها شَرَكٌ فباتت	تُجاذِبُه وقد عَلِق الجَناحُ
لها فرخانِ قد تُرِكا بوَكرٍ	فحُشّهما تُصفِّقُه الرِّياحُ
إذا سَمِعا هُبوبَ الريح نَصّا	وقد أودى به القَدَرُ المُتاحُ
فلا في الليل نالت ما تُرجّى	ولا في الصبح كان لها بَراحُ

٦- نُخبةٌ مِن بابِ الهِجاءِ

(٤٤) وقال طَرَفة بن العَبْد

فَرّقَ عن بَيْتَيك سعدَ بنَ مالك	وعَمراً وعوفاً ما تَشِي وتقولُ
وانت على الادنى شَمالٌ عَرِيّةٌ	شآميةٌ تَزوِي الوُجوهَ بَليلُ
وانتَ على الاقصى جَنوبٌ غيرُ قَرّةٍ	تَذاءبُ منها مُرزِغٌ ومُسيلُ
وأعلَمُ علماً ليس بالظّنِّ أنّهُ	اذا ذَلّ مولى المرءِ فهو ذليلُ

وإنّ لِسانَ المرءِ ما لم تكن لهُ	حَصاةٌ على عَوراتِه لدليلُ

وقال عبد الرحمن بن الحكم

لحى الله قيسا قيس عيلان انها
اضاعت ثغور المسلمين وولّت
فشاول بقيس في الطعان ولا تكن
اخاها اذا ما المشرفية سُلّت

من

ديوان ابى الوليد

مُسلِم بن الوليد الانصارى

الشهير

بصَريع الغَوَانى

(م. سنة ٢٠٨ هـ)

ترجمۂ مُسلم بن الولید

المعروف بہ

صَرِیعُ الغَوَانی

(م ۔ ۲۰۸ھ)

مسلم بن الولید کا باپ انصار کے موالی میں سے تھا، صریع الغوانی[1] اس کا لقب ہے۔ وہ دولت عباسیہ کے شعرائے متقدمین میں سے ہے کوفہ میں پیدا ہوا اور وہیں نشو و نما پائی، مبرّد نے اُس کی شاعری کی تعریف یوں کی ہے :۔

کان مسلم بن الولید شاعرا حسن النمط جیّد القول فی الشراب وکثیر من الرُّواۃ یُقرنہ بابی نُواس فی ھٰذا المعنی وھو اوّل من عقد ھذہ المعانی الظریفۃ واستخرجہا

مسلم اور اُس کا بھائی سلیمان امرائے عباسیہ میں سے یزید بن مَزیَد اور محمد بن منصور بن زیاد کی مدح سرائی کرتے رہے۔ پھر فضل بن سہل کی، فضل نے مسلم کو مظالم جرجان کا عہدہ سپرد کیا، اور جرجان ہی میں وہ ۲۰۸ھ میں فوت ہوا ۔

---

[1] کان یلقب ھذا اللقب وکان لہ کارہا (اغانی) ۔

کہتے ہیں کہ مسلم شعر گوئی میں دِعبِل خزاعی کا اُستاد تھا اور دِعبِل اُس کی اُستادی کا معترف تھا۔ لیکن جب وہ جرجان میں مسلم کے پاس پہنچا تو مسلم اُس سے بے اعتنائی سے پیش آیا اس پر دِعبِل نے بھی اس سے روگردانی کر لی اور پھر یہ دونو مرتے دم تک نہ ملے ۔

ابونواس اور ابومسلم جب پہلی دفعہ ملے تو ایک نے دوسرے کو اپنا کلام سُنایا۔ ملاقات کے بعد دِعبِل نے ابونواس سے پوچھا کہ مسلم کو اُس نے شاعری میں کیسا پایا۔ ابونواس نے جواب دیا: ھو اشعر الناس بعدی' پھر دِعبِل نے مسلم سے ابونواس کی نسبت پوچھا تو اُس نے بھی ابونواس کی فوقیت کو تسلیم کیا اور کہا: ھو اشعر الناس و انا بعدہ'۔

کہتے ہیں کہ ابوتمام نے ایک دفعہ قسم کھائی کہ وہ جب تک مسلم اور ابونواس کا دیوان حفظ نہ کر لے گا نماز نہ پڑھیگا۔ چنانچہ دو مہینے میں وہ حفظ سے فارغ ہوا۔

مسلم نے آخر میں شعر گوئی سے توبہ کر لی۔ اُس کا راوی جرجان میں اُس کے پاس پہنچا تو اُس نے اپنا مجموعہ اشعار اُس سے لیکر دریا میں پھینک دیا' یہی وجہ ہے کہ اُس کا کلام ہم تک کم پہنچا ہے اب اس کا صرف وہ کلام موجود ہے جو عراق میں اُس کے ممدوحوں کے ہاں محفوظ تھا

(ماخوذ از کتاب الاغانی لابی الفرج علی الاصبہانی)

قال مسلم بن الوليد يتغزل ويصف الخمر

أَدِيرَا عَلَيَّ الرَّاحَ لَا تَشْرَبَا قَبْلِي
وَلَا تَطْلُبَا مِنْ عِنْدِ قَاتِلَتِي ذَحْلِي
فَمَا حَزَنِي أَنِّي أَمُوتُ صَبَابَةً
وَلَكِنْ عَلَى مَنْ لَا يَحِلُّ لَهُ قَتْلِي
بَلَى رُبَّمَا وَكَّلْتُ عَيْنِي بِنَظْرَةٍ
إِلَيْهَا تَزِيدُ الْقَلْبَ خَبْلًا عَلَى خَبْلِ
كَتَمْتُ تَبَارِيحَ الصَّبَابَةِ عَاذِلِي
فَلَمْ يَدْرِ مَا بِي فَاسْتَرَحْتُ مِنَ الْعَذْلِ
وَمَا نَحْتِ شُرَّابُهَا الْمُلْكَ قَهْوَةٍ
مَجُوسِيَّةِ الْأَنْسَابِ مُسْلِمَةِ الْبَعْلِ
رَبِيبَةِ شَمْسٍ لَمْ تُهَجْنَ عُرُوقُهَا
بِنَارٍ وَلَمْ يُقْطَعْ لَهَا سَعَفُ النَّخْلِ
تَصُدُّ بِنَفْسِ الْمَرْءِ عَمَّا يَخُمُّهُ
وَتُنْطِقُ بِالْمَعْرُوفِ أَلْسِنَةَ الْبُخْلِ
قَدِ اسْتُودِعَتْ دَنًّا لَهَا فَهُوَ قَائِمٌ
بِهَا شَفَقًا بَيْنَ الْكُرُومِ عَلَى رِجْلِ
رَقَى رَبُّهَا حَتَّى احْتَوَاهَا مُغَالِيًا
عَقِيلَتَهُ دُونَ الْأَقَارِبِ وَالْأَهْلِ

فَوَافَى بِهَا عَذْرَآءَ كُلَّ فَتَى نَدًى
جَزِيلَ الْعَطَايَا غَيْرَ نِكْسٍ وَلَا وَغْلِ
مُحَتَّقَةً لَا تَشْتَكِي وَطْأَ عَاصِرٍ
حَرُورِيَّةً فِي جَوْفِهَا دَمُهَا يَغْلِي
اغَارَتْ عَلَى كَفِّ الْمُدِيرِ بِلَوْنِهَا
فَصَاغَتْ لَهُ مِنْهَا أَنَامِلَ كَالْبَقْلِ
أَمَاتَتْ نُفُوسًا مِنْ حَيَاةٍ قَرِيبَةٍ
وَفَانَتْ فَلَمْ تُطْلَبْ بِثَبْلٍ وَلَا دَخْلِ
شَقَقْنَا لَهَا فِي الدَّنِّ عَيْنًا فَأَسْبَلَتْ
كَمَا أَسْبَلَتْ عَيْنُ الْحَزِينِ بِلَا كُحْلِ
كَأَنَّ حَبَابَ الْمَاءِ حِينَ يَشُبُّهَا
لَآلِئُ عِقْدٍ فِي دَمَالِيجَ أَوْ جَعْلِ
كَأَنَّ فَنِيقًا بَازِلًا شُكَّ نَحْرُهُ
إِذَا مَا اسْتَدَرَّتْ كَالشُّعَاعِ عَلَى الْبَزْلِ
كَأَنَّ ظِبَاءً عُكَّفًا فِي رِيَاضِهَا
أَبَارِيقُهَا أَوْ حَسَّنَ قَعْقَعَةَ النَّبْلِ
ظَلِلْنَا نُنَاغِي الْخُلْدَ فِي مَشْرَعِ الصِّبَا
عَلَيْنَا سَمَاءُ الْعَيْشِ دَائِمَةُ الْمُطْلِ
وَدَارَتْ عَلَيْنَا الْكَأْسُ مِنْ كَفِّ طَفْلَةٍ

مُبَتَّلَةٍ حَوْرَاءَ كَالرَّشَأِ الطِّفْلِ
وَحَنَّ لَنَا عُودٌ فَبَاحَ بِسِرِّنَا
كَأَنَّ عَلَيْهِ سَاقَ جَارِيَةٍ عُطْلِ
تُضَاحِكُهُ طَوْرًا وَتُبْكِيهِ تَارَةً
خَدَلَجَةٌ هَيْفَاءُ ذَاتُ شَوًى عَبْلِ
إِذَا مَا اشْتَهَيْنَا الْأُقْحُوَانَ تَبَسَّمَتْ
لَنَا عَنْ ثَنَايَا لَا قِصَارٍ وَلَا ثُعْلِ
وَأَسْعَدَهَا الْمِزْمَارُ يَشْدُو كَأَنَّهُ
حَكَى نَائِحَاتٍ بِنْتَ يَبْكِينَ مِنْ ثُكْلِ
أَقَامَتْ لَنَا الصَّهْبَاءُ صَدْرَ قَنَاتِهَا
وَمَالَتْ عَلَيْنَا بِالْخَدِيعَةِ وَالْخَتْلِ
إِذَا مَا عَلَتْ مِنَّا ذُؤَابَةَ شَارِبٍ
تَمَشَّتْ بِهِ مَشْيَ الْمُقَيَّدِ فِي الْوَحْلِ
هَلِ الْعَيْشُ إِلَّا أَنْ أَرُوحَ مَعَ الصِّبَا
وَأَغْدُوَ صَرِيعَ الرَّاحِ وَالْأَعْيُنِ النُّجْلِ

وقال مسلم بن الوليد ايضًا :—

أَيَا سُرُورُ وَأَنْتَ يَا حَزَنُ
لِمْ لَمْ أَمُتْ حِينَ صَارَتِ الظُّعُنُ
أَطَالَ عُمْرِي أَمْ مُدَّ فِي أَجَلِي

أَمْ لَيْسَ فِي الظَّاعِنِينَ لِي ثَمَنُ
أَمْ لَمْ يَبِنْ مَنْ هَوِيتُ مُرْتَحِلاً
أَمْ لَمْ تَوَحَّشْ مِنْ بَعْدِهِ الدِّمَنُ
يَا لَيْتَ مَاءَ الْفُرَاتِ يُخْبِرُنَا
أَيْنَ تَوَلَّتْ بِأَهْلِهَا السُّفُنُ
مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ عِنْدَ فُرْقَتِهِمْ
وَأَقْبَحَ الْعَيْشَ بَعْدَ مَا ظَعَنُوا
وَيْحَ الْمُحِبِّينَ كَيْفَ أَرْحَمُهُمْ
لَقَدْ شَقُوا فِي طِلَابِهِمْ وَعَنُوا
هَاذِي الْحَمَامَاتُ إِنْ بَكَتْ وَدَعَتْ
أَسْعَدَهَا فِي بُكَائِهَا الْفَنَنُ
فَمَنْ عَلَى صَبْوَتِي يُسَاعِدُنِي
إِذَا جَفَانِي الْحَبِيبُ وَالسَّكَنُ
صَبَرْتُ لِلْحُبِّ إِذْ بُلِيتُ بِهِ
وَمَاتَ مِنِّي السِّرَارُ وَالْحَلَنُ
يَا مُبْدِعَ الذَّنْبِ لِي لِيَعْلَمَنِي
هَجْرُكَ لِي فِي الذُّنُوبِ مُمْتَحِنُ
مَالِي مِنْ سِتَّةٍ فَأَشْكُرَهَا
عِلْمُكَ لَا بَلْ عِنْدِي لَكَ الْمِنَنُ

جَمُلتَ وَصْلِى فَلَسْتَ تَعْرِفُهُ
وَأَنْتَ بِالْهَجْرِ عَالِمٌ فَطِنُ
حَارَ بَنِى بَعْدَكَ السُّرُورُ كَمَا
صَالِحَنِى عِنْدَهُ فَقِدْكَ الْحَزَنُ
أَعَانَكَ الطَّرْفُ وَالْفُؤَادُ عَلَى
رُوحِى وَرُوحِى عَلَىَّ يَعْتَوِنُ
مِمَّا كَسَانِى الْهَوَى فَكِسْوَتُهُ
لِى أَبَدًا مَا لَبِسْتُهَا كَفَنُ
أَوْهَنَنِى حُبُّ مَنْ شُغِفْتُ بِهِ
حَتَّى بَرَانِى وَشَفَّنِى الْوَهَنُ

.....

كَحْلَاءُ لَمْ تَكْتَحِلْ بِكَاحِلَةٍ
وَسْنَانَةِ الطَّرْفِ مَا بِهَا وَسَنُ
فَنِى فُؤَادِى لِحُبِّهَا غُصُنٌ
فِى كُلِّ حِينٍ يُوَرِّقُ الْغُصُنُ
قِيلَ لَهَا إِنَّهُ أَخُو كَلَفٍ
بِحُبِّكُمْ هَائِمٌ وَمُفْتَتِنُ
فَأَعْرَضَتْ لِلصُّدُودِ قَائِلَةً

يَقُولُ مَا شَآءَ شَاعِرٌ لَسِنُ
مَا كَانَ فِي مَا مَضَى بِمُؤْتَمَنٍ
عَلَى هَوَانَا فَكَيْفَ يُؤْتَمَنُ
حُبَّانِ غَضَّانِ فِي الْفُؤَادِ لَهَا
فَمِنْهُمَا ظَاهِرٌ وَمُنْدَفِنُ
أَوْطَنَ يَا سِحْرُ حُبُّكُمْ كَبِدِي
فَلَيْسَ لِلْحُبِّ غَيْرَهَا وَطَنُ
سَمِعْتِ فِينَا مَقَالَ ذِي حَسَدٍ
لَمَّا أَتَاكُمْ بِهِ هُنٌ وَهَنُ
وَابْأَبِي مَنْ يَقُولُ لِي بِأَبِي
وَمَنْ فُؤَادِي لَدَيْهِ مُرْتَهَنُ
يَطْلُبُنِي حُبُّهُ لِيَقْتُلَنِي
وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِحَنُ
وَكَمْ مِنَ اشْيَاءَ قَدْ مَضَتْ سُنَنًا
كَمَا جَرَتْ فِي الْقَبَائِلِ السُّنَنُ
وَقَائِلٍ لَسْتَ بِالْمُحِبِّ وَلَوْ
كُنْتَ مُحِبًّا هَزَلْتَ مُذْ زَمَنُ
فَقُلْتُ رُوحِي مُكَاتِمٌ جَسَدِي
حُزْنٌ وَالْحُبُّ فِيهِ مُخْتَزَنُ

شَفَّ الهَوَى مُهْجَتِي وَعَذَّبَهَا
فَلَيْسَ لِي مُهْجَةٌ وَلَا بَدَنُ

أَحَبَّ قَلْبِي وَمَا دَرَى جَسَدِي
وَلَوْ دَرَى لَمْ يُقِمْ بِهِ السِّمَنُ

لَوْ وَزَنَ العَاشِقُونَ حُبَّهُمُ
لَكَانَ حُبِّي بِحُبِّهِمْ يَزِنُ .....

قَالَ صَرِيعٌ أَيْضًا يَمْدَحُ زَيْدَ بْنَ مُسْلِمٍ الحَنَفِيَّ مِنْ وَائِلٍ

طَرَقَ الخَيَالُ فَهَاجَ لِي بَلْبَالَا
أَهْدَى إِلَيَّ صَبَابَةً وَخَبَالَا

أَنَّى اهْتَدَى حَتَّى أَتَانِي زَائِرًا
مُتَنَكِّرًا يَتَعَسَّفُ الأَهْوَالَا .....

مَا زَالَ يَدْعُونِي بِمُقْلَةِ سَاحِرٍ
مِنْهُ وَيَنْصِبُ لِلْفُؤَادِ حِبَالَا

حَتَّى خَضَعْتُ لِحُبِّهِ فَأَتَادَنِي
وَأَذَلَّنِي بِصُدُودِهِ إِذْلَالَا

جَلَبَتْ دُمُوعِي عَبْرَةٌ مِنْ زَفْرَةٍ
سَبَحَتِ الفُؤَادَ فَأَسْبَلَتْ إِسْبَالَا

كَسَبَتْ لِقَلْبِي نَظْرَةٌ لِتَسُرَّهُ
عَلَيَّ فَكَانَتْ بَغْتَةً وَوَبَالَا

مَا مَرَّ بِي شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْهَوَى
سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْهَوَى وَتَعَالَا
وَمُهَذَّبُونَ أَكَارِمٌ لِأَكَارِمٍ
أُدَبَاءُ حَازُوا نَجْدَةً وَكَمَالَا
سَوَّاتُهُمْ غُرَفًا جَعَلْتُ تُرَابَهَا
مَدَرَ الْعَبِيرِ وَعَنْبَرًا قَسْطَالَا
وَخَلَوْا بِأَنْوَاعِ النَّعِيمِ وَلَذَّةٍ
دَامَتْ وَعَيْشٍ مَا يُرِيدُ زَوَالَا
فِي مَجْلِسٍ بَيْنَ الْكُرُومِ مُظَلَّلٍ
جُعِلَتْ لَهُ أَغْصَانُهُنَّ ظِلَالَا
وَلَدَيْهِمْ حُورُ الْقِيَانِ كَأَنَّهَا
غِزْلَانُ وَحْشٍ يَرْتَعِينَ رِمَالَا
فَإِذَا نَظَرْتَ رَأَيْتَ قَوْمًا سَادَةً
وَنَجَابَةً وَمَهَابَةً وَجَمَالَا
وَكَأَنَّمَا السَّاقِي لَدَى إِبْرِيقِهِ
بَدْرٌ أَنَارَ ضِيَاؤُهُ فَتَلَالَا

إِبْرِيقُنَا سَلَبَ الغَزَالَةَ جِيدَهَا
وَحَكَى المُدِيرُ بِمُقْلَتَيْهِ غَزَالَا.....
هٰذَا النَّعِيمُ فَكَيْفَ لِي بِدَوَامِهِ
أَنَّى يَدُومُ وَعَيْشُهُ قَدْ زَالَا
أَصْبَحْتُ كَالثَّوْبِ اللَّبِيسِ قَدِ اخْلَقَتْ
جِدَّاتُهُ مِنْهُ فَعَادَ مُذَالَا
وَبَقِيتُ كَالرَّجُلِ المُدَلَّهِ عَقْلُهُ
أَشْكُو الزَّمَانَ وَأَضْرِبُ الأَمْثَالَا
سَالَمْتُ عُذَّالِي فَآبُوا بِالرِّضَى
مِنِّي وَكُنْتُ أُحَارِبُ العُذَّالَا
وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّهُ مَا مِنْ فَتًى
إِلَّا سَيُبْدَلُ بَعْدَ حَالٍ حَالَا
لَمَّا رَأَيْتُ النَّاسَ قَدْ تَرَكُوا العُلَى
بُخْلًا وَبَعْضُهُمُ يُرِيدُ سَفَالَا
رُعْتُ الزَّمَانَ بِسَيِّدٍ مِنْ وَائِلٍ
وَاحْتَلْتُ لِلْحَدَثَانِ لَمَّا غَالَا
فَأَتَيْتُ قَرْمًا مِنْ حَنِيفَةَ لَمْ يَزَلْ
يُعْطِي يَمِينًا مَرَّةً وَشِمَالَا

فَإِذَا الرِّجَالُ رَأَتْهُ يَوْمًا بَارِزًا
أَغْضَتْ لَهُ أَبْصَارَهَا إِجْلَالَا
ذَاكَ الَّذِي قَمَعَ الزَّمَانَ بِعِزِّهِ
وَعَلَا بِسَيْفِ أَمَانِهِ الزِّلْزَالَا
غَلَبَ الرِّيَاحَ فَمَا تَهُبُّ بِبَابِهِ
يَوْمًا إِذَا هَبَّتْ صَبًا وَشَمَالَا
وَلَوَانَّ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ فَضِيلَةً
لَسَمَا لَهَا زَيْدُ الْجَوَادُ فَنَالَا
بَاقٍ عَلَى حَدَثِ الزَّمَانِ كَأَنَّهُ
ذُو رَوْنَقٍ عَضْبٌ أُجِيدَ صِقَالَا
تَلْقَاهُ فِي الْحَرْبِ الْعَوَانِ مُشَمِّرًا
كَاللَّيْثِ يَحْمِي حَوْلَهُ أَشْبَالَا
حَزِنَتْ بِلَادُ الْفُرْسِ ثُمَّتَ أَعْوَلَتْ
شَوْقًا إِلَيْهِ بَعْدَهُ إِعْوَالَا
وَتَرَحَّلَتْ مَعَهُ الْمَكَارِمُ كُلُّهَا
لَمَّا أَجَدَّ فَأَزْمَعَ التَّرْحَالَا
يَا زَيْدَ آلِ يَزِيدَ ذِكْرُكَ سُؤْدُدٌ
بَاقٍ وَقُرْبُكَ يَطْرُدُ الْأَمْحَالَا
مَا مِنْ فَتًى إِلَّا وَأَنَّكَ تَطْوُلُهُ

شَرَفًا وَإِنْ عَزَّ الرِّجَالَ فَطَالَا

نَفَحَاتُ كَفِّكَ يَا ذُؤَابَةَ وَائِلٍ

تَرَكَتْ عَلَيْكَ الرَّاغِبِينَ عِيَالَا

اَلنَّاسُ فِي سَلْمٍ وَأَنْتَ تَكُرُّ مَا

لِلْمُعْتَفِينَ تُحَارِبُ الْأَهْوَالَا

يَا بْنَ الَّذِينَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا انْتَمَوْا

زَادَا الْفَاضِلَ مَجْدُهُمْ إِفْضَالَا

وَإِذَا تُعَدُّ خُؤُولَةٌ أَلْفَيْتَهُمْ

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا أَخْوَالَا

لَوْ كَانَ أَدْرَكَكَ الْأُولَى بَذَلُوا النَّدَى

جَعَلُوا يَمِينَكَ لِلسَّمَاحِ مِثَالَا

أَحْيَيْتَ عُثْمَانًا وَمُسْلِمًا الَّذِي

بَذَّ الْمُلُوكَ وَبَدَّدَ الْأَمْوَالَا

وَلَقَدْ بَنَى لَكَ فِي الذُّرَى مِنْ وَائِلٍ

أَبْيَاتَ مَجْدٍ مَا تُرَامُ طِوَالَا

وَلَقَدْ بَنَى لَكَ أَرْقَمٌ وَمُطَرِّفٌ

بَيْتًا رَفِيعَ السَّمْكِ عَزَّ فَطَالَا

أَفَتَى حَنِيفَةَ أَنْتَ أَجْوَدُ وَاحِدٍ

كَفًّا وَأَكْرَمُ مَنْ أُعَدُّ فَعَالَا

مَا قُلْتُ فِي أَحَدٍ سِوَاكَ عَلِمْتُهُ
إِلَّا رَأَيْتُ الْقَوْلَ فِيهِ مُحَالَا
إِنَّ الْخَلِيفَةَ بَدْرُ آلِ مُحَمَّدٍ
وَلِوَائِلٍ أَصْبَحْتَ أَنْتَ هِلَالَا
وَإِذَا سَمَاءُ ذَوِي السَّمَاحَةِ لَمْ يَجُدْ
جَادَتْ سَمَاؤُكَ مُسْبِلًا هَطَّالَا
كَمْ مِنْ أَسِيرٍ قَدْ دَعَاكَ مُكَبَّلٍ
فَفَكَكْتَ عَنْهُ الْقَيْدَ وَالْأَغْلَالَا
إِنَّ السُّيُوفَ إِذَا الْحُرُوبُ تَسَعَّرَتْ
بِكَ تُوعِدُ الْفُرْسَانَ وَالْأَبْطَالَا
وَلَقَدْ تَعَرَّضَ قَبْلَ أَنْ أَلْقَاكَ لِي
بَحْرُ النَّدَى مِنْ رَاحَتَيْكَ فَهَالَا
وَكَلِفْتُ نَفْسَكَ بِالْمَحَامِدِ وَالْعُلَى
فَجَعَلْتَهَا لَكَ دَهْرَهَا أَشْغَالَا
أَقْسَمْتُ لَوْلَا أَنَّ نَيْلَكَ وَاسِعٌ
ذَهَبَ النَّوَالُ فَلَمْ يُحِسَّ نَوَالَا
بِكَ أَسْتَطِيلُ عَلَى الزَّمَانِ وَرَيْبِهِ
وَلَرُبَّمَا بَذَخَ الزَّمَانُ وَصَالَا
أَمَّلْتُ مِنْكَ نَوَافِلًا فَأَصَبْتُهَا

إِنَّ الْيَقِينَ يُصَدِّقُ الْآمَالَا
وَوَعَدْتَنِي وَعْدًا فَقَدْ أَبْجَزْتَهُ
وَفَتَحْتَ عَنْ أَبْوَابِكَ الْأَقْفَالَا
إِنِّي رَمَانِيَ الدَّهْرُ مِنْهُ بِنَكْبَةٍ
حَتَّى حَمَلْتُ مِنَ الدُّيُونِ ثِقَالَا
وَأَرَى الْحَوَادِثَ مَا تَزَالُ تَنُوبُنِي
غَرَضًا وَتُقْصِدُ فِي الْفُؤَادِ نِبَالَا

من
ديوان
ابى الطيّب احمد بن الحسين
المُتنبّئ

ترجمہ ابُو الطیّب احمد بن الحسین المُتنبّیؒ

یہ شاعر مشہور بقول رواۃ ۳۰۳ھ میں کوفہ کے محلہ کندہ میں پیدا ہوا اور بچپن ہی میں شام میں آیا۔ وہیں نشو و نما پایا۔ اور تعلیم بھی وہیں پائی، اور اکابر علماے ادب مثل الزجّاج، ابن السرّاج۔ ابوالحسن الاخفش۔ ابن دُرَید اور ابوعلی فارسی وغیرہم سے ملا۔ اور اُن سے استفادہ کیا۔ تا آنکہ شاعری میں بے نظیر ہوگیا۔ اس کے ہم عصر شعراء میں سے علم و ادب میں کوئی اس سے لگا نہ کھاتا تھا، متنبّی اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اُس نے بادیہ سماوہ میں دعوے نبوّت کیا[1]، اس پر لؤلؤ امیر حمص نائب اخشید نے اُس کو قید کر دیا۔ اور ایک عرصہ کے بعد توبہ کرا کر رہا کیا، اس واقعہ کے بعد متنبّی علاقۂ شام میں گھومتا اور امراے و اشراف شام کی مدح سرائی کرتا رہا۔ ۳۳۷ھ میں وہ امیر سیف الدولہ علی بن حمدان صاحب حلب کے دربار میں پہنچا۔ امیر نے اُس کی خوب قدر دانی کی۔ اور تین ہزار دینار سالانہ اُس کو دیتا رہا۔ جاگیر اور خلعتیں اور تحائف اس کے علاوہ رہے۔ ۳۴۶ھ میں

[1] وحکی ابوالفتح عثمان بن جنّی قال سمعت ابا الطیب یقول انما لُقبت بالمتنبّی بقولی :۔ ؎

انا ترب الندی ورب القوافی و سمام العدا وغیظ الحسود
انا فی اھلہ تدارکہ اللہ غریب کصالح فی ثمود

(یتیمہ ۱: ۸۰)

متنبّی نے ناراض ہوکر سیف الدولہ کا دربار چھوڑا اور مصر میں کافور اخشیدی کے پاس پہنچا۔ اس نے بھی انعام واکرام سے اُس کی قدردانی کی اور ہر طرح کی امیدیں دلائیں، متنبّی کی خواہش یہ تھی کہ کافور اُس کو کسی علاقہ کا گورنر بنا دے۔ جب یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ تو اُس نے کافور کی ہجو کہی اور ۳۵۰ھ میں عیدالاضحےٰ کی رات کو مصر سے بغداد کو روانہ ہوا۔ بغداد سے اُس نے فارس کا رُخ کیا۔ پہلے ارّجان میں ابن العمید کی مدح سرائی کی۔ پھر شیراز میں عضدالدولہ کی، آخر عضدولہ کی اجازت سے اوائل شعبان ۳۵۴ھ میں کوفہ جانے کے ارادے سے بغداد کو روانہ ہوا، حدود فارس میں عضدالدولہ نے امن قائم کر رکھا تھا وہاں تو خیریت رہی مگر جب متنبّی ان حدود سے باہر نکلا تو باوجود لوگوں کی فہمائش کے کوئی خفیہ دستہ ساتھ نہ لیا، غرض بدویوں کی ایک جماعت نے فاتک بن ابی الجہل الاسدی کی سرکردگی میں اس پر حملہ کرکے اُس کو اور اُس کے بیٹے اور غلاموں کو قتل کر دیا اور اُس کا مال لوٹ لیا۔ یہ واقعہ رمضان ۳۵۴ھ میں دیر العاقول کے قریب الصافیہ میں ہوا

زیدان نے متنبّی کی شاعری کی نسبت لکھا ہے:۔

اما شعرہٗ ففی الدرجۃ الاولی من المتانۃ والبلاغۃ وھو مشھور

دیر عاقول ایک شہر کا نام ہے جو دجلہ کے مشرقی کنارے پر مدائن سے دس فرسخ نیچے واقع ہے، الصافیہ کا محل وقوع اس سے دو میل اور نیچے ہے، النعمانیہ جو واسط اور بغداد کے عین درمیان میں واقع ہے الصافیہ سے چند میل نیچے ہے۔ یہ سب مقام دجلہ کے کنارے پر واقع ہیں۔

بضخامة المعانی ومتانة المبانی ولم یدع بابا من ابواب الشعر الا طرقه و اجاد فیه وخصوصاً الحکم والحماسة والمدیح والفخر والعتاب وحوی شعره من الفلسفة والحکمة ما جری علی السنة الناس مجری الامثال'

متنبّی کا دیوان ہند و مصر و شام وغیرہ میں کئی بار چھپ چکا ہے اور قریباً پچاس فضلا نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ جن میں سے چالیس سے زیادہ قاضی ابن خلکان کے ایک اُستاد نے دیکھی تھیں ۔

علماے ادب کے درمیان متنبّی کے متعلق بہت اختلاف ہے۔ بعض اُس کو ابو تمام اور بحتری پر ترجیح دیتے ہیں اور بعض ان کو اس پر ثعالبی نے یتیمۃ الدھر جلد اول میں متنبّی کا ترجمہ دیا ہے اور ج ۱ ص ۱۰۵ تا ۱۶۲ پر طویل بحث متنبّی کے اشعار کے معایب و محاسن پر لکھی ہے جو بجاے خود ایک کتاب کا حکم رکھتی ہے۔ ان معایب و محاسن کے عنوان درج ذیل ہیں :—

معایب منها قبح المطالع ومنها ابعاد الاستعارة والخروج لها عن حدّها ومنها تکرر اللفظ فی البیت الواحد ومنها الایضاح عن ضعف العقیدة ومنها الغلط بوضع الکلام غیر موضعه ومنها امتثال الفاظ المتصوّفة والخروج عن طریق الشعر الی طریق الفلسفة' ومنها استکراه التخلّص وقبح المقاطع .

محاسن منها حسن المطالع ومنها حسن الخروج والتخلّص ومنها التشبیب بالاعرابیات ومنها حسن التصرّف فی سائر

الغزل ومنها حسن التشبيه بغيراداته ومنها الابداع و منها التمثيل بماهو من جنس صناعته ومنها المدح الموجّه ومنها حسن التصرف فی مدح سيف الدولة و منها الابداع فی سائر مدائحه ومنها مخاطبة الممدوح من الملوك بمثل مخاطبة المحبوب والصديق ومنها حسن التقسيم ومنها حسن سياقة الاعداد ومنها ارسال المثل فی انصاف البيت و منها ارسال المثلين فی مصراعی البيت الواحد و منها ارسال المثل وشكوی الدهر والدنيا والناس ومنها افتضاضه ابكار المعانی فی المراثی والتعازی ومنها الايجاع فی الهجاء ومنها ابراز المعانی اللطيفة فی معارض من الالفاظ الرشيقة الشريفة ۔

حوالے

یتیمۃ الدہر ۱ : ۷۸ ببعد ، ابن خلکان ۱ : ۳۶ ، دیباجہ العرف الطیب (بیروت ۱۸۸۲ء) ، تاریخ آداب اللغۃ العربیہ ۲ : ۲۴۹ ، لٹریری ہسٹری آف دی عرب ۳۰۴ ببعد

وفارق ابو الطيب سيف الدولة ورحل الى دمشق
وكاتبه الاستاذ كافور بالمسير اليه فلما ورد مصر
اخلى له كافور دارا وخلع عليه وحمل اليه آلافا من الدراهم
فقال يمدحه وانشده اياها في جمادى الاخرة
سنة ستّ واربعين وثلاث مئة

كَفَى بِكَ دَآءً اَنْ تَرَى الْمَوْتَ شَافِيَا
وَحَسْبُ الْمَنَايَا اَنْ يَكُنَّ اَمَانِيَا

تَمَنَّيْتَهَا لَمَّا تَمَنَّيْتَ اَنْ تَرَى
صَدِيقًا فَأَعْيَا اَوْ عَدُوًّا مُدَاجِيَا

إِذَا كُنْتَ تَرْضَى اَنْ تَعِيشَ بِذِلَّةٍ
فَلَا تَسْتَعِدَنَّ الْحُسَامَ الْيَمَانِيَا

وَلَا تَسْتَطِيلَنَّ الرِّمَاحَ لِغَارَةٍ
وَلَا تَبْتَغِيَنَّ الْعِتَاقَ الْمَذَاكِيَا

فَمَا يَنْفَعُ الْأُسْدَ الْحَيَاءُ مِنَ الطَّوَى
وَلَا تُتَّقَى حَتَّى تَكُونَ ضَوَارِيَا

خَبَّأْتُكَ قَلْبِي قَبْلَ حُبِّكَ مَنْ نَأَى
وَقَدْ كَانَ غَدَّارًا فَكُنْ اَنْتَ وَافِيَا

وَأَعْلَمُ اَنَّ الْبَيْنَ يُشْكِيكَ بَعْدَهُ
فَلَسْتَ فُؤَادِي اِنْ رَأَيْتُكَ شَاكِيَا

فَاِنَّ دُمُوعَ الْعَيْنِ غُدْرٌ بِرَبِّهَا
اِذَا كُنَّ اِثْرَ الْغَادِرِينَ جَوَارِيَا

اِذَا الْجُودُ لَمْ يُرْزَقْ خَلَاصًا مِنَ الْأَذَى
فَلَا الْحَمْدُ مَكْسُوبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِيَا

وَلِلنَّفْسِ أَخْلَاقٌ تَدُلُّ عَلَى الْفَتَى
أَكَانَ سَخَاءً مَا أَتَى أَمْ تَسَاخِيَا

أَقِلَّ اشْتِيَاقًا اَيُّهَا الْقَلْبُ رُبَّمَا
رَأَيْتُكَ تُصْفِي الْوُدَّ مَنْ لَيْسَ صَافِيَا

خُلِقْتَ اَلُوفًا لَوْ رَجَعْتَ اِلَى الصِّبَى
لَفَارَقْتَ شَيْبِي مُوجَعَ الْقَلْبِ بَاكِيَا

وَلٰكِنَّ بِالفُسطاطِ بَحرًا أَزَرتُهُ ... حَيَاتِي وَنُصحِي وَالهَوَى وَالقَوَافِيا

وَجُرْدًا مَدَدْنَا بَيْنَ آذَانِهَا القَنَا ... فَبِتْنَ خِفَافًا يَتَّبِعْنَ العَوَالِيا

تَمَاشَى بِأَيدٍ كُلَّمَا وَافَتِ الصَّفَا ... تَنَفَّشَ بِهِ صَدرَ البُزَاةِ حَوَافِيا

وَتَنظُرُ مِن سُودٍ صَوَادِقَ فِي الدُّجَى ... يَرَينَ بَعِيدَاتِ الشُّخُوصِ كَمَا هِيَا

وَتَنصِبُ لِلحَرسِ الخَفِيِّ سَوَامِعًا ... يُخَلْنَ مُنَاجَاةَ الضَّمِيرِ تَنَادِيَا

تُجَاذِبُ فُرسَانَ الصَّبَاحِ أَعِنَّةً ... كَأَنَّ عَلَى الأَعنَاقِ مِنهَا أَفَاعِيَا

بِعَزمٍ يَسِيرُ الجِسمُ فِي السَّرجِ رَاكِبًا ... بِهِ وَيَسِيرُ القَلبُ فِي الجِسمِ مَاشِيَا

قَوَاصِدَ كَافُورٍ تَوَارِكَ غَيرِهِ ... وَمَن قَصَدَ البَحرَ اسْتَقَلَّ السَّوَاقِيَا

فَجَاءَتْ بِنَا إِنسَانَ عَينِ زَمَانِهِ ... وَخَلَّتْ بَيَاضًا خَلفَهَا وَمَآقِيَا

تَجُوزُ عَلَيهَا المُحسِنِينَ إِلَى الَّذِي ... تَرَى عِندَهُم إِحسَانَهُ وَالأَيَادِيَا

فَتًى مَا سَرَينَا فِي ظُهُورِ جُدُودِنَا ... إِلَى عَصرِهِ إِلَّا نَرَجَّى التَّلَاقِيَا

تَرَفَّعَ عَن عُونِ المَكَارِمِ قَدْرُهُ ... فَمَا يَفعَلُ الفَعَلَاتِ إِلَّا عَذَارِيَا

يُبِيدُ عَدَاوَاتِ البُغَاةِ بِلُطفِهِ ... فَإِن لَم تَبِد مِنهُم أَبَادَ الأَعَادِيَا

أَبَا المِسكِ ذَا الوَجهُ الَّذِي كُنتُ تَاتِقًا ... إِلَيهِ وَذَا اليَومُ الَّذِي كُنتُ رَاجِيَا

لَقِيتُ المَرَورَى وَالشَّنَاخِيبَ دُونَهُ ... وَجُبتُ هَجِيرًا يَتْرُكُ المَاءَ صَادِيَا

أَبَا كُلِّ طِيبٍ لَا أَبَا المِسكِ وَحْدَهُ ... وَكُلَّ سَحَابٍ لَا أَخُصُّ الغَوَادِيَا

يُدِلُّ بِمَعنًى وَاحِدٍ كُلُّ فَاخِرٍ ... وَقَد جَمَعَ الرَّحمٰنُ فِيكَ المَعَانِيَا

إِذَا كَسَبَ النَّاسُ المَعَالِيَ بِالنَّدَى ... فَإِنَّكَ تُعطِي فِي نَدَاكَ المَعَالِيَا

وَغَيرُ كَثِيرٍ أَن يَزُورَكَ رَاجِلٌ ... فَيَرجِعَ مَلكًا لِلعِرَاقَينِ وَالِيَا

فَقَد تَهَبُ الجَيشَ الَّذِي جاءَ غازِيًا ... لِسائِلِكَ الفَردِ الَّذِي جاءَ عافِيا

وَتَحتَقِرُ الدُّنيا احتِقارَ مُجَرِّبٍ ... يَرَى كُلَّ ما فيها وَحاشاكَ فانِيا

وَما كُنتَ مِمَّن أَدرَكَ المُلكَ بِالمُنَى ... وَلَكِنَّ بِأَيّامٍ أَشَبْنَ النَّواصِيا

عِداكَ تَراها فِي البِلادِ مَساعِيًا ... وَأَنتَ تَراها فِي السَّماءِ مَراقِيا

لَبِستَ لَها كُدرَ العَجاجِ كَأَنَّما ... تَرَى غَيرَ صافٍ أَن تَرَى الجَوَّ صافِيا

وَقُدتَ إِلَيها كُلَّ أَجرَدَ سابِحٍ ... يُؤَدّيكَ غَضبانًا وَيَثنِيكَ راضِيا

وَمُختَرِطٍ ماضٍ يُطيعُكَ آمِرًا ... وَيَعصِي إِذا استَثنَيتَ أَو صِرتَ ناهِيا

وَأَسمَرَ ذِي عِشرِينَ تَرضاهُ وارِدًا ... وَيَرضاكَ فِي إِيرادِهِ الخَيلَ ساقِيا

كَتائِبَ ما انفَكَّت تَجُوسُ عَمائِرًا ... مِنَ الأَرضِ قَد جاسَت إِلَيها فَيافِيا

غَزَوتَ بِها دورَ المُلوكِ فَباشَرَت ... سَنابِكُها ما تَهدِمُ وَالمَغانِيا

وَأَنتَ الَّذِي تَغشَى الأَسِنَّةَ أَوَّلًا ... وَتَأنَفُ أَن تَغشَى الأَسِنَّةَ ثانِيا

إِذا الهِندُ سَوَّت بَينَ سَيفٍ كَرِهتَهُ ... فَسَيفُكَ فِي كَفٍّ تُزيلُ التَّساوِيا

وَمِن قَولِ سامٍ لَورَآكَ لِنَسلِهِ ... مَدَى ابنِ أَخِي نَسلِي وَنَفسِي مِلالِيا

مَدًى بَلَّغَ الأَستاذَ أَقصاهُ رَبُّهُ ... وَنَفسٌ لَهُ لَم تَرضَ إِلّا التَّناهِيا

دَعَتهُ فَلَبّاها إِلَى المَجدِ وَالعُلا ... وَقَد خالَفَ النّاسُ النُّفوسَ الدَّواعِيا

فَأَصبَحَ فَوقَ العالَمِينَ يَرَونَهُ ... وَإِن كانَ يُدنِيهِ التَّكَرُّمُ نائِيا

وبنى كافورد ارًا بانر اء الجامع الاعلى على البركة وطالب ابالطيب بذكرها فقال يهنئه بها

إنّما التهنئاتُ للأكفاءِ ... ولِمَن يدّنى مِنَ البُعداءِ

وأنا مِنكَ لا يُهنّئُ عُضوٌ ... بالمسرّاتِ سائرَ الأعضاءِ

مُستقِلٌّ لكَ الدِيارَ ولوكا + ... نَ نُجوماً أجرُّ هذا البناءِ

ولوَ انّ الذى يَخِرُّ مِنَ الأمـ ... ـواهِ فيها من فِضّةٍ بَيضاءِ

أنتَ أعلى محلّةً أن تُهنّا ... بِمكانٍ فى الأرضِ او فى السّماءِ

ولكَ النّاسُ والبلادُ وما يَسـ ... ـرَحُ بينَ الغبراءِ والخضراءِ

ورساتيقُكَ الجيادُ وما تحـ ... ـمِلُ من سُمهريّةٍ سمراءِ

إنّما يَفخرُ الكريمُ أبو المِسـ ... ـكِ بما يَبتنى مِنَ العلياءِ

وبأيّامِهِ الّتى انسلختْ عنـ ... ـهُ وما دارُهُ سِوى الهيجاءِ

وبما أثّرتْ صَوارمُهُ البِيـ ... ـضُ لهُ فى جماجمِ الأعداءِ

وبمِسكٍ يُكنى بهِ ليسَ بالمِسـ ... ـكِ ولكنّهُ أريجُ الثّناءِ

لا بما يَبتنى الحواضرُ فى الرّيـ ... ـفِ ممّا يَطيبُ قلوبَ النّساءِ

نزلتْ إذ نزلتها الدارُ فى أحسـ ... ـنَ منها من السّنى والسّناءِ

حلّ فى منبتِ الرّياحينِ منها ... منبتُ المكرماتِ والآلاءِ

تفضحُ الشّمسَ كلّما ذرّتِ الشّمـ ... ـسُ بشمسٍ منيرةٍ سوداءِ

إنّ فى ثوبِكَ الّذى المجدُ فيهِ ... لضياءً يُزرى بكلّ ضياءِ

إنما الجِلدُ مَلبَسٌ وابيضاضُ ال + نَفسِ خيرٌ من ابيضاضِ القباءِ
كَرَمٌ فى شجاعةٍ وذكاءٌ فى بهاءٍ وقدرةٌ فى وفاءِ
مَنْ لِبيضِ المُلوكِ أنْ تُبدِلَ اللو + نَ بلونِ الأستاذِ والسَّحناءِ
فتَراها بنو الغُروبِ بأعيا + نٍ تراهُ بها غداةَ اللقاءِ
يا رجاءَ العيونِ فى كلِّ أرضٍ لم يكُن غيرَ أن أمرَّكَ رجائى
ولقد أفنَيتُ المفاوزَ خيلى قبلَ أن تلتقى وزادى ومائى
فارمِ بى ما أردتَ منّى فإنّى أسدُ القلبِ آدمىُّ الرواءِ
وفؤادى من الملوكِ وإن كا + نَ لسانى يُرى من الشعراءِ

وقال يمدحه ايضاً انشده اياها فى سلخ شهر رمضان سنة ستّ واربعين وثلاث مئة

مَنِ الجآذرُ فى زىِّ الأعاريبِ حُمرَ الحُلى والمطايا والجلابيبِ
إن كُنتَ تسألُ شكّاً فى معارفِها فمَنْ بلاكَ بتسهيدٍ وتعذيبِ
لا تجزِنى بِصَدَّى بى بَعدَها بَقَرٌ تجزى دُموعى مَسكوباً بمَسكوبِ
سوائرٌ بُتُّما سارَت هوادِجُها منيعةٌ بين مَطعونٍ ومَضروبِ
وبُتُّها وخَدَدْتُ أيدى المَطِىِّ بها على نجيعٍ من الفُرسانِ مَصبوبِ
كم قَطعَةٍ لكَ فى الأعرابِ خافيةٍ أدهى وقد رَقَدوا من نَومَةِ الذيبِ
أزورُهم وسوادُ الليلِ يشفَعُ لى وأنثنى وبياضُ الصُبحِ يُغرِى بى
قد وافقَ الوحشَ فى سُكنى مَرابِعِها وخالَطوها بتقويضٍ وتطنيبِ

جِيرانُهما وهُمُ شَرُّ الجِوارِ لَهما ... وصَحْبُها وهُمُ شَرُّ الأَصاحِيبِ
فُؤادُ كُلِّ مُحِبٍّ فى بُيُوتِهِمِ ... ومالُ كُلِّ أَخِيذِ المالِ مَحْرُوبِ
ما أَوْجُهُ الحَضَرِ المُستَحسَناتُ بِهِ ... كأَوْجُهِ البَدَوِيّاتِ الرَّعابِيبِ
حُسْنُ الحَضارَةِ مَجْلُوبٌ بِتَطْرِيَةٍ ... وفى البَداوَةِ حُسْنٌ غَيرُ مَجْلُوبِ
أَيْنَ المَهِيزُ مِنَ الآرامِ ناظِرَةً ... وغَيرَ ناظِرَةٍ فى الحُسنِ والطِّيبِ
أَقْدِى ظِباءَ فَلاةٍ ما عَرَفْنَ بِها ... مَضْغَ الكَلامِ ولا صَبْغَ الحَواجِيبِ
ومِن هَوَى كُلِّ مَن لَبَّسْتَ مُمَوِّهَةً ... تَرَكْتُ لَونَ مَشِيبِى غَيرَ مَخْضُوبِ
ومِن هَوَى الصِّدقِ فى قَولٍ وعادَتِهِ ... رَغِبْتُ عَن شَعَرٍ فى الرَّأسِ مَكْذُوبِ
لَيتَ الحَوادِثَ باعَتْنِى الَّذِى أَخَذَتْ ... مِنِّى بِحِلمِى الَّذِى أَعطَتْ وتَجْرِيبِى
فما الحَداثَةُ مِن حِلمٍ بِمانِعَةٍ ... قد يُوجَدُ الحِلمُ فى الشُّبّانِ والشِّيبِ
تَرَعْرَعَ المَرْءُ الأُستاذُ سُكْتَهُ ... قَبْلَ اكتِهالٍ أَدِيبًا قَبلَ تَأْدِيبِ
مُجَرِّبًا فَهِمًا مِن قَبلِ تَجْرِبَةٍ ... مُهَذَّبًا كَرَمًا مِن غَيرِ تَهْذِيبِ
حَتَّى أَصابَ مِنَ الدُّنيا نِهايَتَها ... وهِمَّتُهُ فى ابتِداءاتٍ وتَنْشِيبِ
يُدَبِّرُ المُلكَ مِن مِصرٍ إلى عَدَنٍ ... إلى العِراقِ فأَرْمِنِ الرُّومِ فالتُّوبِ
إذا أَتَتْها الرِّياحُ النُّكْبُ مِن بَلَدٍ ... فَما تَهُبُّ بِها إلَّا بِتَرْتِيبِ
ولا تُجاوِزُها شَمسٌ إذا شَرَقَتْ ... إلَّا ومِنهُ لَها إذنٌ بِتَغْرِيبِ
يُصَرِّفُ الأَمرَ فيما طِينُ خاتَمِهِ ... ولو تَطَلَّسَ مِنهُ كُلُّ مَكْتُوبِ
يَحُطُّ كُلَّ طَوِيلِ الرُّمحِ حامِلُهُ ... مِن سَرْجِ كُلِّ طَوِيلِ الباعِ يَعْبُوبِ
كأَنَّ كُلَّ سُؤالٍ فى مَسامِعِهِ ... قَمِيصُ يُوسُفَ فى أَجفانِ يَعْقُوبِ

فى أصل كوكب الدرية

إِذَا غَزَتْهُ أَعَادِيهِ بِمَسْأَلَةٍ ... فَقَدْ غَزَتْهُ بِجَيْشٍ غَيْرِ مَغْلُوبِ

أَوْ حَارَبَتْهُ فَمَا تَنْجُو بِتَقْدِمَةٍ ... مِمَّا أَرَادَ وَلَا تَنْجُو بِتَجْنِيبِ

أَضْرَتْ شُجَاعَتُهُ أَقْصَى كَتَائِبِهِ ... عَلَى الْحِمَامِ فَمَا مَوْتٌ بِمَرْهُوبِ

قَالُوا هَجَرْتَ إِلَيْهِ الْغَيْثَ قُلْتُ لَهُمْ ... إِلَى غُيُوثِ يَدَيْهِ وَالشَّآبِيبِ

إِلَى الَّذِي تَهَبُ الدَّوْلَاتُ إِحْتُهُ ... وَلَا يَمُنُّ عَلَى آثَارِ مَوْهُوبِ

وَلَا يَرُوعُ بِمَغْدُورٍ بِهِ أَحَدًا ... وَلَا يُفَزِّعُ مَوْفُورًا بِمَنْكُوبِ

بَلَى يَرُوعُ بِذِي جَيْشٍ يُجَدِّلُهُ ... ذَا مِثْلِهِ فِي أَحَمِّ النَّقْعِ غِرِّيبِ

وَجَدْتُ أَنْفَعَ مَالٍ كُنْتُ أَذْخَرُهُ ... مَا فِي السَّوَابِقِ مِنْ جَرْيٍ تَقْرِيبِ

لَمَّا رَأَيْنَ صُرُوفَ الدَّهْرِ تَغْدُرُ بِي ... وَفَيْنَ لِي وَوَفَتْ ثُمَّ الْأَنَابِيبِ

فُتْنَ الْمَهَالِكَ حَتَّى قَالَ قَائِلُهَا ... مَاذَا لَقِينَا مِنَ الْجُرْدِ السَّرَاحِيبِ

تَهْوِي بِمُنْجَرِدٍ لَيْسَتْ مَذَاهِبُهُ ... لِلُبْسِ ثَوْبٍ وَمَأْكُولٍ وَمَشْرُوبِ

يَرَى النُّجُومَ بِعَيْنَيْ مَنْ يُعَادِلُهَا ... كَأَنَّهَا سَلَبٌ فِي عَيْنِ مَسْلُوبِ

حَتَّى وَصَلْتُ إِلَى نَفْسٍ مُحَبَّبَةٍ ... تَلْقَى النُّفُوسَ بِفَضْلٍ غَيْرِ مَحْجُوبِ

فِي جِسْمِ أَرْوَعَ صَافِي الْعَقْلِ تُضْحِكُهُ ... خَلَائِقُ النَّاسِ إِضْحَاكَ الْأَعَاجِيبِ

فَالْحَمْدُ قَبْلُ لَهُ وَالْحَمْدُ بَعْدُ لَهَا ... وَلِلْقَنَا وَلِلَادٍ لَاجِئٍ وَتَأَوِّيبِ

وَكَيْفَ أَكْفُرُ يَا كَافُورُ نِعْمَتَهَا ... وَقَدْ بَلَغْتَنِي بِي يَا كُلَّ مَطْلُوبِي

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْغَانِي بِتَسْمِيَةٍ ... فِي الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ عَنْ صِفْ تُلَقِّيبِ

أَنْتَ الْحَبِيبُ وَلَكِنِّي أَعُوذُ بِهِ ... مِنْ أَنْ أَكُونَ مُحِبًّا غَيْرَ مَحْبُوبِ

وجرت وحشةٌ بين الاستاذ كافور والامير ابى القاسم مدّة ثم اصطلحا فقال

حَسَمَ الصُّلحُ ما اشتَهَتْهُ الاَعادِى ... وَاَذَاعَتْهُ اَلسُنُ الحُسَّادِ
وَاَرادَتْهُ اَنفُسٌ حالَ تَدبيـ ... ـرُكَ ما بَينَها وبين المُرادِ
صارَ ما اَوضَعَ المُحِبُّونَ فيهِ ... مِن عِتابٍ زِيادَةً فى الوِدادِ
وَكَلامُ الوُشاةِ لَيسَ عَلى الاَحْـ ... ـبابِ سُلطانُهُ عَلى الاَضدادِ
اِنَّما تَنجَعُ المَقالَةُ فى المَرْ ... + ءِ اِذا وافَقَتْ هَوًى فى الفُؤادِ
وَلَعَمرِى لَقَدْ هُزِئتَ بِما قيـ ... ـلَ فَاُلفِيتَ اَوثَقَ الاَطوادِ
وَاَشارَتْ بِما اَبَيتَ رِجالٌ ... كُنتَ اَهدَى مِنها اِلى الاِرشادِ
قَد يُصيبُ الفَتَى المُشيرُ وَلَم يَجـ ... ـهَدْ وَيُشوِى الصَوابَ بَعدَ اجتِهادِ
تِلتَ ما لا يُنالُ بِالبيضِ وَالسُمـ ... ـرِ وَصُنتَ الاَرواحَ فى الاَجسادِ
وَقَنا الخَطِّ فى مَراكِزِها حَمـ ... + ـرُ لَكَ وَالمُرهَفاتُ فى الاَغمادِ
ما دَرَوا اِذ رَأَوا وَاُفؤادُكَ فيهِم ... ساكِنًا اَنَّ رَأيَهُ فى الطِرادِ
فَفَدَى رَأيَكَ الَّذى لَم تُفَدْهُ ... كُلُّ رَأىٍ مُعَلَّمٍ مُستَفادِ
وَاِذا الحِلمُ لَم يَكُن عَن طِباعٍ ... لَم يَكُن عَن تَقادُمِ المِيلادِ
فَبِهذا وَمِثلِهِ سُدتَ يا كا ... + فُورُ وَاُفتُدتَ كُلَّ صَعبِ القِيادِ
وَاَطاعَ الَّذى اَطاعَكَ وَالطا ... عَةُ لَيسَت خَلائِقَ الاَسادِ
اِنَّما اَنتَ وَالِدٌ وَالاَبُ القا ... + طِعُ اَحنَى مِن واصِلِ الاَولادِ

لا عَدَا الشَّرُّ مَن بَغَى لَكُما الشَّرَّ ... وخَصَّ الفَسادُ أَهلَ الفَسادِ

أَنتُما ما اتَّفَقتُما الجِنسُ والرُّو + حُ فَلا اختَجتُما الى العُوّادِ

وإذا كانَ فِي الأَنابِيبِ خُلفٌ ... وَقَعَ الطَّيشُ فِي صُدورِ الصِعادِ

أَشأَمَ الخُلفُ بالشُراةِ عِداها ... وشَفى مَربَّ فارِسٍ من إيادِ

وتَوَلَّى بَنِي اليَزيدِيِّ بالبَصـ ... ـرةِ حَتّى تَمَزَّقُوا فِي البِلادِ

ومُلُوكًا كأَمسِ فِي القُربِ مِنّا ... وكَطَسمٍ وأُختِها فِي البِعادِ

بِكُما بِتُّ عائِذًا فِيكُما مِنـ ... ـهُ ومِن كَيدِ كُلِّ باغٍ وعادِ

وبِلُبَّيكُما الأَصيلَينِ أَن تَفـ ... ـرُقَ صُمُّ الرِماحِ بَينَ الجِيادِ

أَو يَكُونَ الوَلِيُّ أَشقَى عَدُوٍّ ... بِالَّذِي تَذخَرانِهِ مِن عَتادِ

هَل يَسُرَّنَّ باقِيًا بَعدَ ماعِن ... ما تَقُولُ العُداةُ فِي كُلِّ نادِ

مَنَعَ الوُدُّ والرِعايَةُ والسُؤ + دُدُ أَن تَبلُغا الى الأَحقادِ

وحُقُوقٌ تُرَقِّقُ القَلبَ لِلقَلـ ... ـبِ ولَو ضُمِّنَت قُلُوبَ الجَمادِ

قَعَدَ المُلكُ باهِرًا مِن رَآهُ ... شاكِرًا ما أَتَيتُما مِن سَدادِ

فِيهِ أَيدِيكُما على الطَرفِ المُلـ ... ـوِ وأَيدِي قَومٍ على الأَكبادِ

هٰذِهِ دَولَةُ المَكارِمِ والرأ + فَةِ والمَجدِ والنَدى والأَيادِي

كَسَفَت ساعَةً كَما تَكسِفُ الشَـ ... ـمسُ وعادَت نُورًا فِي أَزرِيادِ

يَزحَمُ الدَهرَ رُكنُها مِن أَذاها ... بِفَتًى ماردٍ على المُرّادِ

مُتلِفٍ مُخلِفٍ وَفِيٍّ أَبِيٍّ ... عالِمٍ حازِمٍ شُجاعٍ جَوادِ

أَجفَلَ النّاسُ عن طَرِيقِ أَبِي المِسـ ... ـكِ وأَلقَت لَهُ رِقابُ العِبادِ

كَيفَ لا يُترَكُ الطَريقُ لِسَيلٍ	ضَيِّقٍ عَن أَتِيِّهِ كُلُّ وادِ

وقال يمدحه في شوال سنة سبع واربعين وثلاث مئة

أُغالِبُ فيكَ الشَوقَ وَالشَوقُ أَغلَبُ	وَأَعجَبُ مِن ذا الهَجرِ وَالوَصلِ أَعجَبُ
أَما تَخلَطُ الأَيّامُ فيَّ بِأَن أَرى	بَغيضاً تَنائي اوحَبيباً تُقَرِّبُ
وَلِلّهِ سَيري ما أَقَلَّ تَئِيَّةً	عَشِيَّةَ شَرقيَّ الحَدادِ وَغُرَّبُ
عَشِيَّةَ أَحفى النّاسِ بي مَن جَفَوتُهُ	وَأَهدى الطَريقَينِ الَّتي اَتَجَنَّبُ
وَكَم لِظَلامِ اللَّيلِ عِندَكَ مِن يَدٍ	تُخَبِّرُ أَنَّ المانَوِيَّةَ تَكذِبُ
وَقالَ رَدّي الأَعداءَ تَسري إِلَيهِمِ	وَزارَكَ فيهِ ذو الدَلالِ المُحَجَّبُ
وَيَومٍ كَلَيلِ العاشِقينَ كَمَنتُهُ	اُراقِبُ فيهِ الشَمسَ أَيّانَ تَغرُبُ
وَعَينٍ اِلى اُذنى أَغَرَّ كَأَنَّهُ	مِنَ اللَيلِ باقٍ بَينَ عَينَيهِ كَوكَبُ
لَهُ فَضلَةٌ عَن جِسمِهِ في إِهابِهِ	تَمُجُّ عَلى صَدرٍ رَحيبٍ تَذَهَّبُ
شَقَقتُ بِهِ الظَلماءَ اُذني عِنانَهُ	فَيَطغى وَأُرخيهِ مِراراً فَيَلعَبُ
وَأُصرَعُ أَيّ الوَحشِ قَفَّيتُهُ بِهِ	وَأَنزِلُ عَنهُ مِثلَهُ حينَ أَركَبُ
وَما الخَيلُ إِلّا كَالصَديقِ قَليلَةٌ	وَإِن كَثُرَت في عَينِ مَن لا يُجَرِّبُ
إِذا لَم تُشاهِد غَيرَ حُسنِ شِيائِها	وَأَعضائِها فَالحُسنُ عَنكَ مُغَيَّبُ
لَحَى اللَهُ ذَي الدُنيا مُناخاً لِراكِبٍ	فَكُلُّ بَعيدِ الهَمِّ فيها مُعَذَّبُ
أَلا لَيتَ شِعري هَل أَقولَنَّ قَصيدَةً	فَلا أَشتَكي فيها وَلا أَتَعَتَّبُ

وبي ما يذود الشعر عني أقله ... ولكن قلبي يا ابنة القوم قلب
وأخلاق كافور إذا شئت مدحه ... وإن لم أشأ تملى علي وأكتب
إذا ترك الانسان أهلا ورآءه ... ويمم كافورا فما يتغرب
فتى يملأ الافعال رأيا وحكمة ... ونادرة أحيانا يرضى ويغضب
إذا ضربت في الحرب بالسيف كفه ... تبينت أن السيف بالكف يضرب
تزيد عطاياه على اللبث كثرة ... وتلبث أمواه السحاب فتنضب
أبا المسك هل في الكأس فضل أناله ... فإني أغني منذ حين وتشرب
وهبت على مقدار كفي زماننا ... ونفسي على مقدار كفيك تطلب
إذا لم تنط بي ضيعة أو ولاية ... فجودك يكسوني وشغلك يسلب
يضاحك في ذا العيد كل حبيبه ... حذائي وأبكي من أحب وأندب
أحن إلى أهلي وأهوى لقاءهم ... وأين من المشتاق عنقاء مغرب
فإن لم يكن إلا أبو المسك أو هم ... فإنك أحلى في فؤادي وأعذب
وكل امرئ يولي الجميل محبب ... وكل مكان ينبت العز طيب
يريد بك الحساد ما الله دافع ... وسمر العوالي والحديد المذرب
ودون الذي يبغون ما لو تخلصوا ... الى الموت منه عشت والطفل أشيب
إذا طلبوا جدواك أعطوا وحكموا ... وإن طلبوا الفضل الذي فيك حبسوا
ولو جاز أن يحووا علاك وهبتها ... ولكن من الأشياء ما ليس يوهب
وأظلم أهل الظلم من بات حاسدا ... لمن بات في نعمائه يتقلب
وأنت الذي ربيت ذا الملك مرضعا ... وليس له أم سواك ولا أب

وكُنتَ لَهُ لَيثَ العَرِينِ لِشِبْلِهِ ... وَمَالَكَ إِلَّا الهِندُوانِيَّ مِخلَبُ

لَقِيتَ القَنَا عَنهُ بِنَفسٍ كَرِيمَةٍ ... الى المَوتِ فِي الهَيجَى مِنَ العارِ تَهرُبُ

وقَد يَترُكُ النَفسَ الَّتِي لا تَهابُهُ ... وَيَختَرِمُ النَفسَ الَّتِي تَتَهَيَّبُ

وما عَدِمَ اللّافُونَ بَأساً وشِدَّةً ... وَلٰكِنَّ مَن لاقَوا اَشَدُّ وَاَنجَبُ

ثَناهُم وَبَرقُ البِيضِ فِي البَيضِ صادِقٌ ... عَلَيهِم وَبَرقُ البَيضِ فِي البِيضِ خُلَّبُ

سَلَلتَ سُيُوفاً عَلَّمَتكَ كُلُّ خاطِبٍ ... على كُلِّ عُودٍ كَيفَ يَدعُو وَيَخطُبُ

وَيُغنِيكَ عَمّا يَنسُبُ النّاسُ أَنَّهُ ... اِلَيكَ تَناهَى المَكرُماتُ وَتُنسَبُ

وَأَيُّ قَبِيلٍ لَيسَتَحِقُّكَ قَدرُهُ ... مَعَدُّ بنُ عَدنانٍ فِداكَ وَيَعرُبُ

وَما طَرَبِي لَمّا رَأَيتُكَ بِدعَةً ... لَقَد كُنتُ اَرجُو اَن اَرَاكَ فَاَطرَبُ

وَتَعذُلُنِي فِيكَ القَوافِي وَهِمَّتِي ... كَأَنِّي بِمَدحٍ قَبلَ مَدحِكَ مُذنِبُ

وَلٰكِنَّهُ طالَ الطَرِيقُ وَلَم اَزَل ... أُفَتِّشُ عَن هٰذا الكَلامِ وَيُنهَبُ

فَشَرَّقَ حَتّى لَيسَ لِلشَرقِ مَشرِقٌ ... وَغَرَّبَ حَتّى لَيسَ لِلغَربِ مَغرِبُ

اِذا قُلتَهُ لَم يَمتَنِع مِن وُصُولِهِ
جِدارٌ مُعَلًّى اَو خِباءٌ مُطَنَّبُ

وقال يمدحه وانشده اياها في شوال سنة تسع واربعين وثلاث مئة وهي آخر ما انشده ولم يلقه بعدها

مُنًى كُنَّ لِي اَنَّ البَياضَ خِضابُ ... فَيَخفَى بِتَبيِيضِ القُرُونِ شَبابُ

لِيَالِيَ عِندَ البِيضِ فَودَايَ لِتنَةٌ ... وَفَخرٌ وَذاكَ الفَخرُ عِندِيَ عابُ

فَكَيفَ اَذُمُّ اليَومَ ما كُنتُ اَشتَهِي ... وَاَدعُو بِما اَشكُوهُ حِينَ اُجابُ

جَلا اللَّونُ عَن لَونٍ هَدى كُلَّ مَسلَكٍ ... كَما انجابَ عَن ضَوءِ النَّهارِ ضَبابُ

وَفِي الجِسمِ نَفسٌ لا تَشِيبُ بِشَيبِهِ ... وَلَو اَنَّ ما فِي الوَجهِ مِنهُ خِرابُ

لَها ظُفرٌ اِن كَلَّ ظُفرٌ اُعِدُّهُ ... وَنابٌ اِذا لَم يَبقَ فِي الفَمِ نابُ

يُغَيِّرُ مِنِّي الدَّهرُ ما شاءَ غَيرَها ... وَاَبلُغُ اَقصَى العُمرِ وَهِيَ لَعابُ

وَاِنِّي لَبَهمٌ تَهتَدِي صُحبَتِي بِهِ ... اِذا حالَ مِن دُونِ النُّجُومِ سَحابُ

غَنِيٌّ عَنِ الاَوطانِ لا يَستَخِفُّنِي ... اِلى بَلَدٍ سافَرتُ عَنهُ اِيابُ

وَعَن ذَمَلانِ العِيسِ اِن ساعَدَت بِهِ ... وَاِلّا فَفِي اَكوارِهِنَّ عُقابُ

وَاَصدَى فَلا اُبدِي اِلَى الماءِ حاجَةً ... وَلِلشَّمسِ فَوقَ اليَعمَلاتِ لُعابُ

وَلِلسَّيرِ مِنِّي مَوضِعٌ لا يَنالُهُ ... نَدِيمٌ وَلا يُفضِي اِلَيهِ شَرابُ

وَلِلخَودِ مِنِّي ساعَةٌ ثُمَّ بَينَنا ... فَلاةٌ اِلى غَيرِ اللِّقاءِ تُجابُ

وَما العِشقُ اِلّا غِرَّةٌ وَطَماعَةٌ ... يُعَرِّضُ قَلبٌ نَفسَهُ فَيُصابُ

وَغَيرُ فُؤادِي لِلغَوانِي رَمِيَّةٌ ... وَغَيرُ بَنانِي لِلزُّجاجِ رِكابُ

تَرَكنا لِاَطرافِ القَنا كُلَّ شَهوَةٍ ... فَلَيسَ لَنا اِلّا بِهِنَّ لِعابُ

نُصَرِّفُهُ لِلطَّعنِ فَوقَ حَرادِرٍ ... قَدِ انقَصَفَت فِيهِنَّ مِنهُ كِعابُ

اَعَزُّ مَكانٍ فِي الدُّنى سَرجُ سابِحٍ ... وَخَيرُ جَلِيسٍ فِي الزَّمانِ كِتابُ

وَمِن اَبِي المِسكِ الخِضَمِّ الَّذِي لَهُ ... عَلى كُلِّ بَحرٍ مِن خَرائِهِ عُبابُ

تَجاوَزَ قَدرَ المَدحِ حَتّى كَاَنَّهُ ... بِاَحسابِهِ لَم يُثنَ عَلَيهِ يُعابُ

وَغالَبَهُ الاَعداءُ ثُمَّ تَوالَهُ ... كَما نالَ مِن بَعضِ السُّيُوفِ قِرابُ

وَأَكْثَرُ مَا تُلْفَى أَبَا المِسْكِ بِذْلَةً ... إِذَا لَمْ تَصُنْ إِلَّا الحَدِيدَ ثِيَابُ

وَأَوْسَعُ مَا تَلْقَاهُ صَدْرًا وَخَلْفَهُ ... رِمَاءٌ وَطَعْنٌ وَالأَمَامَ ضِرَابُ

وَأَنْفَذُ مَا تَلْقَاهُ حُكْمًا إِذَا قَضَى ... قَضَاءً مُلُوكُ الأَرْضِ مِنْهُ غِضَابُ

يَفُوقُ إِلَيْهِ طَاعَةَ النَّاسِ فَضْلُهُ ... وَلَوْلَمْ يَقُدْهَا نَائِلٌ وَعِقَابُ

أَيَا أَسَدًا فِي جِسْمِ رُوحِ ضَيْغَمٍ ... وَكَمْ أُسْدٍ أَرْوَاحُهُنَّ كِلَابُ

وَيَا آخِذًا مِنْ دَهْرِهِ حَقَّ نَفْسِهِ ... وَمِثْلُكَ يُعْطَى حَقَّهُ وَيُهَابُ

لَنَا عِنْدَ هٰذَا الدَّهْرِ حَقٌّ يَلُطُّهُ ... وَقَدْ قَلَّ إِعْتَابٌ وَطَالَ عِتَابُ

وَقَدْ تُحْدِثُ الأَيَّامُ عِنْدَكَ شِيمَةً ... وَتُعْمِرُ الأَوْقَاتُ وَهْيَ يَبَابُ

وَلَا مُلْكَ إِلَّا أَنْتَ وَالمُلْكُ فَضْلَةٌ ... كَأَنَّكَ سَيْفٌ فِيهِ وَهْوَ قِرَابُ

أَرَى لِي بِقُرْبِي مِنْكَ عَيْنًا قَرِيرَةً ... وَإِنْ كَانَ قُرْبًا بِالبِعَادِ يُشَابُ

وَهَلْ نَافِعِي أَنْ تُرْفَعَ الحُجُبُ بَيْنَنَا ... وَدُونَ الَّذِي أَمَّلْتُ مِنْكَ حِجَابُ

أُقِلُّ سَلَامِي حُبَّ مَا خَفَّ عَنْكُمُ ... وَأُسْكِتُ كَيْمَا لَا يَكُونَ جَوَابُ

وَفِي النَّفْسِ حَاجَاتٌ وَفِيكَ فَطَانَةٌ ... سَكُوتِي بَيَانٌ عِنْدَهَا وَخِطَابُ

وَمَا أَنَا بِالبَاغِي عَلَى الحُبِّ رِشْوَةً ... ضَعِيفُ هَوًى يُبْغَى عَلَيْهِ ثَوَابُ

وَمَا شِئْتُ إِلَّا أَنْ أَدُلَّ عَوَاذِلِي ... عَلَى أَنَّ رَأْيِي فِي هَوَاكَ صَوَابُ

وَأُعْلِمَ قَوْمًا خَالَفُونِي فَشَرَّقُوا ... وَغَرَّبْتُ أَنِّي قَدْ ظَفِرْتُ وَخَابُوا

جَرَى الخُلْفُ إِلَّا فِيكَ أَنَّكَ وَاحِدٌ ... وَأَنَّكَ لَيْثٌ وَالمُلُوكُ ذِئَابُ

وَأَنَّكَ إِنْ قُوبِسْتَ صَحَّ [illegible] ... ذِمَامًا فَلَمْ يُخْطِئْ فَقَالَ ذُبَابُ

وَإِنَّ مَدِيحَ النَّاسِ حَقٌّ وَبَاطِلٌ ... وَمَدْحُكَ حَقٌّ لَيْسَ فِيهِ كِذَابُ

إذا ابتلت منك الود فالمال هين ... وكل الذي فوق التراب تراب
وما كنت لولا أنت إلا مهاجرا ... له كل يوم بلدة وصحاب
ولكنك الدنيا إلي حبيبة ... فما عنك لي إلا إليك ذهاب

وقال عند خروجه من مصر

عيد بأية حال عدت يا عيد ... بما مضى أم لأمر فيك تجديد
أما الأحبة فالبيداء دونهم ... فليت دونك بيدا دونها بيد
لولا العلى لم تجب بي ما أجوبها ... وجناء حرف ولا جرداء قيدود
وكان أطيب من سيفي معانقة ... أشباه رونقه الغيد الأماليد
لم يترك الدهر من قلبي ولا كبدي ... شيئا تتيمه عين ولا جيد
ياساقيي أخمر في كؤوسكما ... أم في كؤوسكما هم وتسهيد
أصخرة أنا ما لي لا تحركني ... هذي المدام ولا هذي الأغاريد
إذا أردت كميت اللون صافية ... وجدتها وحبيب النفس مفقود
ماذا لقيت من الدنيا وأعجبه ... أني بما أنا شاك منه محسود
أمسيت أرزح من بين غانم ... أنا الغنى وأموالي المواعيد
إني نزلت بكذابين ضيفهم ... عن القرى وعن الترحال محدود
جود الرجال من الأيدي وجودهم ... من اللسان فلا كانوا ولا الجود
ما يقبض الموت نفسا من نفوسهم ... إلا وفي يده من نتنها عود
أكلما اغتال عبد السوء سيده ... أو خانه فله في مصر تمهيد

صَارَ الخَصِيُّ إِمَامَ الآبِقِينَ بِهَا ... فَالحُرُّ مُسْتَعْبَدٌ وَالعَبْدُ مَعْبُودُ

نَامَتْ نَوَاطِيرُ مِصْرٍ عَنْ ثَعَالِبِهَا ... فَقَدْ بَشِمْنَ وَمَا تَفْنَى العَنَاقِيدُ

أَلعَبْدُ لَيْسَ لِحُرٍّ صَالِحٍ بِأَخٍ ... لَوْ أَنَّهُ فِي ثِيَابِ الحُرِّ مَوْلُودُ

لَا تَشْتَرِ العَبْدَ إِلَّا وَالعَصَا مَعَهُ ... إِنَّ العَبِيدَ لَأَنْجَاسٌ مَنَاكِيدُ

مَا كُنْتُ أَحْسَبُنِي أَحْيَا إِلَى زَمَنٍ ... يُسِيءُ بِي فِيهِ عَبْدٌ وَهْوَ مَحْمُودُ

وَلَا تَوَهَّمْتُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ فُقِدُوا ... وَأَنَّ مِثْلَ أَبِي البَيْضَاءِ مَوْجُودُ

وَأَنَّ ذَا الأَسْوَدَ المَثْقُوبَ مِشْفَرُهُ ... تُطِيعُهُ ذِي العَضَارِيطِ الرَّعَادِيدُ

جَوْعَانُ يَأْكُلُ مِنْ زَادِي وَيُمْسِكُنِي ... لَكِي يُقَالَ عَظِيمُ القَدْرِ مَقْصُودُ

وَيُلْئِمُهَا خُطَّةً وَيْلُمِّ قَابِلِهَا ... لِمِثْلِهَا خُلِقَ المَهْرِيَّةُ القَوْدُ

وَعِنْدَهَا لَذَّ طَعْمَ المَوْتِ شَارِبُهُ ... إِنَّ المَنِيَّةَ عِنْدَ الذُّلِّ قِنْدِيدُ

مَنْ عَلَّمَ الأَسْوَدَ المَخْصِيَّ مَكْرُمَةً ... أَقَوْمُهُ البِيضُ أَمْ آبَاؤُهُ الصِّيدُ

أَمْ أُذْنُهُ فِي يَدِ النَّخَّاسِ دَامِيَةً ... أَمْ قَدْرُهُ وَهْوَ بِالفَلْسَيْنِ مَرْدُودُ

أَوْلَى اللِّئَامِ كُوَيْفِيرٌ بِمَعْذِرَةٍ ... فِي كُلِّ لُؤْمٍ وَبَعْضُ العُذْرِ تَفْنِيدُ

وَذَاكَ أَنَّ الفُحُولَ البِيضَ عَاجِزَةٌ ... عَنِ الجَمِيلِ فَكَيْفَ الخِصْيَةُ السُّودُ

وقال عند ورودِه إلى الكوفة يصف منازل طريقِه ويهجو كافوراً في شهر ربيع الأول سنة اثنتين وخمسين وثلاث مئة

أَلَا كُلُّ مَاشِيَةِ الخَيْزَلَى ... فِدًى كُلِّ مَاشِيَةِ الهَيْذَبَى

وكُلِّ نَجاةٍ بُجاوِيَّةٍ ... تَحُنُوفٍ وَما لِيَ حُسنُ المِشى
وَلٰكِنَّهُنَّ جِبالُ الحَياةِ ... وَكَيدُ العُداةِ وَمَيطُ الأَذى
ضَرَبتُ بِهَا التِيهَ ضَربَ القِما + رِ إِمّا لِهٰذا وَإِمّا لِذا
إِذا فَزِعَت قَدَّمَتها الجِيادُ ... وَبِيضُ السُيُوفِ وَسُمرُ القَنا
فَمَرَّت بِنَخلٍ وَفي رَكبِها ... عَنِ العالَمينَ وَعَنهُ غِنىً
وَأَمسَت تُخَيِّرُنا بِالنِقا + بِ وادي المِياهِ وَوادي القُرى
وَقُلنا لَها أَينَ أَرضُ العِراقِ ... فَقالَت وَنَحنُ بِثُربانَ ها
وَهَبَّت بِحِسمى هُبوبَ الدَبو + رِ مُستَقبِلاتٍ مَهَبَّ الصَبا
رَوامي الكِفافِ وَكُبدِ الوِهادِ ... وَجارِ البُوَيرَةِ وادِي الغَضى
وَجابَت بُسَيطَةَ جَوبَ الرِدا + ءِ بَينَ النَعامِ وَبَينَ المَهى
إِلى عُقدَةِ الجَرفِ حَتّى شَفَت ... بِماءِ الجُراوِيِّ بَعضَ الصَدى
وَلاحَ لَها صَوبُ وَالصَباحَ ... وَلاحَ الشَغورُ لَها وَالضُحى
وَسَنّى الجُمَيحِيَّ دِعدآؤُها ... وَغادَى الأَضارِعَ ثُمَّ الدَنا
فَيالَكَ لَيلاً عَلى أَعكُشٍ ... أَحَمَّ البِلادِ خَفِيَّ الصُوى
وَرَدنا الرُهَيمَةَ في جَوزِهِ ... وَباقِيهِ أَكثَرُ مِمّا مَضى
فَلَمّا أَنَخنا رَكائِبَنا + حَ فَوقَ مَكارِمِنا وَالعُلى
وَبِتنا نُقَبِّلُ أَسيافَنا ... وَنَمسَحُها مِن دِماءِ العِدى
لِتَعلَمَ مِصرُ وَمَن بِالعِراقِ ... وَمَن بِالعَواصِمِ أَنّي الفَتى
وَأَنّي وَفَيتُ وَأَنّي أَبَيتُ ... وَأَنّي أَنُوتُ عَلى مَن عَنا

وَمَا كُلُّ مَن قَالَ قَولًا وَفَى ... وَلَا كُلُّ مَن سِيمَ خَسفًا أَبَى
وَمَن يَكُ قَلبٌ كَقَلبِي لَهُ ... يَشُقَّ إِلَى العِزِّ قَلبَ الثَّوَى
وَلَا بُدَّ لِلقَلبِ مِن آلَةٍ ... وَرَأيٍ يُصَدِّعُ صُمَّ الصَفَا
وَكُلُّ طَرِيقٍ أَتَاهُ الفَتَى ... عَلَى قَدرِ الرِجلِ فِيهِ الخُطَى
وَنَامَ الخُوَيدِمُ عَن لَيلِنَا ... وَقَد نَامَ قَبلُ عَمًى لَا كَرَى
وَكَانَ عَلَى قُربِنَا بَينَنَا ... مَهَامِهُ مِن جَهلِهِ وَالعَمَى
وَمَاذَا بِمِصرَ مِنَ المُضحِكَاتِ ... وَلَكِنَّهُ ضَحِكٌ كَالبُكَا
بِهَا نَبَطِيٌّ مِنَ أَهلِ السَوَادِ ... يُدَرِّسُ أَنسَابَ أَهلِ الفَلَا
وَأَسوَدُ مِشفَرُهُ نِصفُهُ ... يُقَالُ لَهُ أَنتَ بَدرُ الدُجَى

وَشِعرٍ مَدَحتُ بِهِ الكَركَدَنَّ بَينَ القَرِيضِ وَبَينَ الرُقَى
فَمَا كَانَ ذَلِكَ مَدحًا لَهُ ... وَلَكِنَّهُ كَانَ هَجوَ الوَرَى
وَقَد ضَلَّ قَومٌ بِأَصنَامِهِم ... وَأَمَّا بِنِقِّ رِيَاحٍ فَلَا
وَمَن جَهِلَت نَفسُهُ قَدرَهُ ... رَأَى غَيرُهُ مِنهُ مَا لَا يَرَى

وقال يمدح عضد الدولة ويذكر في طريقه إليه شعب بوّان

مَعَانِي الشِعبِ طِيبًا فِي المَعَانِي ... بِمَنزِلَةِ الرَبِيعِ مِنَ الزَمَانِ
وَلَكِنَّ الفَتَى العَرَبِيَّ فِيهَا ... غَرِيبُ الوَجهِ وَاليَدِ وَاللِسَانِ
مَلَاعِبُ جِنَّةٍ لَو سَارَ فِيهَا ... سُلَيمَانٌ لَسَارَ بِتُرجُمَانِ
طَبَخَت فُرسَانَنَا وَالخَيلَ حَتَّى ... خَشِيتُ وَإِن كَرُمتُ مِنَ الهَوَانِ

غَدَونا تَنفُضُ الاغصانُ فيها ... على أعرافِها مِثلَ الجُمانِ
شَرِبتُ وقَد جَحَبنَ الحَرَّ عَنّي ... وجِئنَ مِنَ الضِياءِ بِما كَفاني
وأَلقَى الشَرقُ مِنها فى ثِيابي ... دَنانيراً تَفِرُّ مِنَ البَنانِ
لَها ثَمَرٌ تُشيرُ إِلَيكَ مِنهُ ... بِأَشرِبَةٍ وَقَفنَ بِلا آوانِ
وأَمواهٌ تَصِلُّ بِها حَصاها ... صَليلَ الحَلىِ فى أَيدى الغَوانى
ولَو كانَت بِدِمشقَ ثَنَى عِنانى ... لَبِيقُ الثَردِ صِينِيُّ الجِفانِ
يَلَنجُوجِيٌّ مارُفِعَت لِضَيفٍ ... بِهِ النيرانُ نَدِّيُّ الدُخانِ
تَحِلُّ بِهِ على قَلبٍ شُجاعٍ ... وتَرحَلُ مِنهُ عن قَلبٍ جبانِ
مَنازِلُ لَم يَزَل مِنها خَيالٌ ... يُشَيِّعُنى إِلَى النَوبَندَجانِ
إِذا غَنَّى الحَمامُ الوُرقُ فيها ... أَجابَتهُ أَغانِيُّ القِيانِ
ومَن بِالشِعبِ أَخرَجَ مِن حِمامٍ ... إِذا غَنَّى ونَاحَ إِلَى البَيانِ
وقَد يَتَقارَبُ الوَصفانِ جِدًّا ... ومَوصوفاهُما مُتَباعِدانِ
يَقُولُ بِشِعبِ بَوّانٍ حِصانى ... أَعَن هَذا يُسارُ إِلَى الطِعانِ
أَبُولُمَ آدَمٌ سَنَّ المَعاصِى ... وعَلَّمَكُم مُفارَقَةَ الجِنانِ
فَقُلتُ إِذا مَرَأَيتُ أَبا شُجاعٍ ... سَلَوتُ عَنِ العِبادِ وذا المَكانِ
فَإِنَّ النّاسَ والدُنيا طَرِيقٌ ... إِلَى مَن مالَهُ فى النّاسِ ثانِ
لَقَد عَلَّمتُ نَفسِى القَولَ فيهِم ... كَتَعلِيمِ الطِرادِ بِلا سِنانِ
بِعَضدِ الدَولَةِ امتَنَعَت وعَزَّت ... ولَيسَ بِغَيرِ ذِى عَضُدٍ يَدانِ
ولا قَبَضَ على البِيضِ المَواضى ... ولا قَطَّ مِنَ السُمرِ اللِدانِ

دَعَتْهُ بِمَفْزَعِ الأَعْضَاءِ مِنْهَا ... لِيَوْمِ الحَرْبِ بِكْرٍ أَوْ عَوَانِ

فَمَا يُسِيءُ كَفَّنَا خُسْرَ مُسْمٍ ... وَلَا يَكْفِي كَفَنَّا خُسْرَ كَانِ

وَلَا تُحْصَى فَضَائِلُهُ بِظَنٍّ ... وَلَا الإِخْبَارِ عَنْهُ وَلَا العِيَانِ

أُرُوضِ النَّاسِ مِنْ تُرْبٍ خَوْفٍ ... وَأَرْضُ أَبِي شُجَاعٍ مِنْ أَمَانِ

يُنَوِّمُ عَلَى الصُّوصِ لِكُلِّ بَحْرٍ ... وَيَضْمَنُ لِلصَّوَارِمِ كُلَّ جَانِ

إِذَا طَلَبَتْ وَدَائِعَهُمْ ثِقَاتٍ ... دُفِعْنَ إِلَى المَعَانِي وَالرِّعَانِ

فَبَاتَتْ فَوْقَهُنَّ بِلَا صِحَابٍ ... تَصِيحُ بِمَنْ يَمُرُّ أَلَا تَرَانِي

رُقَاهُ كُلُّ أَبْيَضَ مَشْرَفِيٍّ ... لِكُلِّ أَصَمَّ صِلٍّ أُفْعُوَانِ

وَمَا تُرْقَى لَهَا مِنْ نَدَاهُ ... وَلَا المَالُ الكَرِيمُ مِنَ الهَوَانِ

حَمَى أَطْرَافَ فَارِسَ شَمَّرِيٌّ ... يُحَضُّ عَلَى التَّبَاقِي بِالتَّفَانِي

بِضَرْبٍ هَاجَ أَطْرَابَ المَنَايَا ... سِوَى ضَرْبِ المَثَالِثِ وَالمَثَانِي

كَأَنَّ دَمَ الجَمَاجِمِ فِي العَنَاصِي ... كَسَا البُلْدَانَ رِيشَ المَنْقُطَانِ

فَلَوْ طَرِحَتْ قُلُوبُ العِشْقِ فِيهَا ... لَمَا خَافَتْ مِنَ الحَدَقِ الحِسَانِ

وَلَمْ أَرَ قَبْلَهُ شِبْلَيْ هِزَبْرٍ ... كَشِبْلَيْهِ وَلَا مُمْرَيْ رِهَانِ

أَشَدَّ تَنَازُعًا لِكَرِيمِ أَصْلٍ ... وَأَشْبَهَ مَنْظَرًا بِأَبٍ هِجَانِ

وَأَكْثَرَ فِي مَجَالِسِهِ اسْتِمَاعًا ... فُلَانٌ دَقَّ مُرْمَحًا فِي فُلَانِ

وَأَوَّلُ رَأْيَةٍ رَأَيَا المَعَالِي ... فَقَدْ عَلِقَا بِهَا قَبْلَ الأَوَانِ

وَأَوَّلُ لَفْظَةٍ فَهِمَا: ... إِغَاثَةُ صَارِخٍ أَوْ فَكُّ عَانِ

وَكُنْتَ الشَّمْسَ تَبْهَرُ كُلَّ عَيْنٍ ... فَكَيْفَ وَقَدْ بَدَتْ مَعَهَا اثْنَتَانِ

فَعاشا عِيشَةَ القَمَرَينِ يُحيَا ... بِضَوئِهِما وَلا يَتَحاسَدانِ
وَلا مَلَكا سِوى مُلكِ الأَعادِي ... وَلا وَرِثا سِوى مَن يَقتُلانِ
وَكانَ ابنا عَدُوٍّ كانَ راهُ ... لَهُ يا ءَيِ حُروفِ أُنيسيانِ
دُعاءٌ كالثَناءِ بِلا رِئاءٍ ... يُؤَدِّيهِ الجَنانُ إِلى الجَنانِ
فَقَد أَصبَحتَ مِنهُ فِي فِرِندٍ ... وَأَصبَحَ مِنكَ فِي عَضبٍ يَمانِ

وَلَولا كَونُكُم فِي النّاسِ كانُوا
هُراءً كالكَلامِ بِلا مَعانِ

وقال يمدحه ويذكر هزيمة وهسوذان

أَزائِرُ يا خَيالُ أَمِ اعتِيادُ ... أَمِ عِندَ مَولاكَ أَنَّنِي راقِدُ
لَيسَ كَما ظَنَّ غَشيَةٌ عَرَضَت ... فَجِئتَنِي فِي خِلالِها قاصِدُ
إِذا خَيالاتُهُ أَطَفنَ بِنا ... أَضحَكَهُ أَنَّنِي لَها حامِدُ

.....

مَا تَغرِفُ العَينُ فَرقَ بَينَهُما ... كُلٌّ خَيالٌ وِصالُهُ نافِدُ
يا طَفلَةَ الكَفِّ عَنبَلَةَ الساعِدِ ... عَلى البَعِيرِ المُقَلَّدِ الواخِدُ
زِيدِي أَذَى مُجحِفٍ أَزِدكِ هَوًى ... فَأَجهَلُ النّاسِ عاشِقٌ حاقِدُ
حَكَيتِ يا لَيلُ فَرعَهَا الوارِدُ ... فَاحمِلِ نَواهَا لِجَفنِيَ الساهِدُ
طالَ بُكائِي عَلى تَذَكُّرِها ... وَوُقُوفِي حَتّى كِلانا واحِدُ
ما بالُ هَذِي النُجُومِ حائِرَةً ... كَأَنَّها العُمىُ مالَها قائِدُ

أَوْ عُصْبَةٌ مِن مُلْكِ نَاجِيَةٍ ... أَبُو شُجَاعٍ عَلَيهِم وَاجِدُ

إِن هَرَبُوا أُدرِكُوا وَإِن وَقَفُوا ... خَشُوا ذَهَابَ الطَّرِيفِ وَالتَّالِدُ

فَهُم يُرَجُّونَ عَفوَ مُقتَدِرٍ ... مُبَارَكِ الوَجهِ جَائِدٍ مَاجِدُ

أَبلَجَ لَو عَاذَتِ الحَمَامُ بِهِ ... مَا خَشِيَت رَامِيًا وَلَا صَائِدُ

أَو رَعَتِ الوَحشُ حَيثُ تَذكُرُهُ ... مَا رَاعَهَا حَابِلٌ وَلَا طَارِدُ

تُمدِي لَهُ كُلَّ سَاعَةٍ خَبَرًا ... عَن بَجكَمٍ تَحتَ سَيفِهِ بَائِدُ

وَمُوضِعًا فِي فِتَلِنَ نَاجِيَةٍ ... يَحمِلُ فِي التَّاجِ هَامَةَ العَاقِدُ

يَا عَضُدًا رَبَّهُ بِهِ العَاضِدُ ... وَسَارِيًا يَبعَثُ القَطَا الهَاجِدُ

وَمُمطِرَ المَوتِ وَالحَيَاةِ مَعًا ... وَأَنتَ لَا بَارِقٌ وَلَا رَاعِدُ

نِلتَ وَمَا نِلتَ مِن مَضَرَّةٍ وَهُسُو ... ذَانِ مَا نَالَ رَأيُهُ الفَاسِدُ

يَبدَأُ مِن كَيدِهِ بِغَايَتِهِ ... وَإِنَّمَا الحَربُ غَايَةُ الكَائِدُ

مَاذَا عَلَى مَن أَتَى يُحَارِبُكُم ... فَذَمَّ مَا اختَارَ لَو أَتَى وَافِدُ

بِلَا سِلَاحٍ سِوَى رَجَائِكُمُ ... فَفَازَ بِالنَّصرِ وَاستَنَى رَاشِدُ

يُقَارِعُ الدَّهرُ مَن يُقَارِعُكُم ... عَلَى مَكَانِ المَسُودِ وَالسَّائِدُ

وَلِيتَ يَومَ فَنَاءِ عَسكَرِهِ ... وَلَم تَكُن دَانِيًا وَلَا شَاهِدُ

وَلَم يَغِب غَائِبٌ خَلِيفَتُهُ ... جَيشُ أَبِيهِ وَجَدُّهُ الصَّاعِدُ

وَكُلُّ خَطِّيَّةٍ مُثَقَّفَةٍ ... يَهُزُّهَا مَارِدٌ عَلَى مَارِدُ

سَوَافِكٌ مَا يَدَعنَ مُسلَمَةً ... بَينَ طَرِيِّ الدِّمَاءِ وَالجَاسِدُ

إِذَا المَنَايَا بَدَت فَأَعوَنُهَا ... أَبدَلَ تُونًا بِدَالِهِ الحَائِدُ

نخ ذات كوس صدره

إذا دَرَى الحِصنُ مَن رَمَاهُ بِها ... خَرَّ لَهَا فِي أَسَاسِهِ سَاجِدْ

مَا كَانَتِ الطِّرمُ فِي عَجَاجَتِهَا ... إِلَّا بَعِيرًا أَضَلَّهُ نَاشِدْ

تَسأَلُ أَهلَ القِلَاعِ عَن مَلِكٍ ... قَد مَسَّخَتْهُ نَعَامَةٌ شَارِدْ

تَستَوحِشُ الأَرضُ أَن تُقِرَّ بِهِ ... فَكُلُّهَا مُنكِرٌ لَهُ جَاحِدْ

فَلَا مُشَادٌّ وَلَا مَشِيدُ حِمًى ... وَلَا مُشِيدٌ أَغنَى وَلَا شَائِدْ

فَاعتَظْ بِقَومٍ وَهُسُونَ مَا خُلِقُوا ... إِلَّا لِغَيظِ العَدُوِّ وَالحَاسِدْ

رَاعَوكَ لَمَّا بَلَوكَ نَابِتَةً ... يَأكُلُهَا قَبلَ أَهلِهِ الرَّائِدْ

وَخَلِّ زِيًّا لِمَن يُحَقِّقُهُ ... مَا كُلُّ دَامٍ جَبِينُهُ عَابِدْ

إِن كَانَ لَم يَعمِدِ الأَمِيرُ لَهَا ... لَقِيتَ مِنهُ فِيمُنهُ عَامِدْ

يُقلِقُهُ الصُّبحُ لَا يَرَى مَعَهُ ... بُشرَى بِفَتحٍ كَأَنَّهُ فَاقِدْ

وَلَا أَمرُ اللهِ رُبَّ مُجتَهِدٍ ... مَا خَابَ إِلَّا لِأَنَّهُ جَاهِدْ

وَمُتَّقٍ وَالسِّهَامُ مُرسَلَةٌ ... يَحِيدُ عَن حَابِضٍ إِلَى صَارِدْ

فَلَا يُبَلْ قَاتِلٌ أَعَادِيَهُ ... أَقَائِمًا نَالَ ذَاكَ أَم قَاعِدْ

لَيتَ ثَنَائِي الَّذِي أَصُوغُ فِدًى ... مَن صِيغَ فِيهِ فَإِنَّهُ خَالِدْ

لَوَيتُهُ دُمْلُجًا عَلَى عَضُدٍ ... لِدَولَةٍ رُكنُهَا لَهُ وَالِدْ

وقال عند وداعه لعضد الدولة فى اوّل شعبان سنة اربع وخمسين وثلاث مئة وهى آخر شعرٍ قاله

فِدًى لَكَ مَن يُقَصِّرُ عَن مَداكا ... فَلا مَلِكٌ إِذًا إِلّا فَداكا

ولَو مُكِّنّا فِدًى لَكَ مَن يُسامِى ... دَعَونا بِالبَقاءِ لِمَن فَلاكا

وآمَنّا فِداءَكَ كُلُّ نَفسٍ ... وَلَو كانَت لِمَملَكَةٍ مِلاكا

ومَن يَظُنُّ نَثرَ الحَبِّ جُودًا ... وَيَنصِبُ تَحتَ ما نَثَرَ الشِباكا

ومَن بَلَغَ الحَضِيضَ بِهِ كَراهُ ... وَإِن بَلَغَت بِهِ الحالُ السُكاكا

فَلَو كانَت قُلُوبُهُمُ صَدِيقًا ... لَقَد كانَت خَلائِقُهُم عِداكا

لِأَنَّكَ مُبغِضٌ حَسَبًا نَحِيفًا ... إِذا أَبصَرتَ دُنيا مُضِناكا

أَرُوحُ وَقَد خَتَمتَ عَلى فُؤادِى ... بِحُبِّكَ أَن يَحِلَّ بِهِ سِواكا

وَقَد حَمَّلتَنِى شُكرًا طَوِيلًا ... ثَقِيلًا لا أُطِيقُ بِهِ حَراكا

أُعاذِرُ أَن يَشُقَّ عَلَى المَطايا ... فَلا تَمشِى بِنا إِلّا سِواكا

لَعَلَّ اللهَ يَجعَلُهُ رَحِيلًا ... يُعِينُ عَلَى الإِقامَةِ فِى ذَراكا

فَلَو أَنِّى استَطَعتُ خَفَضتُ طَرفِى ... فَلَم أُبصِر بِهِ حَتّى أَراكا

وَكَيفَ الصَبرُ عَنكَ وَكَيفَ عَنّى ... كَفانِى

أَتَترُكُنِى وَعَينُ الشَمسِ نَعلَى ... فَتَقطَعَ مَشيَتِى فِيها الشِراكا

أَرَى أَسَفِي وَمَا سِرْنَا شَدِيدًا ... فَكَيْفَ إِذَا غَدَا السَّيْرُ ابْتِرَاكَا

وَهٰذَا الشَّوْقُ قَبْلَ الْبَيْنِ سَيْفٌ ... وَهَا أَنَا ضَارِبٌ وَقَدِ احْتَاكَا

إِذَا التَّوْدِيعُ أَعْرَضَ قَالَ قَلْبِي ... كَلَيْكَ الصَّمْتَ لَا صَاحَبْتَ فَاكَا

وَلَوْلَا أَنَّ أَكْثَرَ مَا تَمَنَّى ... مُعَاوَدَةٌ لَقُلْتُ وَلَا مُنَاكَا

إِذَا اسْتَشْفَيْتَ مِنْ دَاءٍ بِدَاءٍ ... فَأَقْتَلُ مَا أَعَلَّكَ مَا شَفَاكَا

فَأَسْتُرُ مِنْكَ نَجْوَانَا وَأُخْفِي ... هُمُومًا قَدْ أَطَلْتُ لَهَا الْعِرَاكَا

إِذَا عَاصَيْتُهَا كَانَتْ شِدَادًا ... وَإِنْ طَاوَعْتُهَا كَانَتْ رِكَاكَا

وَكَمْ دُونَ الثَّوِيَّةِ مِنْ حَزِينٍ ... يَقُولُ لَهُ قُدُومِي ذَا بِذَاكَا

وَمِنْ عَذْبِ الرُّضَابِ إِذَا أَنَخْنَا ... يُقَبِّلُ رَحْلَ تُرْوَكَ وَالْوِرَاكَا

يُحَرِّمُ أَنْ يَمَسَّ الطِّيبَ بَعْدِي ... وَقَدْ عَبِقَ الْعَبِيرُ بِهِ وَصَاكَا

وَيَمْنَعُ ثَغْرُهُ مِنْ كُلِّ صَبٍّ ... وَيَمْنَحُهُ الْبَشَامَةَ وَالْأَرَاكَا

يُحَدِّثُ مُقْلَتَيْهِ النَّوْمُ عَنِّي ... فَلَيْتَ النَّوْمَ حَدَّثَ عَنْ نَدَاكَا

وَأَنَّ الْبُخْتَ لَا يُعْرِقْنَ إِلَّا ... وَقَدْ أَنْضَى الْعُذَافِرَةُ الْلِكَاكَا

وَمَا أَرْضَى لِمُقْلَتِهِ بِحُلْمٍ ... وَلَا إِلَّا بِأَنْ يُضْفِي وَأَحْكِي

فَلَيْتَكَ لَا يُتَيِّمُهُ هَوَاكَا

وَكَمْ طَرِبَ الْمَسَامِعِ لَيْسَ يَدْرِي ... أَيَعْجَبُ مِنْ ثَنَائِي أَمْ عُلَاكَا

وَذَاكَ النَّشْرُ عَرْضُكَ كَانَ مِسْكًا ... وَهٰذَا الشِّعْرُ نَعْرِي وَالْمَدَاكَا

فَلَا تَحْمَدْهُمَا وَاحْمَدْهُمَا مَا ... إِذَا الْـ ... حَامِدُهُ عَنَاكَا

أَغَرَّ لَهُ شَمَائِلُ مِنْ أَبِيهِ ... فَدًى لَكَ بَنُوكَ بِهَا أَبَاكَا

وفی الأحباب مختص بوجدٍ ... وآخر یدّعی معه اشترا کا

إذا اشتبهت دموع فی خدودٍ ... تبیّن من بکی ممّن تباکی

أذمّت مکرمات أبی شجاعٍ ... لعینی من نوای علی ألاکا

فزل یا بعد عن أیدی رکابٍ ... لها وقع الأسنّة فی حشاکا

وأنّی شئت یا طرقی فکونی ... أذاةً او نجاةً او هلاکا

فلو سرنا وفی تشرین خمسٌ ... لرأوني قبل أن یرو السماکا

یبشّرّ دیمن فنّا نحسّر عنّی ... قنا الأعداء والطعن الدراکا

وألبس من رضاه فی طریقی ... سلاحا یذعر الأعداء شاکا

ومن أعتاض منك إذا افترقنا ... وکلّ الناس زورٌ ما خلاکا

وما أنا غیر سهمٍ فی هواءٍ ... یعود ولم یجد فیه امتساکا

حیيٌّ من إلهی أن یرانی
وقد فارقت دارك واصطفاکا

لالہ موتی رام منیجر کے اہتمام سے مفید عام پریس لاہور واقع چیٹرجی روڈ میں چھپا
اور
لالہ ایشور داس صاحب ایم ۔ اے جائنٹ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کچہری روڈ لاہور نے
شائع کیا

غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	عالم	عالمٌ	۳۲	۶	هٰذ	هٰذا
״	۱۲	رسن	رس	״	۸	اخبام	اخبار
۳	۸	ہوتی	ہوئی	۳۴	۶	کاالکلاب	کالکلاب
۴	۴	علیٰ	علیٌ	״	حاشیہ ۲	صیمؤ	صیمور
״	۶	سنه	سنة	۴۱	۴	یُجَهَّزُ	یُجَهَّزُ
״	حاشیہ سطر آخر	Indea	India	۴۴	۱۴	اَلصُّعْد	الصُّعُد
۵	حاشیہ ۲	Golf	Gulf	۵۰	۱۰	طلبیرة	طلبیرة
۷	سطر آخر	(ء)	(؟)	۵۰	حاشیہ سطر ۵	ے	ے
۱۱	۲	جهّره	جَهَّزَه		حاشیہ سطر ۶	ے	ے
״	۹	ضیّق	ضیق	۵۶	۱۵	سَوّاسه	سُوّاسه
״	سطر آخر	فصب	نصب	۵۹	۶	الجزر	الجزر
۱۲	۱	بُدّ	بُدٌّ	۶۰	۱۷	للرجاء	للرجال
۱۴	۱۰	شاءو	شاءوا	۶۲	۴	وُکّل	وُکِّلَ
۱۵	۵	عنوت	عَنْوَةً	۶۷	۴	الشّعر	الشِّعرَ
۲۲	۱۴	لحاجاتِ	لحاجاتٍ	۷۴	۷	یوانی	یرانی
۲۵	۹	غسّان	غسّان	۷۵	سطر آخر	وَطوءُهُ	وَطؤُهُ
۲۶	۳	غرا	غزا	۷۷	۱۰	الحوص	الحرص
۲۸		رشاق	رشاق	۷۸	۴	سلاحة	سلاحِهِ
۳۰	۱۶	متصوره	متصوره	۸۸	۱۴	أکثر... الجملة	أکثرُ... الجُملَةِ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٨٣	١٦	شَجوات	شَجَرَاتِ
٨٤	٩	مَيَّةَ....أُلَظَّ	مَيَّةَ....أَلَظَّ
٨٦	٣	أَكَلَّتَهَا	أَكَلَّتْهَا
٨٧	١١	بجُوجانَ	بجُرجانَ
٨٨	١٧	أُحيانًا	أَحيَانًا
٨٩	٧	إِتَّسَعَ	اتَّسَعَ
〃	١٢	زُغلولاً	زُغْلُولاً
٩٠	٥	أَلمَقامَةَ	أَلمَقامَةُ
〃	٨	سا	ما
٩٧	١٣	وِيانات	ديانات
١٠١	١٤	أَنَّما	إِنَّما
〃	١٨	مُستِنِدًا	مُستَنِدًا
١٠٣	١٥	يَرَوا وا	يَرَوْا
١٠٥	٢	امثالَما	امثالَهَا
١٠٦	١٥	كانَ	كان
١٠٨	١٧	النظرُ	النظرُ
١٠٩	٣	يَمنَعُ	يَمْنَعُ*
〃	٤	و	ـو
〃	٥	كَعَبَتَنَا	كَعَبَتَنَا*
١١١	٦	الله	اللّٰه*
١١٢	١٤	اشغاراً	اشعارًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١١٣	١٦	مَضَابَةِ...	مَضَاضَةِ...
		أَعْرَفُ	أَعْرَفُ
١١٤	حاشیہ ٣	الرجال	الرِّحَال
١١٩	٢	مربّ	ربّ
١٢٢	٢	عبدُ الله	عبدِ الله
١٢٦	حاشیہ ١	٣٦٧	٣٦٧
١٢٧	١٢	ابن	بن
١٢٨	٤	اجرام	اجراه
〃	١١	ملّكه	ملّكه
١٣٠	حاشیہ	عيسى	ابو عيسى
١٣٢	٥	تجعلّني	تجعلني
〃	١٥	السُلِمي	السُّلَمِي
١٣٣	حاشیہ ١	حمّاد بن اسحاق	اسحاق بن حمّاد
〃	〃	اصلية	الاصليّة
١٣٤	حاشیہ ١	النجار	النّجّار
〃	〃	عساسى	عباسى
١٣٦	١٢	اسكّر	السُّكّر
١٣٨	٥	حضرت	حضرة
١٤٢	١	الشريف	الشريف
〃		ليّآت	سيّآت
١٤٦	٣	الرعابا	الرعايا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۸	۱	لافی	لانّی
〃	۵	او	لو
۱۵۰	۱۴	ادق	ادقّ
۱۵۱	۱۱	مخاوق	مخلوق
۱۵۳	۱۵	لصعه	یصعد
۱۵۴	۱۳	بنا	بنا
۱۵۶	سطرآخر	یولم لسبت	یوم السبت
۱۵۹	۱۱	یہا ..... اِکون	ایہا ..... اکون
〃	۱۷	المحطورات	المحظورات
〃	۱۸	الوَقَاح	الوَقّاح
۱۶۲	۱۳	یتنقّش	یتنفّش
۱۶۵	۲	لارض	الارض
۱۷۳	۱۲	مُفْحَمًا	مُقْحَمًا
۱۷۷	۸	لانبساطه	لانبساطه
۱۷۸	۳	لاطلعه	لاطلتُه
۱۷۹	۱۴	سوعة	سرعة
۱۸۹	۱۸	مُلْتَمَسَکِ	مُلْتَمَسَکَ
۱۹۱	۴	زِیادِ	زِیادٍ
۱۹۱	۱۷،	.	البَعَرُ،
〃	۱۸،		لعة،
〃	۱۹		دسّہا،

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۸	مَوَاجِعُ	مَرَاجِعُ
	۱۵	.	الاصل
۱۹۳	سطرآخر	قبوله	قوله
۱۹۴	۳	تُرْفَأُ	تُرْفَأُ
۱۹۵	۶	للنغش	للنعش
〃	۹	للتّبصیض	لِلتّبْعِیضِ
۱۹۷	۱۳	هنا لمصبوغ	هنا المصبوغ
۱۹۷	۱۷	.	یُخْطِئَه کَمَا
۱۹۸	۴	عِصبیٌّ	عِصِیٌّ
〃	۱۸	و یجوز	یجوز
〃	۱۹	جاز اَزْرَقُ	جاز اَزْرَقَ
۲۰۰	۶	بکة	بَکَّةَ
۲۰۱	۸	نَسامِ	نَسْلِمَ
۲۰۲	۳	قَاصْبَحَ	فَاَصْبَحَ
〃	۵	لِمَلَک	لِمِلَّک
〃	۸	الفصلانُ	الفُصْلانُ
۲۰۳	۴	حِلْفُ	حِلْفٌ
〃	۱۳	لَیخفی ..... یکُتِمَ	لِیَخْفَی ..... یَکْتُمَ
۲۰۴	۱۱	لُتِیٌّ	لُتِقٌّ
〃	۱۲	اِلتَی	اِلَیَّ
۲۰۵	۱	عَلِمْتم	عَلِمْتُمْ
〃	۱۵	یَجُزَ	یَجُزْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۵	۱۷	نَضْرَمْ	تَضْرَمْ	۲۳۵	۹	اِتلافا	اِتلافًا
۲۰۶	۹	فَطَتْ	فَطَمَتْ	〃	۱۳	آرِی	اَرَی
۲۰۷	۱۳	تُفِلّ	تُغِلّ	۲۳۶	۸	السُّمَ	السُّمَّ
۲۰۸	۱	بعضِ	بعضٍ	۲۳۷	۳	رُعتَهُمْ	رُعْتُهُمْ
۲۰۹	۷	یُؤآنیہِمْ	یُؤتِیہِمْ	〃	۱۰	فاسقِینہا	فَاسْقِیْنہا
〃	۱۸	وَرْدُ	وَرْدُ	۲۴۰	۸	قمیئۃ	قَمِیئَۃ
۲۱۰	۱۸	رُوِی	روی	۲۴۳	سطرآخر	تَسَحَبَ	تَسْحَبُ
۲۱۲	۶	آنّما	اِنّما	۲۴۵	۵	فعُشّهما	فعُشّهما
〃	۱۸	اَقْرَاَ	اَقْرَا	۲۵۸	۱۲	حَلِمتُ	عَلِمْتُ
۲۱۶	۵	بِفَضلِہ	بِفَضْلِہ	۲۶۵	۱۱	تو	تو اُس نے
۲۱۸	۸	فَاسْتَقْبَحو	فَاسْتَقْبَحَو	۲۶۷	۲	م یما	بما
〃	۹	قَأَبدَلوا	فَأَبْدَلُوا	۲۷۱	۴	بالمَسَرّاتِ	بالمَسَرَّاتِ
۲۲۱	۱۱	ابو تمام	ابو تمّام	۲۷۶	۴	باالشُراۃِ	بالشُّراۃِ
۲۲۲	۱۴	ancient	Ancient	۲۸۰	۱۴	لِاَطرَافٍ	لِاَطْرَافٍ
۲۲۳	۹	مَغْفِرَۃً	مَغْفِرَۃً	۲۸۱	۱۳	سَکُوتی	سُکُوتی
۲۲۵	۱۳	نَوءُها	نَوءُھَا	۲۸۶	۱۲	قِدَ	قَدْ
۲۲۷	۱۲	عیبیَہ	عینیہ	۲۸۹	۹	الحیاۃِ	الحَیَاۃِ
۲۲۸	۱۵	لَمِن	لَمِن	〃	۱۸	الجاسد	الجاسِدْ
۲۳۱	۱۵	بوَقْر	بِوَقْر	۲۹۰	۱۵	دمُلجًا	دُمُلْجًا
۲۳۲	۱۵	یَبْقَیٰ	یَبْقَی	۲۹۲	۱۶	طَرِبَ	طَرِبٍ

Copy right

FIRST EDITION, 1931.

All copies legitimately sold bear the impression of the University Seal.

SIMT-UD-DURAR

EDITED BY

MOHAMMAD SHAFI, M. A. (CANTAB.)

Professor of Arabic

in the University of the Panjab, Lahore.

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O. U.

PUBLISHED BY

THE UNIVERSITY OF THE PANJAB

AND

PRESCRIBED

FOR THE B. A. EXAMINATION

LAHORE.

1931.

Price Rs. 2-12-0.